1608

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،24۔جنوری2011

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود وترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

1۔ بجٹ 12-2011 کے لئے اراکین سے پری بجٹ تجاویز لینے کی غرض سے عام بحث کا اختتام

2۔ قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 133۔اے کے تحت قرارداد

ایک وزیر قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 133۔اے کے تحت سالانہ بجٹ 12-2011 کے لئے اسمبلی کی سفارشات کے سلسلہ میں قرارداد پیش کریں گے۔

3۔ ضروری اشیاء کی مہنگائی پر عام بحث کا تسلسل اور اختتام

1610

صوبائی اسمبلی پنجاب

پندرھویں اسمبلی کا بائیسواں اجلاس

سوموار،24۔جنوری2011

(یوم الاثنین،19۔صفر المظفر1432ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ فِيْكُمْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۭ لَوْ يُطِيْعُكُمْ فِيْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاَمْرِ
لَعَنِتُّمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ
وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ
الرّٰشِدُوْنَ ۝ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً ۭ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۝
وَاِنْ طَاۗىِٕفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ
فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَي الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى
تَفِيْۗءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ فَاۗءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ
وَاَقْسِطُوْا ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ ۝

سورة الحُجرَات أيات 7 تا 9

اور جان رکھو کہ تم میں اللہ کے پیغمبر ﷺ ہیں۔ اگر بہت سی باتوں میں وہ تمہارا کہا مان لیا کریں تو تم مشکل میں پڑ جاؤ لیکن اللہ نے تم کو ایمان عزیز بنا دیا اور اس کو تمہارے دلوں میں سجا دیا اور کفر اور گناہ اور نافرمانی سے تم کو بیزار کر دیا۔ یہی لوگ راہ ہدایت پر ہیں (7) (یعنی) اللہ کے فضل اور احسان سے۔ اور اللہ جاننے والا (اور) حکمت والا ہے (8) اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو ان

میں صلح کرادو۔اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے۔پس جب وہ رجوع لائے تو وہ دونوں فریق میں مساوات کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف سے کام لو۔کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے(9)

وماعلینا الالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ہم کو اپنی طلب سے سوا چاہئے
آپ جیسے ہیں ویسی عطا چاہئے
فضلِ ربُ العلیٰ اور کیا چاہئے
مل گئے مصطفیٰ ﷺ اور کیا چاہئے
کیوں کہوں یہ عطا وہ عطا چاہئے
اُن کو معلوم ہے ہم کو کیا چاہئے
ہر جرم پر کرم ہر خطا پر عطا
رحمتِ مصطفیٰ ﷺ اور کیا چاہئے
اِک قدم بھی نہ ہم چل سکیں گے حضور ﷺ
ہر قدم پر کرم آپ ﷺ کا چاہئے

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

تعزیت

معزز ممبر سردار محمد ایوب خان گادھی کی والدہ ماجدہ اور ڈاکٹر آمنہ بٹر کی والدہ ماجدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

محترمہ شمیلہ اسلم: جناب سپیکر! ہمارے پارلیمانی سیکرٹری برائے ماحولیات ایوب خان گادھی صاحب کی والدہ وفات پا گئی ہیں ان کے لئے فاتحہ خوانی کرادیں۔

جناب سپیکر: جی، میں انہی کے لئے عرض کرنا چاہ رہا تھا لیکن آپ نے پہلے بات شروع کر دی۔ ایوب خان گادھی صاحب کی والدہ محترمہ کے لئے فاتحہ خوانی کی جائے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! آمنہ بٹر صاحبہ کی والدہ بھی وفات پا گئی ہیں ان کے لئے بھی فاتحہ خوانی کرادی جائے۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، Question Hour کے بعد بات ہو گی، میں ضرور سُنوں گا۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! اگر پہلے اجازت دے دی جائے تو مہربانی ہو گی، بہت ضروری بات ہے۔

جناب سپیکر: حضرت! باتیں تو سب کی ضروری ہوتی ہیں پھر یہ کام کیسے چلے گا؟ جی، دعا کرائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد ایوب خان گادھی کی والدہ
اور معزز ممبر ڈاکٹر آمنہ بٹر کی والدہ کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی)

اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ کرنل صاحب! میں آپ سے مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ جتنے بھی پارلیمانی لیڈران ہیں ان سب نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ وقفہ سوالات کے دوران پوائنٹ آف آرڈر سے پرہیز کیا جائے۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں، میں بعد میں بات کر لوں گا۔

سوالات

(محکمہ جات سماجی بہبود و ترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بہت مہربانی۔آج کے ایجنڈے پر محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر!.On her behalf

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر!.On her behalf

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں،اُدھر سے آگیا ہے۔جی۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر!سوال نمبر 3667 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے محترمہ زوبیہ رباب ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جینڈر ایکشن پروگرام اور ویمن ڈویلپمنٹ پروگرام کا سالانہ بجٹ و دیگر تفصیلات

*3667: **محترمہ زوبیہ رباب ملک:** کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) جینڈر ایکشن پروگرام اور ویمن ڈویلپمنٹ پروگرام چارٹر کیا ہے اور ان سے سالانہ کتنی خواتین مستفید ہوتی ہیں؟

(ب) ان پروگراموں کے تحت کتنے ریسرچ کرنے والے کام کر رہے ہیں اور ان پروگراموں کے تحت سال 08-2007 اور 09-2008 میں کتنی ورکشاپس ترقی خواتین کے لئے کہاں کہاں منعقد کی گئی ہیں؟

(ج) ان دونوں پروگراموں کے لئے سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران سالانہ کتنی رقم مختص کی گئی تھی،ان میں سے کتنی رقم سالانہ خرچ ہوئی جو رقم خرچ نہ ہوئی،اس کو کیسے ایڈجسٹ کیا گیا؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) جینڈر ایکشن پروگرام اور ویمن ڈویلپمنٹ پروگرام کا چارٹر یہ ہے۔

گریپ کا چارٹر درج ذیل اہداف حاصل کرنا ہیں:۔

- ایک ایسا لائحہ عمل بنانا جس سے صوبائی حکومت ایک متحرک اور فعال تنظیم میں تبدیل ہو کر آزادانہ طریقہ سے کام کرتے ہوئے صنفی مساوات کو فروغ دے۔
- صوبائی سطح پر تمام عوامی سرگرمیوں میں صنفی مساوات کو فروغ دینا اور صنفی ناہمواریوں کو دور کرنا۔
- صوبائی حکومت میں سیاسی اور اعلیٰ سطح پر خواتین کی ہر ممکن اور مناسب حد تک نمائندگی تاکہ وہ بھرپور طریقہ سے مشاورتی فرائض سرانجام دے سکیں۔
- اس بات کی یقین دہانی کرنا کہ تمام صوبائی سرکاری ملازمین صنفی مسائل سے اچھی طرح آگاہ ہو کر مثبت طور پر خواتین کی قومی دھارے میں شمولیت کے مقصد کو آگے بڑھا سکیں۔
- پاکستانی معاشرہ کی سوچ و فکر میں صنفی رویوں کے حوالہ سے مثبت تبدیلی لانا۔
- خواتین میں سرکاری اداروں میں ملازمت کرنے کے رجحان کو بڑھانا۔

ویمن ڈویلپمنٹ پروگرام کا چارٹر درج ذیل اہداف حاصل کرنا ہے:۔

- خواتین کی صنفی دھارے میں شمولیت کے لئے پالیسیاں بنانا۔ان پر عمل کرانا ان میں ہم آہنگی پیدا کرنا۔
- معاشرے کے ہر سطح پر صنفی دھارے کو قومی اور بین الاقوامی پالیسیوں کے مطابق ترقی دینا اور روایت پیدا کرنا۔
- سول سوسائٹی، پارلیمنٹیرینز اور تحقیقاتی کمیٹیوں کی مناسب طور پر گروہ بندی اور درجہ بندی کرنا۔
- حکومتی اداروں کو فنی اور تکنیکی تربیت مہیا کرنا۔
- مندرجہ ذیل بنیادوں پر ترقیاتی منصوبوں کی نگرانی کرنا۔
- جینڈر ایکشن پروگرام کے تحت سالانہ 32808مرد اور خواتین مشترکہ طور پر مستفید ہوئے ہیں۔

(ب) بنیادی طور پر گریپ کے PC-1 کے تحت ریسرچ کے لئے 3 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ ریسرچ کے لئے کچھ studies کو2009-10 میں منعقد کیا جائے گا۔ جس کے لئے تکنیکی مشاورت کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔

2007-08 اور2008-09 کے دوران کی جانے والی ورکشاپس کی تفصیل Annexure-II ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جینڈر ریفارم ایکشن پروگرام کے تحت سال2007-08 کے دوران 40 ملین روپے مختص کئے گئے۔38.803 ملین خرچ ہوئے جو رقم خرچ نہ ہو سکی وہLapseہو گئی۔
سال2008-09 کے تحت 50 ملین روپے مختص کئے گئے44.428 ملین روپے خرچ ہوئے جو رقم خرچ نہ ہو سکی وہLapseہو گئی۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر!اس میں انہوں نے کہا ہے کہ"Women Development Programme"کا چارٹر درج ذیل اہداف حاصل کرنا ہے: خواتین کی صنفی دھارے میں شمولیت کے لئے پالیسیاں بنانا،ان پر عمل کرانااوران میں ہم آہنگی پیدا کرنا۔"میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ خواتین کے لئے اس پروگرام سے08-2007 میں کتنی اور کون کون سی پالیسیاں بنائی گئیں ان کی تفصیل وہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی،وہ کہہ رہی ہیں کہ 08-2007 میں جو پالیسیاں بنائی ہیں ان کا نام لیا جائے اور وہ بتادی جائیں۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر!خواتین کی ترقی کے لئے جو پالیسیاں ہیں ان کی تفصیل بتادیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر!معزز ممبر نے پالیسیوں کے بارے میں پوچھا ہے۔یہاں پر جو سوال کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ "کتنی خواتین اس پروگرام کے تحت مستفید ہوئی ہیں؟"basically خواتین میں awareness programme کو Gender Reform Action Plan کے ذریعے متعارف کرانے کے لئے اس سال تقریباً۔۔۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر!میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کتنی خواتین مستفید ہوئی ہیں اور ان کو آپ نے کیاtrainingدی ہے،اس سے پہلے ایک سوال ہے کہ آپ نے ان کے لئے کیااور کون کون سی پالیسیاں بنائی ہیں اوران کی تفصیل بتائیں کہ آپ نے خواتین کے لئے کون سے پروگرام08-2007اور 09-2008 میں شروع کئے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر!سال08-2007اور09-2008 میں تقریباً221 پروگرام اس پالیسی کے تحت متعارف کرائے گئے۔مختلف سیمینار،ورکشاپس کرائی گئیں اورgender action programme کے تحت ایک مؤثر پالیسی کے تحت خواتین کو اس معاشرے

کابنیادی ممبر بننےاوران کی حیثیت کو تسلیم کرانے کے حوالے سے ورکشاپس کرائی گئیں۔ان کی تکمیل کے لئے 221 پروگراموں کاانعقاد کیاگیااور یہ سال08-2007اور09-2008میں منعقد کئے گئے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! یہ تفصیل سے بتادیں کہ کس قسم کے پروگرام ہیں جس سے خواتین ترقی کر سکتی ہیں اور استفادہ کر سکتی ہیں؟ یہ دو تین کے نام بتادیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! خواتین کی صنفی دھارے میں شمولیت کے لئے پالیسیاں بنانا، ان پر عمل کرانااوران میں ہم آہنگی پیداکرنااس ادارے کی ایک شق اور اہم بنیادی جز ہے۔ معاشرے کی ہر سطح پر صنفی دھارے کو قومی و بین الاقوامی پالیسیوں کے مطابق ترقی دینااور روایت پیداکرنا یہ ایک پالیسی بنائی گئی ہے اور سول سوسائٹی، پارلیمنٹیرینزاور تحقیقاتی کمیٹیوں کی مناسب طور پر گروہ بندی اور درجہ بندی کی جاتی ہے یہ بھی پالیسی کا حصہ ہے اور پھر حکومتی اداروں کو فنی اور تکنیکی تربیت مہیا کرنا یہ بھی اس پالیسی کا حصہ ہے۔ اس کے بعد اس بات کی یقین دہانی کرانا کہ تمام صوبائی اور سرکاری ملازمین کو صنفی مسائل سے اچھی طرح آگاہ کرنا اور مثبت طور پر خواتین کو قومی دھارے میں شمولیت کے لئے ان مقاصد کو آگے بڑھانا، یہ بھی پالیسی کا حصہ ہے۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! یہ سارا جواب میں لکھا ہوا ہے، میں specifically پوچھ رہی ہوں۔ چلیں، یہ بتادیں کہ آپ نے جو تکنیکی پروگرام شروع کئے ہیں ان میں خواتین نے کیا سیکھا اور کتنی خواتین نے استفادہ کیا تھا؟ یہ ایک پروگرام ہی بتادیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! جس سال کی ممبر نے نشاندہی کی ہے Gender Reform Action Plan کے مطابق تقریباً 32ہزار8سو8خواتین ومرد اس سے مستفید ہوئے ہیں۔ ہم اُن اداروں میں خواتین کو تکنیکی مہارت بھی سکھاتے ہیں اور اس میں ان کی۔۔۔

سیدہ ماجدہ زیدی: جناب سپیکر! وزیر صاحب سے کہیں کہ تکنیکی مہارت کی تھوڑی سی تفصیل بتادیں۔ بس ایک کے بارے میں ہی بتادیں جو آپ نے 218 پروگرام کئے ہیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): تکنیکی اور فنی مہارت میں بیوٹیشن کورسز ہیں، ان میں ہم اُنہیں سلائی کڑھائی سکھاتے ہیں، Embroidery کے کورسز ہیں اور اس طرح کے کام جس سے وہ عملی طور پر مہارت بھی حاصل کر سکتی ہیں اور کل کو ذمہ دار شہری ہونے کے حوالے سے

انہیں روزگار کے مواقع بھی میسر آ سکتے ہیں۔ یہ تمام تر جو تکنیکی اور فنی تعلیم ہے ان اداروں میں انہیں سکھائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: مہربانی۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ سوال تو ختم ہو گیا، اب آگے دیکھیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! مہربانی کریں، میرا اہم سوال ہے۔

جناب سپیکر: اس کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ اگلا سوال محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کا ہے۔

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: On her behalf.

(معزز ممبر نے محترمہ زوبیہ رُباب ملک کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: جی، لغاری صاحب!

MR MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI: Mr. Speaker! Question No 3668. Answer to be taken as read.

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سال2008-09، ترقی خواتین کے لئے سالانہ بجٹ و دیگر تفصیلات

*3668: محترمہ زوبیہ رباب ملک: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال2008-09 کے دوران ترقی خواتین کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ب) اس سال کے دوران ترقی خواتین کے لئے کون کون سے منصوبہ جات مکمل کئے گئے ان کی تفصیل مع تخمینہ لاگت بتائیں؟

(ج) اس سال کے دوران کتنی خواتین کو روزگار فراہم کیا گیا یا روزگار کے سلسلہ میں ان کی مدد کی گئی؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) 2008-09 کے دوران ترقی خواتین کے لئے 50 ملین روپے مختص کئے گئے جو کہ ورکشاپ، ٹریننگ، سیمینار اور گریپ کے PC-1 کے مختلف مدوں میں استعمال کئے گئے۔

(ب) سال2008-09 کے دوران ترقی خواتین کے لئے PC-1 میں کوئی منصوبہ نہیں دیا گیا ہے بلکہ گریپ کے ایجنڈے میں خواتین کی قومی دھارے میں شمولیت کے لئے درج ذیل اصلاحات شامل ہیں:۔

1. ادارتی وانتظامی اصلاحات اور مختلف محکموں کی تنظیم نو:
2. سیاحی اصلاحات۔
3. خواتین کی سرکاری ملازمتوں میں شرکت کی اصلاحات:
4. مالیاتی اور پالیسی اصلاحات

ان اصلاحات کے تحت خواتین کی استعداد کو بہتر بنانے کے لئے ورکشاپس، سیمینار اور ٹریننگ ترتیب دیئے جاتے ہیں جن کی تفصیل Annexure-11 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گریپ خواتین کو روزگار فراہم کرنے کے لئے نہیں بنایا گیا تاہم 2008-09 کے دوران بالخصوص کثیر ڈویلپمنٹ سنٹر کے تحت جو کہ 4 یونیورسٹی میں CV بنانے وانٹرویو میں کامیابی کے طریقے اور ملازمتوں کی فراہمی کے بارے میں معلومات کے ذریعے 5413 خواتین کو مدد فراہم کی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! جز(الف) میں یہ بتایا گیا ہے کہ 50 ملین روپے ورکشاپس اور ٹریننگ پر خرچ کئے گئے اور PC-1 کی مختلف مدوں میں استعمال کئے گئے اور پھر جز(ب) میں یہ لکھا گیا ہے کہ PC-1 میں کوئی منصوبہ نہیں دیا گیا۔ایک تو مجھے اس کی سمجھ نہیں آئی کہ یہ 50 ملین روپے کہاں گئے؟ پہلے انہوں نے کہا ہے کہ PC-1 پر خرچ ہوئے۔اگلے جز میں کہہ رہے ہیں کہ PC-1 پر خرچ نہیں ہوئے۔اس کے بعد یہ جو انہوں نے لسٹ دی ہے، annexure II میں لکھا ہے کہ انہوں نے جو مختلف کام کرائے ہیں اور مختلف ورکشاپس اور ٹریننگ کرائی ہیں، میں یہ دیکھ کر حیران ہو رہا ہوں کہ پہلے حصے میں یہ کہتے ہیں کہ: Female councils political and integrated life skills, cost of the event ہزار روپے ہے اس میں ایک event ہو گیا؟ ہزار روپے میں تو میرے خیال میں چائے کی پیالیاں بھی نہیں آئی ہوں گی تو یہ اعداد و شمار ٹھیک نہیں ہیں اور ان کا ٹوٹل 50 ملین روپے نہیں بنتا تو میرا ان سے سوال یہ ہے کہ وہ ٹوٹل 50 ملین روپے کہاں گئے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! 09-2008 کی بابت جو 50 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں اس میں مختلف سیمینار، ورکشاپس اور گریپ کے PC-1 کے تحت ہونے والے اخراجات ہیں، اس میں ان کی salaries بھی count کی جاتی ہیں، اس میں ہمارے پورے پنجاب کے دفاتر کے لوگ موجود ہیں تو یہ اس کا حصہ ہے۔ یہ تمام پیسے اسی طور سے خرچ کئے گئے ہیں اور جو باقی بچ گئے تھے وہ lapse ہو گئے ہیں لیکن یہ جو 50 ملین روپے کی رقم ہے اس سے ہم نے اس پورے سال میں مختلف اوقات میں ورکشاپس کا انعقاد کیا، awareness programme کے لئے training seminars arrange کئے اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے دوسرے اخراجات تھے اور تنخواہوں کی مد میں بھی ہم نے اُن کو یہ رقم provide کی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! یہ سوال بہت specific تھا کہ خواتین کی ترقی کے لئے کتنی رقم دی گئی ہے؟ یہ development ہے، ترقی کا مطلب development والی چیزیں ہیں۔ میں منسٹر صاحب کو ذرا واضح کر دوں تنخواہیں non development ہوتی ہیں تو یہ 50 ملین روپے ایسی چیزوں پر خرچ کرنے کے لئے رکھے گئے تھے جن سے خواتین کی ترقی ہوتی ہے؟ سوال کا جواب بڑا تفصیلاً دیا گیا ہے اور یہ جو آپ نے لسٹ دی ہے اس میں، میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے جو events arrange کئے ہیں اس میں کسی کا خرچہ ہزار ہے، چار ہزار، تین سو ہے بلکہ ایسے بھی ہیں کہ seminars on women's positive and active role in electoral process اس کا خرچہ nil ہے۔ مطلب کسی کا ہزار، کسی کا اڑھائی ہزار، کسی کا چھ ہزار ہے تو یہ پانچ کروڑ روپے نہیں بنتے تو وہ پانچ کروڑ یا 50 ملین روپے کہاں گئے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ان کا یہ سوال تھا کہ 50 ملین روپے کا کہاں کہاں استعمال کیا گیا ہے؟ ہم نے بھرپور طریقے سے ان کو بتایا کہ پورے سال میں جو PC-1 تھا، تنخواہیں بھی اس کا حصہ ہیں۔ اس میں ہم نے تمام تر ورکشاپس، سیمینار کرائے ہیں اور گریپ کے حوالے سے ٹریننگ کرائی گئی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہمارا یہ موجودہ مالی سال ترقیاتی کام کے حوالے سے بڑا اہم ہے اور ہم نے اس سال پہلی دفعہ خواتین کے ترقیاتی بجٹ میں 200 ملین روپے کی رقم مختص کی ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! اس سال کی بات نہیں ہو رہی، یہ پرانا سوال ہے۔ پھر وزیر صاحب وہی بات کر رہے ہیں۔ آپ بہت senior Parliamentarian ہیں، آپ وزیر صاحب کو

guideکرا دیں کہ جو1-PCہوتا ہے وہ تنخواہیں development میں نہیں ہو سکتیں ۔یہاں development کے پیسوں کی بات پوچھی گئی تھی ان کو محکمے والوں نے پوری طرح سے جواب نہیں دیا۔ یہ محکمے والوں کی کھچائی کریں،ان سے پوچھیں کہ بھئی کیوں تم نے صحیح طریقے سے جواب نہیں دیا بجائے اس کے کہ ان کوdefendکرنے کی کوشش کریں۔آپ کے توسط سے میری ان سے یہ گزارش ہو گی۔

جناب سپیکر:وہ آپ سے اس سال کا نہیں پوچھ رہے، پچھلی بات پوچھ رہے ہیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل):جناب سپیکر!اس میں clear cut لکھا ہوا ہے۔اگر آپ جز(الف)دیکھیں تو اس میں لکھا ہوا ہے کہ ورکشاپس،ٹریننگ، سیمینار اور گریپ کے حوالے سے 1-PCکی مختلف مدوں میں استعمال کئے گئے،1-PCجو ہے یہ تنخواہیں بھی اسی مد میں آتی ہیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری:اب جز(ب)پڑھ کر سُنائیں۔اگر وزیر صاحب کو دِقت ہو رہی ہے تو میں پڑھ دیتا ہوں۔ جز(ب)میں یہ لکھا ہے کہ "2008-09کے دوران ترقی خواتین کے لئے 1-PCمیں کوئی منصوبہ نہیں دیا گیا۔"اوپر کہہ رہے ہیں کہ دیا گیا ہے اور اب کہہ رہے ہیں کہ نہیں دیا گیا۔ میری گزارش یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر:آگے بھی پڑھیں کہ "بلکہ گریپ کے ایجنڈے میں خواتین کی قومی دھارے میں شمولیت کے لئے اصلاحات شامل ہیں۔"

جناب محمد محسن خان لغاری:تو پانچ کروڑ روپے میں یہ اصلاحات کی گئی ہیں؟انہوں نے پانچ کروڑ کا کیا کیا ہے،وہ50ملین روپے کہاں گئے؟ پہلے انہوں نے کہا ہے کہ 1-PCکے مختلف مدوں میں خرچ کئے ہیں اگلے میں انہوں نے کہا ہے کہ نہیں خرچ کئے۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل):جناب سپیکر !میں سمجھتا ہوں کہ یہ misprintingہے لیکن جز(الف)میں یہ جو لکھا ہے بالکل صحیح ہے کہ 1-PCتیار کیا گیا اور اس کی مد میں یہ رقم استعمال ہوئی۔جب کسی ڈیپارٹمنٹ کے لئے کوئی fund generate کیا جاتا ہے یا فنڈ رکھا جاتا ہے تو اس میں blocked allocation ہوتی ہے اس مد میں تنخواہیں بھی شامل ہوتی ہیں اور اس

ڈیپارٹمنٹ سے جڑے ہوئے تمام معاملات اور تمام ایسے اقدامات جن کے لئے وہ فلاح و بہبود کا کام کرنا چاہتے ہیں وہ اس کا حصہ ہوتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: حضرت صاحب! یہ سوال اُدھر کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: اگر انہوں نے کرنا ہے تو میں نہیں کرتا۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! شاہ صاحب سید زادے ہیں ان کو سوال کرنے دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ پھر آپ نے ہی کچھ کہنا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! نہیں۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! انہوں نے جز(ب) میں ذکر کیا ہے کہ "بلکہ گریپ کے ایجنڈے میں خواتین کی قومی دھارے میں شمولیت کے لئے درج ذیل اصلاحات شامل ہیں۔" کیا خواتین اس سے پہلے قومی دھارے میں شامل نہیں تھیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ موجودہ صورتحال میں جب ہم اکیسویں صدی میں داخل ہو چکے ہیں تو ہمیں آج کی خواتین کے rights کے لئے بڑھ چڑھ کر بات کرنے کی ضرورت ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اس issue کو تقویت دینے والی بات ہے کہ ہم خواتین کو قومی دھارے میں شامل کر کے انہیں مرد کے ساتھ قدم سے قدم ملا کر کندھے سے کندھا ملا کر آگے بڑھانے کے لئے اپنی جتنی مہارتیں ہیں انہیں بروئے کار لا رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کیا خواتین اس سے پہلے قومی دھارے میں نہیں تھیں انہوں نے جواب نہیں دیا ہے۔ یہ simple سا سوال ہے کہ تھیں یا نہیں تھیں بتا دیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ ماضی میں شاید خواتین اس طریقے سے قومی دھارے میں شامل نہیں تھیں جس کا تقاضا آج کا یہ معزز ایوان بھی کرتا ہے، آج کا پڑھا لکھا نوجوان بھی کرتا ہے، خواتین بھی کرتی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ وقت کا بھی تقاضا ہے اور ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم انہیں قومی دھارے میں شامل کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال چودھری اسداللہ صاحب کا ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری بات تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، شاہ صاحب! بس کریں، ٹائم بھی ختم ہو گیا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف کا شکریہ ادا کروں گا کہ انہوں نے پچھلے دور حکومت میں خواتین کو اسمبلی میں لانے کے قدم کی appreciation کی ہے۔

جناب سپیکر: وہ ہر دور کی بات کر رہے ہیں اس دور میں بھی تو خواتین آئی ہیں پچھلے دور میں ہی تو نہیں آئی تھیں۔ جی، چودھری اسداللہ صاحب! شاہ صاحب! آپ کی بہت مہربانی، آپ کا ٹائم ختم ہو گیا۔ آپ نے شاید bell کی آواز نہیں سُنی ہے۔ (قطع کلامیاں)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں، میں یہ بات ریکارڈ پر لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! بس ٹھیک ہے، آپ کی بات سُن لی ہے۔ جی، چودھری اسداللہ صاحب! سوال نمبر بولئے گا۔

چودھری محمد اسداللہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 4101 ہے اس کو پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل پنڈی بھٹیاں میں دستکاری سکولز کی تفصیلات

*4101: چودھری محمد اسداللہ: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا تحصیل پنڈی بھٹیاں ضلع حافظ آباد میں اس وقت کوئی دستکاری سکول برائے خواتین ہے اگر ہاں تو کون سی جگہ پر؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سماجی بہبود خود دستکاری سکول قائم نہیں کرتا؟

(ج) کیا محکمہ سماجی بہبود کسی این جی او کو دستکاری سکول قائم کرنے کے لئے کوئی مالی امداد یا دیگر کسی ذرائع سے امداد کرتا ہے؟

(د) کیا محکمہ سماجی بہبود کسی این جی او کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے مذکورہ علاقہ میں دستکاری سکولز قائم کروانے کو تیار ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) اس وقت پنڈی بھٹیاں میں تین دستکاری سکول مختلف این جی اوز کے زیر اہتمام چل رہے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1۔ انجمن اصلاح المسلمین، پنڈی بھٹیاں

2۔ سب ڈویژن ویلفیئر کونسل، پنڈی بھٹیاں

3۔ دیہی ترقیاتی کونسل سکھیکی منڈی

(ب) محکمہ نے صرف ضلعی سطح پر خواتین کو ہنر مند بنانے کے لئے صنعت زار قائم کئے ہیں۔ جبکہ نچلی سطح پر NGOs کو ترغیب دی جاتی ہے کہ وہ دستکاری سکول قائم کریں۔

(ج) محکمہ دستکاری سکول کی ٹیچر کو مبلغ -/500 روپے ماہانہ اعزازیہ دیتا ہے اور ضرورت ہو تو بابت خریداری سلائی مشین و دستکاری سکول کے لئے فرنیچر وغیرہ کے لئے پنجاب بیت المال اور سوشل سروسز بورڈ کی طرف سے مالی امداد فراہم کرتا ہے۔

(د) جی ہاں! علاقہ میں اگر کوئی NGO دستکاری سنٹر قائم کرنا چاہے تو محکمہ کی خدمات حاضر ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ضلع حافظ آباد میں کوئی صنعت زار قائم کیا گیا ہے اگر ہاں تو کب؟

جناب سپیکر: جی، آپ کیا کہہ رہے ہیں، صنعتکار؟

چودھری محمد اسد اللہ: صنعت زار کہہ رہا ہوں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ سوال repeat کر دیں۔

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! میں جز (ب) کے حوالے سے پوچھ رہا ہوں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! اس وقت ضلع حافظ آباد میں صنعت زار قائم ہے اور یہ جتنے بھی ادارے ہیں یہ ضلعی سطح پر کام کرتے ہیں۔ NGOs تحصیل یا سٹی کی سطح پر اس طرح کے ذیلی اداروں کو تشکیل دیتی ہیں اور پھر اس ادارے کی مدد سے ان کو فعال بنایا جاتا ہے تاکہ ان اداروں میں ترقی خواتین کے کام کو خوش اسلوبی سے پایہ تکمیل تک پہنچایا جا سکے۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ وہاں پر کوئی صنعت زار ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! حافظ آباد میں یہ ادارہ قائم ہے اور ہم یہ ضلع کی سطح پر قائم کرتے ہیں لیکن تحصیل یا سٹی کی سطح پر کوئی ادارہ بھی ایسا project launch نہیں کرتا بلکہ NGOs کی وساطت سے تحصیل اور سٹی میں کام کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، بقول ان کے ضلع میں صنعت زار قائم ہیں۔

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) کے جواب میں لکھا ہے کہ محکمہ نے صرف ضلعی سطح پر خواتین کو ہنر مند بنانے کے لئے صنعت زار قائم کئے ہیں۔ میں منسٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ صنعت زار کیا ہے، کیا حافظ آباد میں کوئی صنعت زار قائم کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، وہ پوچھ رہے ہیں کہ حافظ آباد میں صنعت زار قائم ہیں یا نہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں نے آپ کی وساطت سے معزز ممبر کی خدمت میں یہ عرض کی ہے کہ حافظ آباد میں ہمارے ریکارڈ کے مطابق صنعت زار قائم ہے لیکن اگر یہ ضلع کی سطح پر پوچھنا چاہتے ہیں تو ضلع کی سطح پر ہم نے صنعت زار کی تشکیل کو اہمیت دینے کے لئے اپنا کام شروع کیا ہے لیکن تحصیل یا سٹی کی سطح پر اگر یہ کہیں تو وہاں پر۔۔۔

جناب سپیکر: ابھی تو وہ تحصیل کا پوچھ رہے ہیں نہ ہی سٹی کا۔ وہ تو صرف ضلع کی سطح پر پوچھ رہے ہیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جی، قائم ہے۔

جناب سپیکر: بقول ان کے ضلع کی سطح پر قائم ہے۔

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے کہ صنعت زار کیا ہے؟ ہمیں کچھ سمجھا دیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! صنعت زار ایسا ادارہ ہے جہاں پر خواتین کو مختلف طریقوں سے ہنر مند بنایا جاتا ہے تاکہ وہ ہنر سیکھیں اور اپنی ذات کے حوالے سے معاشرے پر بوجھ نہ بنیں بلکہ معاشرے میں contribute کریں اور ایک مثالی خاتون ہونے کے حوالے سے اپنے روزگار کے مواقع کو حصولی میں بدلیں۔

جناب سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اسد اللہ :جناب سپیکر!میرا دوسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دستکاری سکول ٹیچر کا ماہانہ اعزازیہ -/500روپے ہے۔آج اس مہنگائی کے دور میں یہ -/500روپے کافی نہیں ہیں،کیا حکومت اس اعزازیہ کو بڑھانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر:جی،بتائیں کہ آپ ان -/500روپے میں کوئی اضافہ کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل):جناب سپیکر!یہ جو دستکاری سکول کی ٹیچرز ہیں ان کی appointment through NGOs ہوتی ہے اور ہم یہ اعزازیہ اُن NGOs کو دیتے ہیں جو ہمارے ادارے کے ساتھ منسلک ہو کر کام کرتی ہیں کیونکہ اگر ہم وہ -/500روپے کی رقم directly ان ٹیچرز کو دیں گے تو وہ claim کریں گی کہ ہم گورنمنٹ کے ساتھ منسلک ہیں اور پھر وہ گورنمنٹ سے ان تمام ترمراعات کا تقاضا کریں گی جو دوسری ٹیچرز کو ملتی ہیں۔یہ جو ٹیچرز کا arrangement ہے اس کی ذمہ داری NGOs پر ہوتی ہے اور ہم ہر ٹیچر کو -/500روپے through NGOs provide کرتے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ جو -/500 روپے کا اعزازیہ دے رہی ہے اس میں NGOs بھی اپنے پاس سے کچھ رقم add کر کے ان ٹیچرز کو provide کرتی ہیں۔

جناب سعید اکبر خان:جناب سپیکر!میرا ایک ضمنی سوال ہے۔یہاں منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ ہم عورتوں کو قومی دھارے میں لا رہے ہیں تو کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ان کے اس جواب سے کہ "ہم یہ -/500روپے NGOs کو دیتے ہیں"کیا اس طرح یہ عورت کا استحصال کر رہے ہیں ان سے کام تو لے رہے ہیں مگر وہ -/500روپے NGOs کو دیتے ہیں آیا یہ قومی دھارے میں لا رہے ہیں یا ان کا استحصال کر رہے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل):جناب سپیکر!جب ایک ادارہ خواتین کو قومی دھارے کی طرف لے جانے کے لئے اپنا مثبت،جامع اور ٹھوس کردار ادا کرتا ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب وہ ادارہ حکومت کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے اور کسی ٹیچر کو اپنی مد میں appoint کرتا ہے تو جس ادارے نے ٹیچرز کو appoint کیا ہو یہ پیسے بھی ہم اُسی ادارے کی طرف ہی منتقل کرتے ہیں تاکہ وہ ادارہ ہی انہیں مستفید کرے کیونکہ ان پراجیکٹس کی نگہبانی بھی NGOs کی ہی ذمہ داری ہوتی ہے جو گورنمنٹ کے اشتراک سے ایسے projects پر کام کر رہی ہوتی ہیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا منسٹر صاحب کو پتا ہے کہ صنعت زار میں جو عورتیں کام کرتی ہیں ان کو یہ -/500 روپے ملا کر کل کتنا ماہانہ اعزازیہ دیا جاتا ہے، کیا انہوں نے کبھی check کیا ہے؟ اگر یہ بتا دیں تو ہمارے لئے بہت بڑی information ہو گی اور ہم سمجھیں گے کہ عورت کا استحصال نہیں ہو رہا۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! انہوں نے جو figures پوچھی ہیں اس حوالے سے تو information نہیں ہے لیکن اگر معزز ممبر fresh question کر دیں تو ہم انہیں detailed information provide کر دیں گے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! انہوں نے جواب میں -/500 روپے کا ذکر کیا ہے قطعاً میرا fresh question نہیں بنتا۔ جب یہ -/500 روپے دیتے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ کو اتنا پتا ہونا چاہئے کہ وہاں ایک عورت ماہانہ کتنے پیسے لے رہی ہے اور یہ ان کی ذمہ داری بھی ہے کہ ان کو protect کریں کہ ان کو اتنے پیسے ملیں جس سے وہ اپنے گھر کا خرچہ چلا سکیں یا آنے جانے کا کرایہ دے سکیں۔ یہ جو -/500 روپے ہیں یہ تو ان کے دو تین دِن کے آنے جانے کا کرایہ بھی نہیں ہے۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا، آپ کی وساطت سے میں معزز ممبر کی خدمت میں دوبارہ یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بات نہیں ہے، وہ ٹیچرز جن کو -/500 روپے ماہانہ اعزازیہ دیا جاتا ہے یہ گورنمنٹ کی طرف سے دیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ NGOs نے ان ٹیچرز کو ماہانہ تنخواہوں پر رکھا ہوا ہے اور یہ اعزازیہ بھی ان کے ساتھ attach کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ پتا کرا لیں کہ وہ NGOs اُن کو کیا دیتی ہیں اور یہ اعزازیہ ملا کر ان کو کل کتنی رقم دی جاتی ہے؟ اصل بات تو یہ ہے۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! یہ پھر ہر جگہ علیحدہ سے چیز ہو گی کیونکہ ہر جگہ ٹیچرز کے لئے NGOs کی requirement الگ ہے جب وہ کسی کو ٹیچر کے طور پر نامزد کرتی ہیں یا ان کو اپنے پاس employee کرتی ہیں تو۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا سوال حافظ آباد سے متعلق ہے وہاں کا بتا دیں تو بات ختم ہو۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل): چلیں، ٹھیک ہے۔ ہم وہاں کی تمام رپورٹ طلب کر لیتے ہیں اور جو بھی figures آئیں گی وہ ہاؤس کے سامنے رکھ دیں گے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب والا! آپ کا حکم سر آنکھوں پر لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ میرا question relevant ہے۔ ایک سکول ٹیچر جو وہاں پر پڑھاتی ہے اس کو -/500 روپے اعزازیہ ملتا ہے، محکمے کا یہ کام ہے کہ ان کو بتائے کہ وہ وہاں پر کتنا earn کر رہی ہے، NGOs والے محکمہ کے پیسے ملا کر ان بچیوں کو کل کتنے پیسے دیتے ہیں ان کو اپنے -/500 روپے کا تو پتا ہے، جو NGOs دیتی ہے اس کا انہیں علم نہیں ہے۔ یہ House کو کیوں نہیں بتاتے کہ ان کو کتنی total amount دی جاتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ہم already پانچ سو روپے کے اعزازیہ کو بڑھانے کے لئے کام کر رہے ہیں اور اس کی summary بھی محکمہ خزانہ کو بھیجی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: اب پھر آپ ایک نئے چکر میں آ جائیں گے۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل): جناب والا! اعزازیہ کے ساتھ ساتھ -/3000 روپے سے -/5000 روپے NGOs ایک ٹیچر کو دے رہی ہیں اور اس میں یہ نہیں ہے کہ تین ہزار روپیہ fix ہے بلکہ تین سے پانچ ہزار روپے تک ان کو دیا جاتا ہے، ان کی qualification، مہارت یا ان کی صلاحیتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اور تجربہ کی بنیاد پر تین سے پانچ ہزار روپے تک کی رقم ان اساتذہ میں distribute کی جاتی ہے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب والا! یہ ہمارے ملک کا قانون ہے کہ کوئی بھی ادارہ یا شخص چھ ہزار روپے سے کم تنخواہ پر employee نہیں رکھ سکتا۔

جناب سپیکر: چھ ہزار تو بن گئی، پانچ سو ادھر سے اور پانچ ساڑھے پانچ ہزار NGOs کی طرف سے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب والا! میں جو بات کرنے لگا ہوں وہ بڑی relevant ہے۔ ہمارے اس ملک کا قانون ہے کہ کوئی آدمی چاہے وہ پرائیویٹ سیکٹر میں ہو یا گورنمنٹ سیکٹر میں، کسی آدمی کو چھ ہزار سے کم تنخواہ پر employee نہیں کر سکتا۔ یہ NGOs کو کس طرح سے allow کرتے ہیں کہ وہ تین ہزار میں employee رکھیں؟ یہ تو جو ہمارا بنیادی حق ہے یا بنیادی قانون ہے اس کی بھی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: مہربانی! چلیں، آئندہ نہیں کریں گے۔ آئندہ کے لئے محتاط ہو جائیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب والا! اس پر حکومت strict ہو اور ان کو کہئے کہ ان کے rights ان کو دیئے جائیں۔

جناب سپیکر: جی، اُن کو پورا حق دیا جائے۔ اگلا سوال۔۔۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب والا! میرا بھی ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ٹائم ختم ہو گیا ہے اور ہم اب اگلے سوال پر چلے گئے ہیں۔ محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: شکریہ۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 4252 ہے اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ سوشل ویلفیئر میں اسامیوں کی تعداد

*4252: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر میں کل کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر میں کل 250 اسامیاں خالی ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر میں کل اسامیوں کی تعداد 4013 ہے۔

(ب) اس وقت محکمہ کے پاس کل خالی اسامیوں کی تعداد 143 ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب والا! میں وزیر موصوف سے جز (ب) پر ضمنی سوال کروں گی۔ اس میں انہوں نے کہا ہے کہ 143 اسامیاں خالی ہیں۔ ایک تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ انہیں کب تک پُر کر دیا جائے گا، دوسرا کیا وزیر موصوف بتانا پسند فرمائیں گے کہ یہ خواتین کو قومی دھارے میں لانا چاہ رہے ہیں، جب یہ اسامیاں پُر کی جائیں گی تو کیا یہ اس میں خواتین کو priority دیں گے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! یہ جو143اسامیاں خالی ہیں یہ ان کے سوال کی نسبت سے ہیں اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ کچھ اسامیاں ہم نے پبلک سروس کمیشن میں بھیج دی ہیں اور ان کی add بھی آ گئی ہے۔ میں اس میں وثوق کے ساتھ یہ کہنا چاہوں گا کہ ہماری یہ ہمیشہ سے priority رہی ہے کہ خواتین کی بہبود کے لئے جو خواتین کے سنٹرز ہیں وہاں پر ہم خواتین کو ہی priority دیں اور جب job کی بات آئے تو خواتین ہی اس سے مستفید ہو سکیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب والا! میری یہ گزارش ہے کہ آج وزیر موصوف عورتوں کو قومی دھارے میں لانے اور development میں حصہ دینے کے لئے بہت keen ہیں اور مجھے اس بات کا یقین ہے اس لئے میں یہ request کرتا ہوں کہ ہماری خواتین ممبران کو development funds بھی دیئے جائیں تاکہ یہ بھی اس قومی دھارے میں ہمارے ساتھ شامل ہو جائیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ یہاں Government bench کی طرف سے message آیا ہے کہ خواتین ہی کو نوکریاں دی جائیں گی، انہی کو facilitate کیا جائے گا۔ میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا حکومت women development ministry بھی اپنے ہی bench سے کسی خاتون ممبر کو accommodate کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کیونکہ یہ بھی خواتین ہی کا حق ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں پہلے بھی ایک دفعہ بات کر چکا ہوں کہ یہ ایک بڑا اچھا gesture ہے جو حکومت پنجاب کی طرف سے جا رہا ہے باقی تینوں صوبوں میں خواتین کی نمائندگی خواتین ہی کر رہی ہیں۔ پنجاب ایک ایسا صوبہ ہے جس میں خواتین کی نمائندگی ایک مرد کر رہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی اچھی اور خوش آئند بات ہے جو قومی دھارے کے حوالے سے بار بار دُہرائی جا رہی ہے۔ آج کا انسان اکیسویں صدی میں داخل ہو گیا ہے، آج کا انسان ایک دوسرے کے حقوق کی بات کرتا ہے، آج مرد بھی خواتین کے rights کی بات کرتے ہیں، یہ آج سے پہلے نہیں تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پنجاب حکومت کی طرف سے ایک بڑا اچھا gesture ہے کہ آج خواتین کی نمائندگی ایک مرد وزیر کر رہا ہے۔

ڈاکٹر سامیہ امجد: جناب والا! کیا اس کا یہی مقصد ہے کہ حکومت اپنی کسی خاتون ممبر کو پارلیمانی سیکرٹری یا وزیر بنانے کا ارادہ نہیں رکھتی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے سیاحت (رانا محمد ارشد): جناب والا! باہر ایک جلوس آیا ہوا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ ایک وفد بھیجا جائے تاکہ ان طلباء کے جو problems ہیں ان کو حل کیا جا سکے۔

جناب سپیکر: آپ اور ڈاکٹر سعید الٰہی صاحب جائیں اور ان سے بات کریں۔ اگلا سوال جناب سردار خالد سلیم بھٹی صاحب کا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر رانا محمد ارشد اور ڈاکٹر سعید الٰہی طلباء کے جلوس سے بات کرنے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

سردار خالد سلیم بھٹی: سوال نمبر 4980 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی، محکمہ کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*4980: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سماجی بہبود کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) کتنے ادارے ایسے ہیں جن میں ٹیکنیکل تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد بتائیں؟

(د) ان اداروں میں تعینات سرکاری ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(ہ) ان اداروں کے سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے اخراجات بتائیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سماجی بہبود کے دو ادارے کام کر رہے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:-

(i) صنعت زار (ii) دارالامان وہاڑی

(ب) ضلع وہاڑی کے دو اداروں صنعت زار اور شیلٹر ہوم (دارالامان) میں ٹیکنیکل تعلیم دی جاتی ہے۔

(ج) صنعت زار وہاڑی میں موجود زیر تعلیم خواتین کی تعداد 101 ہے جبکہ دارالامان وہاڑی میں رہائش پذیر خواتین کی تعداد 14 ہے۔

(د) ان اداروں میں تعینات سرکاری ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)

	2007-08	2008-09
صنعت زار	1681958	1840019
دارالامان	1441234	1364103

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب والا! وزیر موصوف مجھے یہ بتائیں کہ صنعت زار میں کون سے ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے اور تعلیم مکمل ہونے کے بعد ان کو ڈپلومہ بھی جاری کیا جاتا ہے اور کیا اس ڈپلومہ پر وہ سرکاری نوکری کے لئے اہل ہوتا ہے؟

جناب سپیکر: آپ نے تو اپنے سوال میں تعداد پوچھی ہے اس کا جواب تو انہوں نے دے دیا ہے۔ اب آپ سوال کریں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب والا! انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ اس میں جو تعلیم دی جاتی ہے وہ ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کون سے ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے اور اس کے بعد ان کو کوئی ڈپلومہ بھی جاری کیا جاتا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب والا! صنعت زار میں خواتین کو مختلف شعبوں سے related کام سکھایا جاتا ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ سلائی کڑھائی اور ہنر مند بنانے کے لئے مختلف شعبوں میں انہیں تعلیم دی جاتی ہے تاکہ وہ معاشرے کا اچھا شہری بنیں اور انہیں روزگار کے مواقع فراہم کئے جا سکیں۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ کون کون سے ہنر سکھائے جاتے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب والا! اس میں سلائی کڑھائی، بیوٹیشن، ایمبرائیڈری اور کوکنگ وغیرہ کے کورس شامل ہیں اور اسی طرح کے مختلف courses ہیں جن سے یہ مستفید ہوتی ہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: کورس مکمل ہونے کے بعد اس کا کوئی ڈپلومہ بھی جاری کیا جاتا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جتنا عرصہ انہوں نے مہارت حاصل کی ہوتی ہے اس کا ڈپلومہ انہیں دیا جاتا ہے اور سرٹیفکیٹ بھی جاری کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال بھی آپ ہی کا ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: سوال نمبر 4981 اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع وہاڑی، محکمہ سماجی بہبود کا بجٹ و دیگر تفصیلات

*4981: سردار خالد سلیم بھٹی: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع وہاڑی محکمہ سماجی بہبود کو مالی سال 08۔2007 اور 09۔2008 کے دوران کتنی رقم کس کس مد میں موصول ہوئی؟

(ب) ان سالوں کے دوران کتنی رقم کس کس فلاحی کام پر خرچ ہوئی، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟

(ج) کتنی رقم ان سالوں کے دوران ترقی خواتین پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنی رقم خواتین کو ٹیکنیکل تعلیم دینے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں مزید فلاحی ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع وہاڑی محکمہ سماجی بہبود کو مالی سال 08-2007 میں کل 90 لاکھ 11 ہزار 966 روپے اور مالی سال 09-2008 کے دوران کل 99 لاکھ 14 ہزار 274 روپے موصول ہوئے۔ تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اس دوران صوبائی حکومت کی طرف سے دارالامان کی بلڈنگ کی تعمیر کے لئے مالی سال 09-2008 کے دوران کل فنڈز موصول ہوئے۔

(ب) یہ رقم مندرجہ ذیل منصوبوں / اداروں پر خرچ کی گئی:۔

1- صنعت زار
2- دارالامان
3- میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ وہاڑی، بورے والہ، میلسی اور گگو
4- کمیونٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ وہاڑی، بورے والہ، میلسی
5- تعمیر بلڈنگ دارالامان
6- ضلعی آفس وہاڑی

(ج) ان سالوں کے دوران دو اداروں صنعت زار وہاڑی اور دارالامان وہاڑی کے غیر ترقیاتی بجٹ کے ذریعے ترقی خواتین پر خرچ ہوئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

	2007-08	2008-09
صنعت زار	1,681,958/-	1,840,019/-
دارالامان	1,441,234/-	1,364,103/-

(د) ۔ایضاً۔

(ہ) فی الحال کوئی بھی ترقیاتی سکیم زیر غور نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب والا! بورے والہ میں ان کا ایک community project ہے جو ایک اہم ادارہ ہے اور تحصیل بورے والہ کی 32 یونین کونسلوں میں 35 NGOs کی دیکھ بھال کر رہا ہے۔ ان میں سے کتنی NGOs ایسی ہیں جو کہ پنجاب حکومت کے فنڈز سے چل رہی ہیں اور کتنی NGOs ایسی ہیں جن کا پنجاب حکومت پر کوئی بوجھ نہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! اس سوال میں انہوں نے NGOs کی detail نہیں پوچھی تھی اس لئے NGOs کی detail میرے پاس موجود نہیں ہے۔ میں آپ کی وساطت سے استدعا کروں گا کہ معزز ممبر کو اگر NGOs کی detail چاہئے تو provide کر دیں گے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: میں یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ ادارہ وہاں پر کیا کام کر رہا ہے؟

جناب سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں کہ Government funded اداروں کے نام بتا دیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب والا! بورے والہ میں جو آپ نے کمیونٹی ڈویلپمنٹ project بنایا ہے وہ وہاں پر کیا ڈیوٹی سرانجام دے رہا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! کمیونٹی ڈویلپمنٹ کے حوالے سے عرض کروں گا کہ اس میں مختلف NGOs کو ہم متحرک کرتے ہیں تاکہ وہ لوگوں کے بالخصوص خواتین کے مسائل حل کرنے میں اپنا احسن کردار ادا کریں۔ ہمارے محکمہ سوشل ویلفیئر بورڈ کے پاس یہ اختیار ہوتا ہے کہ وہ پچاس ہزار تک funding کر سکتا ہے لیکن اگر پچاس ہزار سے زائد funding کی ضرورت

ہو تو پھر ہم اس میں بیت المال کو منسلک کرتے ہیں اور وہ ان NGOs کو مؤثر طریقے سے خدمت کرنے کے حوالے سے تقریباً پانچ لاکھ تک funding کر سکتا ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! میں نے سوال کیا ہے کہ ان میں سے کون سی NGOs حکومت پنجاب پر بوجھ ہیں اور کون سی NGOs پنجاب حکومت سے کچھ نہیں لیتیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ کمیونٹی ڈویلپمنٹ کا کام نگرانی کا ہے، یہ NGOs کی نگرانی کرتی ہے کہ وہ کس طریقے سے اپنا کام سرانجام دے رہی ہیں اور انہیں فعال بنانے میں اپنا کردار ادا کرتا ہے لیکن آپ نے اس کی funding کی detail نہیں پوچھی لہذا آپ یہ fresh question کریں تو پھر ہم آپ کو اس کی تفصیل مہیا کر سکتے ہیں۔

سردار خالد سلیم بھٹی: ایسی کون کون سی NGOs ہیں جو حکومت پنجاب سے فنڈز لے رہی ہیں؟ وہاں پر جو کام ہو رہے ہیں انہیں lookafter کرنے کے لئے ان کے پاس عملہ ہی نہیں ہے، وہاں گریڈ سترہ کے ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر کی سیٹ عرصہ تین سال سے خالی ہے اس کے بعد دو سپروائزر سوشل ویلفیئر ہوتے ہیں وہ بھی تین سال سے موجود نہیں ہیں۔ جب وہاں کوئی آدمی موجود نہیں ہے تو پھر وہاں دفتر کو کون lookafter کرتا ہے؟ میں ان کو کچھ نام بتا دیتا ہوں بسم اللہ ویلفیئر سوسائٹی 505 کو جنوری 2010 سے دسمبر تک پچیس ہزار روپے دیئے گئے ہیں، بورے والہ ویلفیئر کو بھی پچیس ہزار روپے دیئے گئے ہیں، گگو کو بھی پچیس ہزار روپے دیئے گئے ہیں لہذا آپ اس بارے میں وضاحت سے جواب دیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو نشاندہی کی ہے اگر یہ مجھے provide کر دیں تو میں پورے ہاؤس کے سامنے تمام figures رکھوں گا اور اگر کوئی بندہ اپنی ڈیوٹی پر نہیں ہے تو میں اس کے خلاف بھی بھرپور طریقے سے قانونی کارروائی عمل میں لاؤں گا۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ٹیلی فون پر confirm کر کے کل جواب دے دیں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جب وہاں کسی کو post ہی نہیں کیا گیا تو پھر انہوں نے action کیا لینا ہے؟ اگر وہاں ڈپٹی پاپولیشن ویلفیئر آفیسر کی posting ہی نہیں ہے تو انہوں نے action کیا لینا ہے؟

جناب سپیکر: وہاں post ہے بھی یا نہیں؟

جناب سعید اکبر خان: یہ بتائیں کہ وہاں posts خالی ہیں یا fill ہیں۔اگر وہاں بندے post ہی نہیں ہیں تو یہ action کیا لیں گے ؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوئی اچھی بات ہے یا نہیں ؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! یہ بات نہیں کہ وہاں پر یہ ادارہ کام نہیں کر رہا لیکن میں معزز ممبر کی بات کو second کرتا ہوں کہ ہمارے پاس سٹاف کی کمی ضرور ہے۔ یہ بات نہیں کہ وہاں پر محکمہ exist نہیں کر رہا یا perform نہیں کر رہا۔ بہر حال سٹاف کی کمی دور کرنی ہے ہم اس کی recruitment کے لئے تحریری طور پر پبلک سروس کمیشن کو لکھ رہے ہیں تاکہ recruitment کا عمل جلدی مکمل ہو سکے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر! وزیر موصوف بتائیں گے کہ ان کی جگہ پر کون کام کر رہا ہے ؟

جناب سپیکر: حضرت! کسی کے پاس تو acting charge ہو گا جو وہاں کام کر رہا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! اس وقت مجھے نام کا پتا نہیں ہے لیکن میں اس بارے میں محکمے سے مکمل تفصیل لے کر انہیں فراہم کر سکتا ہوں۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! یہ Rules of Procedure میں موجود ہے کہ جب بھی کوئی سوال آتا ہے تو اس کے ساتھ information's ہاؤس کو provide کی جائیں۔

جناب سپیکر: وہ تو لکھا ہوا ہے۔

جناب سعید اکبر خان: اگر سوال پڑھنا ہے اور صرف اس کا جواب پڑھ کر سنانا ہے تو پھر اس تمام exercise کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ معزز ممبر نے سوال دیا ہے اور آگے سے یہ اٹھ کر جواب پڑھ دیتے ہیں اس کے علاوہ آگے پیچھے ان کو پتا ہی نہیں ہے۔اس طرح تو اس پوری exercise کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آج تھوڑا سا معاملہ خراب ہے۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے یہ چیز تسلیم کی ہے کہ وہ پورا سٹاف موجود نہیں ہے اور اسے بھرتی کرنے کے لئے ہم نے پبلک سروس کمیشن کو لکھ بھیجا ہے لیکن جیسا کہ معزز ممبر کی طرف

سے سوال آ رہا ہے کہ اگر وہ کام نہیں کر رہا تو اس کی جگہ کون سا بندہ کام کر رہا ہے اس کا نام بتائیں تو ایسی details ہمارے پاس نہیں ہوتیں ہم محکمے سے لے کر آپ کو provide کر دیں گے۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! محکمہ ہی ان سوالوں کے جواب بنا کر دیتا ہے وہی ان کو explain کرتا ہے اور ان کا کام ہے کہ یہ information's رکھیں۔

جناب سپیکر: پلیز، تشریف رکھیں۔اس سوال کا ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ تمام منسٹر صاحبان! جب آپ سوالات کے جوابات دینے کے لئے محکمے میں بیٹھتے ہیں جو لکھا ہے وہ تو ٹھیک ہے لیکن اس کے علاوہ بھی ضمنی سوال ہوتے ہیں تو آپ کے پاس ان کا جواب تو مکمل ہونا چاہئے۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ! اگلا سوال آپ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! سوال نمبر 5099 ہے میری استدعا ہے کہ اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات، بے سہارا بزرگ شہریوں کے لئے رہائش مہیا کرنے کا مسئلہ

*5099: **محترمہ خدیجہ عمر:** کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت ضلع گجرات میں بے سہارا بزرگ شہریوں کے لئے رہائش مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع گجرات میں کس کس مقام پر مذکورہ ادارے قائم کرنے کے منصوبے تیار کر رہی ہے، اگر کوئی منصوبہ تیار نہیں کیا گیا یا زیر غور نہیں تو اسکی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) فی الحال ایسا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود نے اب تک تین اضلاع لاہور، ملتان اور راولپنڈی میں بزرگ شہریوں کے لئے عافیت کے نام سے ادارے قائم کر رکھے ہیں اور موجودہ مالی سال کے دوران ضلع ساہیوال، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور نارووال میں بزرگ شہریوں کو سہولیات فراہم کرنے کے لئے عافیت کی عمارات زیر تعمیر ہیں جو کہ امید کی جاتی ہے کہ موجودہ مالی سال کے دوران مکمل ہو

جائیں گی۔ جس کے بعد ان شہروں میں سہولیات کے تجربے کو مد نظر رکھتے ہوئے دیگر شہروں میں ان کو فراہم کرنے کا فیصلہ کرے گا۔ جیسے ہی ان سہولیات کی مزید پھیلاؤ کا فیصلہ ہو گا تو ضلع گجرات کو بھی اس میں شامل کیا جائے گا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جن اضلاع میں عافیت کی عمارات زیر تعمیر ہیں وہ کن مراحل میں ہیں، کتنے عرصے تک مکمل ہو جائیں گی، ان کی تعمیر کب شروع کی گئی، ان پر تخمینہ لاگت کتنا تھا اور انہیں کب مکمل ہونا تھا؟

جناب سپیکر: یہ تو چھ سات سوال ہو گئے ہیں، آپ ایک ایک ضمنی سوال کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! چونکہ ٹائم بہت تھوڑا رہ گیا ہے اس لئے میں نے یہ سوال کئے ہیں۔ کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ آئندہ آنے والے بجٹ میں گجرات میں عافیت کا ادارے بنانے کے لئے کوئی فنڈز مختص کر رہے ہیں یا نہیں اور یہ بھی بتائیں کہ انہوں نے یہ کیسے judge کیا کہ گجرات میں senior citizens موجود نہیں ہیں یا وہاں پر ضرورت نہیں ہے کیا انہوں نے اس بارے میں کوئی survey کرایا ہے؟

جناب سپیکر: بعد والی بات کا تو مجھے بھی پتا نہیں چلا۔ میں ان سے کیا پوچھوں؟ آپ ایک ایک کر کے ضمنی سوال پوچھیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جن اضلاع میں عافیت کی عمارات زیر تعمیر ہیں وہ کن مراحل میں ہیں اور کتنے عرصے تک مکمل ہو جائیں گی؟ پہلے اس کا جواب دے دیں پھر میں اگلا ضمنی سوال کرتی ہوں۔ کیونکہ جز(ب) میں بتایا گیا ہے کہ وہ زیر تعمیر ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ عمارات کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! بنیادی طور پر انہوں نے تین اضلاع کی بابت پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: اب تو وہ گجرات کے بارے میں بھی پوچھ رہی ہیں۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): انہوں نے نارووال، ساہیوال اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے بارے میں پوچھا ہے، نارووال کی بلڈنگ کا کل تخمینہ 19.359 ملین روپے ہے، ساہیوال کی بلڈنگ 12.568 ملین روپے سے مکمل کر دی گئی ہے اسی طرح ٹوبہ ٹیک سنگھ کی بلڈنگ کا تخمینہ بھی 19.384

ملین روپے لگایا گیا ہے۔عافیت میں بزرگ افراد کو کھانا کھلانا،ان کی رہائش اور تفریح کے لئے مواقع فراہم کرنا اور لائبریری وغیرہ بنانا ہے۔یہ عافیت کی ایک پہچان ہے اور ہم وہاں بزرگوں کو ایسی چیزیں provide کرتے ہیں۔

جناب سپیکر:منسٹر صاحب!محترمہ گجرات کے بارے میں بھی کچھ پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!آئندہ آنے والے بجٹ میں گجرات میں عافیت کا ادارہ بنانے کا کوئی ارادہ ہے اگر ہے تو اس کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے ہیں؟

جناب سپیکر:ابھی تو فنڈز مختص نہیں کئے ہوں گے۔منسٹر صاحب!محترمہ پوچھ رہی ہیں کہ گجرات میں عافیت سنٹر بنانے کا ارادہ ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل):جناب سپیکر!ہم بالکل گجرات میں بھی اس پراجیکٹ کو آگے لے کر چلنا چاہتے ہیں اور امید ہے کہ ہم اگلے مالی سال میں اس پراجیکٹ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں اپنا مثبت role play کریں گے۔

جناب سپیکر:اگلا سوال بھی محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر:جناب سپیکر!سوال نمبر.5100۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر:ٹھیک ہے۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع گجرات،خواتین کے لئے دارالامان بنانے کی تفصیلات

*5100:محترمہ خدیجہ عمر:کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا ضلع گجرات میں کوئی دارالامان ہے اگر ہاں تو کس جگہ واقع ہے اور کتنی خواتین رہائش پذیر ہیں ان میں سے کتنی خواتین کے کیس عدالتوں میں پینڈنگ ہیں۔ان میں سے کتنی خواتین working women اور کتنی گھریلو ہیں؟

(ب) اگر ضلع گجرات میں کوئی دارالامان نہیں ہے تو کیا حکومت کوئی ایسا ادارہ خواتین کی فلاح و بہبود اور رہائشی مسائل کے حل کے لئے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے،اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں، ضلع گجرات میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام ایک دارالامان کام کر رہا ہے جو کوٹھی نمبر 84-83 مرغزار کالونی قینچی گراؤنڈ گجرات میں واقع ہے۔اس وقت اس میں کل 24 عورتیں اور 04 بچے رہائش پذیر ہیں اور ان میں سے 05 خواتین کے کیسز عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ان میں سے 02 خواتین نے خرچہ کا دعویٰ کر رکھا ہے جبکہ 03 خواتین نے تنسیخ نکاح کا دعویٰ کر رکھا ہے یہ سب کی سب گھریلو خواتین ہیں۔

(ب) چونکہ گجرات میں دارالامان کام کر رہا ہے لہذا اس جز کا جواب دینا ضروری نہ ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب 16۔جولائی 2010 کو آیا تو میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس وقت latest صورتحال کیا ہے، اب اس ادارے میں کل کتنی خواتین اور بچے رہائش پذیر ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! دارالامان گجرات میں اس وقت کل 16 خواتین اور 5 بچے رہائش پذیر ہیں جن میں سے 7 خواتین کے cases عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! دارالامان گجرات کے لئے 2010 میں کتنے funds مختص کئے گئے اور اب تک کتنے funds استعمال ہو چکے ہیں؟

(اذانِ عصر)

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! اس کے لیے تقریباً 3 ملین روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! جن خواتین کے cases عدالتوں میں زیر سماعت ہیں ان کی موجودہ صورتحال کیا ہے اور ان پر کیا اخراجات آ رہے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! ہم نے بالکل latest صورتحال سے آگاہ کیا ہے کہ 7 خواتین کے cases عدالتوں میں زیر سماعت ہیں۔ابھی تک ان کا فیصلہ نہیں ہوا جیسے ہی عدالت کی طرف سے کوئی decision آیا تو ہم اس پر عملدرآمد کریں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ نسیم لودھی صاحبہ کا ہے۔

محترمہ نسیم لودھی: جناب سپیکر! سوال نمبر 5378۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ماڈل ٹاؤن لاہور، ویمن ڈویلپمنٹ سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*5378: محترمہ نسیم لودھی: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں ویمن ڈویلپمنٹ سنٹر قائم ہے؟

(ب) ویمن ڈویلپمنٹ سنٹر کا کل کتنا رقبہ ہے اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ویمن ڈویلپمنٹ سنٹر لاہور میں خواتین کے لئے جم بھی بنایا جائے گا؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ماڈل ٹاؤن لاہور میں ویمن ڈویلپمنٹ سنٹر قائم ہے۔

(ب) ویمن ڈویلپمنٹ سنٹر کی موجودہ عمارت کا کل رقبہ 13 کنال ہے یہ عمارت مالی سال 88-1987 میں بنائی گئی تھی اور اس پر کل 65 لاکھ روپے لاگت آئی تھی جبکہ موجودہ توسیعی منصوبہ پر کل لاگت کا تخمینہ 145.617 ملین روپے ہے اور اس کا کل رقبہ تقریباً 04 کنال ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ویمن ڈویلپمنٹ سنٹر میں خواتین کے لئے جم بھی بنایا جائے گا۔

محترمہ نسیم لودھی: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں بتایا گیا ہے کہ "یہ عمارت 88-1987 میں بنائی گئی تھی اور اس پر کل 65 لاکھ روپے خرچ آئے تھے" میری اطلاع کے مطابق یہ figures غلط ہیں، ویمن ڈویلپمنٹ سنٹر کی تعمیر پر اس سے زیادہ رقم خرچ ہوئی ہے۔ دوسرا اس عمارت میں ابھی تک بجلی اور پانی مہیا نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے یہ استعمال میں نہیں لائی جا سکی۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ نسیم لودھی: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ ویمن ڈویلپمنٹ سنٹر کی نئی عمارت میں بجلی اور پانی کب تک فراہم کر دیا جائے گا؟ دوسرا وہاں پر خواتین کے لئے ایک جم بنانے کا منصوبہ زیر غور تھا تو اس حوالے سے کیا progress ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! یہ عمارت تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔ چونکہ نئی عمارت کا structure پرانی عمارت کے ساتھ کھڑا کیا گیا ہے جس کی وجہ سے واپڈا کی طرف سے یہ اعتراض آیا ہے کہ یہ ایک ہی عمات ہے، اس میں کوئی partition نہیں ہے

اس لئے یہاں پر صرف ایک ہی میٹر لگے گا۔پہلی عمارت میں ہوسٹل بھی ہے جہاں پر خواتین رہ رہی ہیں۔جب ان دونوں عمارتوں کے لئے بجلی کا ایک ہی میٹر کام کرے گا تو لامحالہ بجلی کا بل زیادہ آئے گا۔ہم نے اس کے لئے ایک line of action تیار کیا ہے۔ہم ان دونوں عمارتوں کے درمیان ایک دیوار بنا رہے ہیں تاکہ partition ہو جائے اور ان کو دو عمارتیں consider کیا جائے اور اس طرح نئی عمارت میں بجلی کا علیحدہ سے میٹر لگ جائے گا۔اگلے ایک،ڈیڑھ ماہ میں یہ تمام procedure complete ہو جائے گا۔دوسرا خواتین کے لئے وہاں پر ایک جم بھی بنایا جا رہا ہے۔ہم خواتین کو facilitate کرنے کے لئے اپنی تمام تر کوششوں کو بروئے کار لائیں گے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال انجینئر قمر الاسلام راجہ صاحب کا ہے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر!ان کے ایماء پر سوال نمبر5495۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے انجینئر قمر الاسلام راجہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا۔)

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں معذور افراد کو معذوری سرٹیفکیٹ جاری کرنے کی تفصیلات

*5495:**انجینئر قمر الاسلام راجہ:** کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ خصوصی افراد کے لئے خصوصی کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ بنوانے کے لئے معذوری سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہوتی ہے کیا یہ بھی درست ہے کہ اضلاع میں معذوری سرٹیفکیٹ بنوانے کے لئے ایک پیچیدہ طریق کار وضع کیا گیا ہے اور ایک معذور فرد کو اس کے حصول کے لئے مختلف محکموں اور دفتروں کے چکر لگانے پڑتے ہیں؟

(ب) اگر یہ درست ہے تو اس کا طریق کار کیا ہے اور اس کے لئے کتنا عرصہ درکار ہے نیز ضلع ساہیوال میں اب تک کتنے افراد نے معذوری سرٹیفکیٹ کے حصول کے لئے درخواستیں دی ہیں اور ان میں سے کتنے افراد کو یہ سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں۔یہ درست ہے کہ خصوصی کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ بنوانے کے لئے خصوصی افراد کے لئے معذوری سرٹیفکیٹ بنوانا ضروری ہے۔ سرٹیفکیٹ کے حصول کا طریق کار گورنمنٹ نے وضع کیا ہے جو پیچیدہ نہ ہے اور نہ ہی اس کے لئے مختلف محکموں کے چکر کاٹنے پڑتے ہیں۔

(ب) معذوری سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کے لئے طریق کار یہ ہے کہ مینجر ایمپلائمنٹ ایکسچینج کے پاس معذور افراد کی رجسٹریشن کی جاتی ہے اور اس کے بعد ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال میں معذور افراد کا بورڈ کروا کر انہیں معذوری کا سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔

معذور افراد کی سہولت کے لئے اب ہر مہینہ میں دو بار بورڈ کروایا جاتا ہے ضلع ساہیوال میں اب تک کل 1819 افراد نے معذوری سرٹیفکیٹ کی درخواستیں دی ہیں جن میں سے 1307 افراد کو یہ سرٹیفکیٹ جاری کئے جا چکے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں لکھا گیا ہے کہ "کل 1819 افراد نے معذوری سرٹیفکیٹ کی درخواستیں دیں جن میں سے 1307 افراد کو یہ سرٹیفکیٹ جاری کئے جا چکے ہیں" کیا وزیر موصوف بتائیں گے کہ 513 افراد کو یہ معذوری سرٹیفکیٹ کیوں نہیں جاری کئے گئے، دوسرا جن افراد نے ان سرٹیفکیٹ کی بنیاد پر نوکریاں حاصل کی ہیں کیا وہ قانونی ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! معزز ممبر نے بڑی اچھی نشاندہی کی ہے کہ 1819 افراد نے معذوری سرٹیفکیٹ کے لئے درخواستیں دیں لیکن ان میں سے 1307 افراد کو یہ معذوری سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت معذور افراد کی فلاح و بہبود کے لئے اور انہیں معاشرے میں ان کا جائز مقام دلوانے کے لئے نوکریوں میں 2 فیصد کوٹا مختص کیا جا چکا ہے جس کی وجہ سے ہر انسان اس خواہش کا اظہار کرتا ہے کہ میں اپنے آپ کو کسی طریقے سے disable show کروں، یہ سرٹیفکیٹ جاری کراؤں اور اس 2 فیصد کوٹا سے مستفید ہو سکوں۔ جن افراد کی درخواستیں رد کی گئی ہیں یہ اس criteria پر پورے نہیں اُترتے تھے جس میں ایم ایس اور ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر بورڈ کے ممبر ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ڈی ایچ کیو کا ایم ایس بھی بورڈ کا ممبر ہے وہ اس کی تشخیص کرتا ہے اور ذمہ داری کے ساتھ Certificates دیئے جاتے ہیں کیونکہ وہ بندے یہ Certificates نوکری کے لئے دی جانے والی درخواستوں کے ساتھ لف کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں

کہ یہ بڑی حساس نوعیت کے cases ہوتے ہیں کیونکہ اگر کسی بندے کو یہ Certificate جاری ہو جائے تو اس کو وہ نوکری مل سکتی ہے اور وہ gazetted posts پر نوکری کا خواہشمند ہو سکتا ہے اس لئے ایسی چیزوں کو بڑی باریک بینی سے دیکھا جاتا ہے اور جن پانچ سو سے زائد لوگوں کی درخواستیں رد کی گئی تھیں جو اس criteria پر پورا نہیں اترتے تھے۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! ان 1307 میں سے کتنے لوگ ہیں جنھیں ضلع ساہیوال میں نوکریاں ملی ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! اس وقت ضلع ساہیوال میں کوئی بھی درخواست زیر التواء نہیں ہے۔ اب سے قبل جتنی بھی درخواستیں آئی تھیں ان پر فیصلے ہو چکے ہیں۔

محترمہ ساجدہ میر: جناب سپیکر! میں نے منسٹر صاحب سے پوچھا تھا کہ Certificates تو جاری ہو گئے لیکن نوکریاں کن افراد کو دو فیصد کوٹا میں سے ملی ہیں اور ان کی تعداد کیا ہے، انھیں بورڈ certificate جاری کرتا ہے تو کتنے افراد کو نوکریاں دی گئی ہیں؟ منسٹر صاحب کو معلوم ہونا چاہئے کیونکہ یہ خواتین کے علاوہ معذور افراد کا بھی مسئلہ ہے اور ان کے لئے علیحدہ سے سپیشل ایجوکیشن کی وزارت بھی ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ آپ نے Certificates تو دے دیئے، اس کے بعد آپ نے کتنے لوگوں کو کن کن جگہوں پر نوکریاں دی ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کو یہ باور کرا دینا چاہتا ہوں کہ ہمارے محکمے کا کام ان کی disability کو check کرنا اور declare کرنا ہے یا Certificate جاری کرنا ہے، نہ کہ ان کو نوکریاں دینا ہے۔ اگر انھوں نے نوکریوں کا ریکارڈ لینا ہے تو S&GAD کے پاس جائیں۔ اس محکمہ کے دفتر میں جائیں کیونکہ ہر محکمہ نے اپنا criteria بنایا ہوتا ہے اور ان کے پاس کوٹا کی شق ہوتی ہے اس لئے ہر محکمہ کا ریکارڈ ہمارے محکمہ بہبود خواتین کے پاس نہیں ہے۔ ہم نے تو اپنا کام سوشل ویلفیئر کے زمرے اور capacity میں رہتے ہوئے کرنا ہوتا ہے اور وہ جانچ پڑتال ہوتی ہے کہ جن اشخاص نے اپنی disability کے لئے درخواستیں دی ہیں کیا وہ اس criteria پر پورا اترتے ہیں یا نہیں؟

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال چودھری محمد اسد اللہ صاحب کا ہے۔ جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 5506 ہے۔

ضلع حافظ آباد۔ این جی اوز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*5506: چودھری محمد اسد اللہ: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع حافظ آباد میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت کتنی رجسٹرڈ NGOs کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان NGOs کو حکومت کی طرف سے کتنے فنڈز فراہم کئے گئے اور ان این جی اوز نے 2008-09 اور 2009-10 میں کیا کیا خدمات سرانجام دیں، آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا محکمہ ان این جی اوز کو دیئے گئے فنڈز کو چیک کرنے کا اختیار رکھتا ہے اگر نہیں تو کیوں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع حافظ آباد میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت رجسٹرڈ این جی اوز کی کل تعداد 56 ہے۔

(ب) مالی سال 2008-09 میں اجتماعی ترقیاتی کونسل حافظ آباد کو مبلغ -/200000 روپے صوبائی بیت المال پنجاب کی طرف سے دیئے گئے اور مالی سال 2009-10 میں اسی NGO کو مبلغ -/50000 روپے پنجاب سوشل سروسز کی طرف سے دیئے گئے۔ اس تنظیم کے تحت ایک دستکاری سنٹر چل رہا ہے اس کے علاوہ کسی این جی او کو کوئی رقم نہ دی گئی ہے۔

(ج) فی الحال ایسا کوئی ارادہ زیر غور نہ ہے تاہم جیسے ہی ان سہولیات کو دیگر شہروں میں فراہم کرنے کا کوئی منصوبہ بنایا جائے گا تو اس میں ضلع حافظ آباد، اوکاڑہ، قصور، گجرات اور جہلم کو بھی شامل کیا جائے گا۔

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! انھوں نے جز (ب) کے جواب میں بتایا ہے کہ مالی سال 2008-09 میں دو لاکھ روپیہ اور مالی سال 2009-10 میں پچاس ہزار روپیہ ضلع حافظ آباد کو دیا گیا ہے جبکہ پیچھے ایک سوال کا جواب یہ دیا ہے کہ ضلع وہاڑی کو 2008-09 کے لئے 99 لاکھ 14 ہزار 274 روپے دیئے گئے ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا محکمہ اضلاع کے مطابق فنڈز تقسیم کرنے کا طریق کار اختیار کرتا ہے اور وہاڑی کو اسی سال کے دوران زیادہ اور حافظ آباد کو اتنے کم فنڈز کیوں دیئے گئے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! 99 لاکھ روپے دراصل محکمہ کا بجٹ ہے۔ یہ فنڈز بیت المال اور سوشل ویلفیئر بورڈ کی طرف سے NGOs کی مدد کے لئے دیئے جاتے

ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ NGO اجتماعی ترقیاتی کونسل حافظ آباد کو جو دو لاکھ روپے کی رقم امداد کی مد میں دی گئی ہے۔ یہ دستکاری سنٹرز کی مشینری اور دوسری سہولیات کی فراہمی کی مد میں دی گئی ہے۔

چودھری محمد اسد اللہ: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو فنڈز اضلاع کے مطابق تقسیم کئے جاتے ہیں ان کو تقسیم کرنے کا کیا طریق کار ہے اور 09-2008 میں ضلع وہاڑی کو کتنے اور حافظ آباد کو کتنے فنڈز دیئے گئے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! کسی بھی ضلع میں کسی بھی سطح پر NGO کی performance کی بنیاد پر فنڈز دیئے جاتے ہیں۔ جب NGO اپنی کارکردگی مثبت انداز میں پیش کرتی ہے تو NGO کے projects کو پایہ تکمیل تک پہنچانے، مؤثر اور فعال بنانے کے لئے حکومت ان کے ساتھ contribute کرتی ہے۔ شکریہ

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جیسے وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ NGOs کی کارکردگی کے مطابق ہم پیسے دیتے ہیں۔ اگر کوئی NGO کسی ضلع میں ٹھیک کام نہیں کرتی تو کیا ان کے ساتھ negotiate کر کے کارکردگی بہتر کرائی جاتی ہے اگر وہ پھر بھی اپنی کارکردگی بہتر نہیں کرتی تو اس ضلع کے عوام کا کیا قصور ہے کہ کوئی نااہل NGO ان کے ضلع میں آ گئی ہے تو اس میں ضلع کے عوام ہی suffer کریں گے اس میں ان کا طریق کار کیا ہے کہ علاقے کے لوگ suffer نہ کریں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! جن علاقوں میں کوئی NGO فعال کام نہ کر رہی ہو تو وہاں پر محکمہ اپنے Gender Specialist کی مدد سے علاقے کو درپیش مسائل کے حل کے لئے اقدامات کرتا ہے۔ اس زمرے میں، میں سمجھتا ہوں کہ کوئی بھی NGO جب اپنے آپ کو فعال کرنا چاہے تو ہم اس کی support کرتے ہیں اور ہر قسم کا تعاون فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ مؤثر اور مثبت طریقے سے علاقے کے عوام کی خدمت کر سکے۔ اس طرح کوئی بھی NGO بیت المال اور سوشل ویلفیئر بورڈ کو درخواست دے کر مالی معاونت حاصل کر سکتی ہے۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع سرگودھا۔دستکاری سکولوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6008: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع سرگودھا میں خواتین کی فلاح کے لئے کتنے دستکاری سکول کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں طالبات، اساتذہ، مطلوبہ فرنیچر کی صورتحال سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت سرگودھا میں مزید دستکاری سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع سرگودھا میں اس وقت 30 دستکاری سکول مختلف مقامات پر (شہری و دیہی) علاقوں میں رجسٹرڈ NGO,s کے زیر نگرانی کام کر رہے ہیں۔

(ب) ہر دستکاری سکول میں ایک انڈسٹریل ٹیچر ہوتی ہے طالبات کی اوسطاً تعداد 20 تا 25 ہوتی ہے، ہر دستکاری سکول کے لئے 30 میزیں اور 30 کرسیاں مطلوب ہوتی ہیں۔اس کے علاوہ 30 سلائی مشینوں کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔

(ج) حکومت کی طرف سے دستکاری سکول کھولنے کی کوئی سکیم فی الحال زیر غور نہ ہے تاہم رجسٹرڈ NGO,s اپنی مدد آپ کے تحت دستکاری سکول چلا سکتی ہے۔

غریب، بیوہ اور بے گھر خواتین کے لئے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6011: محترمہ سیمل کامران: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا صوبہ پنجاب میں بے گھر، بیوہ خواتین اور ان کے بچوں کے لئے باقاعدہ کوئی ادارہ قائم ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو ان کی تعداد سے ایوان کو آگاہ کیا جائے نیز یہ ادارہ کس کس شہر میں کام کر رہا ہے؟

(ب) سال 09-2008 اور 10-2009 میں کیا ان اداروں کی تعداد میں اضافہ کیا گیا؟

(ج) اس ادارے کے ذریعے مستفید ہونیوالی خواتین کی کل تعداد بیان فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) صوبہ میں بیوہ خواتین اور ان کے بچوں کے لئے محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام دارالفلاح کے نام سے چھ ادارے کام کر رہے ہیں یہ ادارے لاہور، سیالکوٹ، راولپنڈی، سرگودھا، ملتان اور بہاولپور کے اضلاع میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) سال09-2008اور10-2009 کے دوران ان اداروں کی تعداد میں کوئی اضافہ نہ کیا گیا ہے۔

(ج) ان اداروں سے سال10-2009 کے دوران مستفید ہونے والے خاندانوں کی تعداد131 ہے۔

فیصل آباد۔سماجی بہبود کے شعبہ جات اور حکومتی منصوبہ جات کی تفصیل

*6377: چودھری ظہیر الدین خان: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود، عوام کی بھلائی اور سہولت کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے؟

(ب) ضلع فیصل آباد میں محکمہ کے زیر انتظام کتنے شعبے کہاں کہاں کام کر رہے ہیں، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) سال09-2008 میں کتنے معذور افراد رجسٹرڈ ہوئے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف)

(1) این جی اوز کی رجسٹریشن اور ان کی رہنمائی
(2) معذور افراد کی رجسٹریشن و بحالی
(3) مستحق افراد کی امداد بذریعہ بیت المال
(4) بہبودی خواتین بذریعہ صنعت زار، دارالامان و ہوسٹل برائے خواتین
(5) قیدی خواتین اور بچوں کی سماجی بہبود اور قانونی امداد
(6) غریب / مستحق مریضوں کا علاج
(7) گم شدہ بچوں کی تلاش اور بحالی

(8) منشیات / گداگری اور دیگر سماجی برائیوں کی روک تھام

(9) ریلیف ورک

(ب) ضلع فیصل آباد میں مندرجہ ذیل دفاتر / ادارے محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت کام کر رہے ہیں:

نمبر شمار	نام دفاتر / شعبہ	پتا
1	ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر و سیکرٹری ضلعی بیت المال کمیٹی فیصل آباد	سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد

ذیلی دفاتر / ادارہ جات

(A) تفصیل دفاتر

1-یو سی ڈی پراجیکٹ نمبر 1 فیصل آباد	سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
2-یو سی ڈی پراجیکٹ نمبر 2 فیصل آباد	سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
3-یو سی ڈی پراجیکٹ جڑانوالہ	بلائی منزل کوثر میڈیکل سٹور نزد حیات ہسپتال فیصل آباد روڈ جڑانوالہ
4-آر سی ڈی پراجیکٹ سمندری	آر سی ڈی پراجیکٹ سمندری
5-سی ڈی پراجیکٹ چک جھمرہ	سی ڈی پراجیکٹ چک جھمرہ
6-ڈپٹی ڈسٹرکٹ آفیسر ہیڈ کوارٹر فیصل آباد	

(B) خواتین و بچوں کے ادارے

1-صنعت زار فیصل آباد	سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
2-ہوسٹل فار ورکنگ ویمن فیصل آباد	سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
3-نگہبان سنٹر فیصل آباد	سوشل ویلفیئر کمپلیکس D-508 پیپلز کالونی نمبر 1 فیصل آباد
4-دارالامان فیصل آباد	A-519 غلام محمد آباد، فیصل آباد
5- SERC ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد	
6- SERC بورسٹل جیل نزد نیو پولیس لائن جڑانوالہ روڈ فیصل آباد	

(c) دیگر متفرق ادارے

I- میڈیکل سوشل پراجیکٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال فیصل آباد

II- میڈیکل سوشل پراجیکٹ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد

III- میڈیکل سوشل پراجیکٹ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال جڑانوالہ

IV- میڈیکل سوشل پراجیکٹ تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال سمندری

V- مثالی مرکز انسداد منشیات ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز ہسپتال فیصل آباد

(ج) سال 09-2008 میں کل 300 معذور افراد رجسٹرڈ کئے گئے۔

اجتماعی شادیوں کے انعقاد سے متعلقہ تفصیلات

*6378:ڈاکٹر سامیہ امجد:کیاوزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیاحکومت اجتماعی شادیوں کا پروگرام صوبہ بھر میں خصوصاً دیہات میں شروع کرنے کے لئے تیار ہے؟

(ب) کیا محکمہ بھی اس کار خیر میں مالی تعاون کرتا ہے اگر ہاں تو کتنا نیز ان اجتماعی شادیوں کا طریق کار کیا ہے،اس سلسلہ میں غریب سائل کہاں رابطہ کرے، تفصیل بتائی جائے؟

(ج) محکمہ کے پاس09-2008میں کتنی درخواستیں موصول ہوئیں اور چھان بین کے بعد کتنی اجتماعی شادیوں کا انتظام کیا گیا، تفصیل بتائی جائے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین(جناب کامران مائیکل):

(الف) محکمہ سماجی بہبود کے زیر اہتمام فی الحال اجتماعی شادیوں کا کوئی پروگرام نہ چل رہا ہے اور نہ ہی محکمہ اس سلسلہ میں کوئی پروگرام چلانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

(ب) جیسا کہ جز(الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ محکمہ اس سلسلہ میں کوئی پروگرام نہ چل رہا ہے، لہذا شادیوں کا طریق کار اور رابطہ کرنے کی تفصیل فراہم کرنا ممکن نہ ہے۔

(ج) محکمہ کو اس سلسلہ میں کوئی درخواست موصول نہ ہوئی ہے۔

ضلع لاہور۔دارالامانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6516:میاں نصیر احمد:کیاوزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں بے گھر، بے سہارا اور ظلم کا شکار ہونے والی خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کتنے دارالامان کام کر رہے ہیں اور ان میں کتنی خواتین کو رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ب) ضلع لاہور میں موجود دارالامانوں میں اس وقت خواتین کی تعداد کیا ہے علیحدہ علیحدہ دارالامان کے مطابق تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ج) 2008 سے مارچ2010 تک لاہور کے دارالامانوں میں آنے والی اور واپس اپنے گھروں کو جانے والی خواتین کی تعداد کیا ہے؟

(د) ضلع لاہور کے دارالامانوں میں تعینات عملہ کی تعداد،ان کے نام اور عہدہ سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کی نگرانی میں ایک دارالامان کام کر رہا ہے۔

(ب) خواتین کی تعداد 64 ہے۔

(ج) دارالامان لاہور میں آنے والی خواتین کی تعداد 2511 اور گھروں کو جانے والی خواتین کی تعداد 2447 ہے۔

(د) دارالامان میں تعینات عملہ کی تعداد، نام اور عہدہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں خواتین کی بہبود کے لئے دارالامانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6654: محترمہ آمنہ الفت: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں خواتین کی بہبود کے لئے کل کتنے دارالامان کام کر رہے ہیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں موجود دارالامانوں میں موجود کل خواتین اور بچوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران ان اداروں میں آنے والی خواتین کی تعداد کیا ہے؟

(د) کیا ان خواتین اور بچوں کو مستقل بنیاد پر دارالامانوں میں رہائش دی جاتی ہے یا کسی اور ادارے میں منتقل کیا جاتا ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) صوبہ میں خواتین کے لئے محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام کل 34 دارالامان کام کر رہے ہیں۔

(ب) ان دارالامانوں میں خواتین کی موجودہ تعداد 498 ہے اور 31 بچے ہیں۔

(ج) سال 09-2008 کے دوران ان دارالامانوں میں کل 8487 خواتین نے پناہ لی جبکہ سال 10-2009 کے دوران ان دارالامانوں میں پناہ لینے والی خواتین کی تعداد 11197 ہے۔

(د) ان دارالامانوں میں خواتین کو عارضی رہائش فراہم کی جاتی ہے، یہاں پر خواتین اور بچے صرف اس وقت تک قیام کرتے ہیں جب تک ان کے معاملات عدالتوں میں زیر التوا ہوتے ہیں یا ان کی خاندان کے ساتھ صلح صفائی ہو جاتی ہے تاہم ان میں سے کچھ خواتین ایسی بھی ہوتی ہیں جن کا کوئی سہارا نہیں ہوتا ہے۔ لہذا ان کو یا تو محکمہ کے زیر انتظام ایک اور ادارے دارالفلاح

میں بھیج دیا جاتا ہے یا پھر ان کی مستقل بحالی کے لئے مخیر حضرات کے تعاون سے ان کی شادی بھی کروائی جاتی ہے۔

یونین کونسل 101 میں ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین کی تفصیلات

*6729: محترمہ ثمینہ نوید (ایڈووکیٹ): کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 101 تحصیل منچن آباد ضلع بہاول نگر میں محکمہ کے زیر کنٹرول ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین چلایا جارہا تھا جسے حال ہی میں بند کر دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ ٹریننگ سنٹر بند ہونے سے ہنر سیکھنے والی خواتین کو پریشانی لاحق ہے کیونکہ مذکورہ علاقہ میں پہلے ہی خواتین کے لئے سہولتیں بہت کم ہیں؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سنٹر دوبارہ چالو کرنے کو تیار ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ یونین کونسل نمبر 101 منڈی صادق گنج تحصیل منچن آباد ضلع بہاولنگر میں محکمہ کے زیر نگرانی کوئی بھی ووکیشنل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین چلایا جارہا ہے اور نہ ہی مذکورہ کسی یونین کونسل میں کسی سنٹر کو بند کیا گیا ہے۔

(ب) اگرچہ یہ بات درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں ہنر سیکھنے والی خواتین کے لئے بہت کم مواقع ہیں چونکہ ایسا کوئی سنٹر محکمہ کے زیر انتظام یونین کونسل نمبر 101 میں موجود نہ ہے۔

(ج) جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ محکمہ کا ایسا کوئی سنٹر کام نہ کر رہا تھا لہذا اس کو بند کرنے کی وجوہات کے بارے میں جواب دینا ممکن نہ ہے۔

لاہور۔بھکاریوں کے خلاف کارروائی کرنے کی تفصیلات

*6827: جناب وسیم قادر: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور کی تمام سڑکوں کے چوک پر کافی تعداد میں بھکاری بھیک مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور کی تمام سڑکوں اور چوک جہاں گاڑیاں رکتی ہیں بھیک مانگنے والے لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود گداگری کے خاتمے کے لئے ایک جامع پروگرام ترتیب دے رہا ہے۔اس پروگرام کے تحت سال 11-2010 میں لاہور میں ایک ویلفیئر ہوم کا قیام عمل میں لایا جائے گا جس میں پولیس کے تعاون سے گداگروں کو Vagrancy Act 1958 کے تحت گرفتار کر کے رکھا جائے گا۔ان کے قیام کے دوران ان کو رہائش کھانا اور Vocational Education کی سہولیات مہیا کی جائیں گی۔

ضلع رحیم یار خان، دارالامانوں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*6839: محترمہ مائزہ حمید: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان میں کتنے دارالامان کس کس جگہ کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان کے لئے 09۔2008 اور 10۔2009 میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

(ج) کیا یہ فنڈز ان کی ضروریات کے مطابق تھے؟

(د) ہر ایک دارالامان میں کتنے کتنے افراد رہائش پذیر ہیں اور ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جا رہی ہیں؟

(ہ) خواتین کے لئے بنائے گئے دارالامانوں میں سٹاف میں مرد حضرات کیوں تعینات کئے گئے ہیں؟

(و) کیا حکومت ان دارالامانوں میں خواتین سٹاف تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں صرف ایک سرکاری دارالامان ہے اور یہ دارالامان محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام چک نمبر P/11 روڈ نزد جامع مسجد اسلامیہ ہائی سکول کے علاقہ میں واقع ہے۔

(ب) بجٹ برائے دارالامان رحیم یار خان کے لئے سال 09-2008 اور 10-2009 کے دوران مندرجہ ذیل بجٹ فنڈ مختص کئے گئے۔

سال2008-09	سال2009-10
1380000/-	3049000/-

(ج) جی ہاں، یہ فنڈز دارالامان کی ضروریات کے مطابق تھے۔

(د) دارالامان رحیم یار خان میں مورخہ 2010-07-01 کو 16 خواتین اور 09 بچے رہائش پذیر تھے یعنی کل رہائش پذیر افراد کی تعداد 25 تھی ان تمام رہائشیوں کو مندرجہ ذیل سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

1- خوراک ورہائش
2- کپڑے
3- مفت لیگل ایڈ
4- سائیکلوجیکل مدد
5- طبی معائنہ کی سہولیات وادویات وغیرہ
6- آگاہی کے حوالے سے سیشن
7- سلائی کڑھائی کی سہولیات
8- بچوں کے لئے کھیلنے اور پڑھنے کی سہولیات وغیرہ

(ہ) محکمہ سماجی بہبود نے ہر ممکن طریقے سے کوشش کی ہے کہ ادارہ ہذا میں خواتین اہلکار / سٹاف وآفیسرز تعینات کئے جائیں۔اس وقت ادارہ ہذا میں دو خواتین اور چھ مرد حضرات اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔مرد اہلکاروں کی ذمہ داریاں چونکہ زیادہ تر دارالامان سے باہر کے کاموں کے حوالے سے ہیں۔لہذا ان کا آنا جانا ایڈمن بلاک تک ہی ہوتا ہے۔خواتین اور بچوں کے ساتھ زیادہ تر خواتین اساتذہ ہی رابطے میں رہتی ہیں اور ان کے مسائل کے متعلق آفیسرز کو آگاہ کرتی ہیں۔مزید برآں محکمہ سماجی بہبود نے 2007 کو ایک خاتون آفیسر کی تعیناتی دارالامان میں کی تھی جو 2008 کو استعفیٰ دے گئی، بحالت مجبوری اور ضلع رحیم یار خان میں کوئی خاتون آفیسر کے نہ ہونے کی وجہ سے دارالامان کا اضافی چارج ایک مرد آفیسر کو دیا گیا ہے تاکہ خواتین اور بچوں کے لئے سہولیات کی فراہمی میں کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے۔

(و) جی ہاں محکمہ کی اولین کوشش ہے کہ خاتون آفیسر / سٹاف کی تعیناتی کو ممکن بنایا جاسکے۔

ضلع فیصل آباد-چک نمبر 388 گ۔ب میں کمیونٹی سنٹر کا قیام

*7124: جناب وسیم قادر: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں کتنے کمیونٹی سنٹرز ہیں یہ کہاں کہاں واقع ہیں ان کی تعداد اور تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا حکومت چک نمبر 388 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں کمیونٹی سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں چار کمیونٹی سنٹر ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1- کمیونٹی سنٹر چک نمبر 136 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد
2- کمیونٹی سنٹر چک نمبر 174 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد
3- کمیونٹی سنٹر چک نمبر 221 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد
4- کمیونٹی سنٹر کانیاں ریسٹ ہاؤس تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد

(ب) فی الحال حکومت کی طرف سے ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

ضلع گجرات، محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین کے اداروں کی تفصیلات

*7282: میاں طارق محمود: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع گجرات میں اس وقت محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین کے کون کون سے ادارے کام کر رہے ہیں اور ان اداروں میں خواتین کی کتنی تعداد ہے؟

(ب) کیا ڈنگہ شہر میں بھی خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کوئی ادارہ ہے اگر نہیں تو حکومت بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین کے تحت دو ادارے کام کر رہے ہیں:۔

1- ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)
سیال کالونی جلالپور جٹاں روڈ گجرات
تعداد خواتین 450

2- شیلٹر ہوم (دارالامان)
A 84-83 مرغزار کالونی نزد پانی والی ٹینکی، گجرات
تعداد خواتین 17

(ب) ڈنگہ شہر میں محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین کا کوئی ادارہ نہ ہے۔

ضلع سیالکوٹ، این جی اوز کے تحت چلنے والے انڈسٹریل ہومز کی تفصیلات

*7288: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں این جی اوز کے تحت چلنے والے انڈسٹریل ہومز میں کام کرنے والی انڈسٹریل ٹیچرز کو محکمہ کی طرف سے -/500روپے ماہانہ اعزازیہ بھی دیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ این جی اوز کو ان اساتذہ کے اعزازیہ کا چیک جاری کیا جاتا ہے؟

(ج) ضلع سیالکوٹ میں کتنی این جی اوز کے اساتذہ کو یہ اعزازیہ دیا جا رہا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں این جی اوز کے تحت چلنے والے انڈسٹریل ہومز میں کام کرنے والی انڈسٹریل ٹیچر کو محکمہ کی طرف سے -/500روپے ماہانہ اعزازیہ کا چیک جاری کیا جاتا ہے-

(ب) ہاں! یہ بھی درست ہے کہ متعلقہ این جی اوز کو ان اساتذہ کے اعزازیہ کا چیک جاری کیا جاتا ہے-

(ج) ضلع سیالکوٹ میں 38 این جی اوز کے اساتذہ کو یہ اعزازیہ دیا جا رہا ہے فہرست تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے-

ضلع سیالکوٹ، فلاحی اداروں کی تفصیلات

*7291: محترمہ دیبا مرزا: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں اس وقت محکمہ کے کون کون سے فلاحی ادارے کام کر رہے ہیں؟

(ب) سال 08-2007 اور 09-2008 کے دوران ضلع سیالکوٹ میں محکمہ ھذا کو کتنی رقم موصول ہوئی؟

(ج) کتنی رقم کن کن فلاحی کاموں پر خرچ ہوئی؟

(د) کتنے فلاحی ادارے ہیں جن میں خواتین کو ٹیکنیکل تعلیم دی جاتی ہے؟

(ہ) ان فلاحی اداروں میں خواتین کو کس کس ہنر کی تعلیم دی جاتی ہے؟

(و) ان اداروں میں اس وقت کتنی خواتین داخل ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع سیالکوٹ اس وقت محکمہ سوشل ویلفیئر کے فلاحی ادارے دارالفلاح، صنعت زار، شیلٹر ہوم (دارالامان) اور ماڈل چلڈرن ہوم کام کر رہے ہیں۔

(ب) سال 2007-08 کو -/6544000 روپے اور سال 2008-09 میں مبلغ -/6557000 روپے محکمہ ہذا کو موصول ہوئے۔

(ج) مبلغ -/9918464 روپے خواتین کی فلاح و بہبود پر خرچ ہوئے۔

(د) صنعت زار میں خواتین کو ٹیکنیکل تعلیم دی جاتی ہے۔

(ہ) صنعت زار میں خواتین کو سلائی کڑھائی، نیٹنگ، کوکنگ، کمپیوٹر بیوٹیشن اور سلنگ جیسے ہنر سکھائے جاتے ہیں۔

(و) ان اداروں میں اس وقت 326 خواتین داخل ہیں۔

پنجاب میں گداگری کی لعنت کو ختم کرنے کے بارے میں تفصیلات

*7352: محترمہ ثمینہ خاور حیات: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب میں خصوصاً گداگری کا پیشہ عروج پر ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جونہی گاڑی ریڈ لائٹ پر کھڑی ہوتی ہے تو چھوٹے چھوٹے معصوم بچے اور بوڑھے مرد و خواتین لوگوں کی گاڑیوں پر ہلہ بول دیتے ہیں جس سے نہ صرف ٹریفک کے مسائل پیدا ہوتے ہیں بلکہ اکثر اوقات حادثات کا موجب بھی بنتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ پیشہ ور اور خطرناک لوگ، ان معصوم بچوں اور بوڑھے لوگوں کو اس پیشہ پر مجبور کرتے ہیں؟

(د) کیا حکومت گداگری کی لعنت کو ختم کرنے کے بارے میں کوئی پالیسی بنا رہی ہے، اگر ہاں تو اس پالیسی کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) یہ درست ہے کہ پنجاب بھر کے تمام اضلاع میں گداگروں کی کثیر تعداد موجود ہے۔

(ب) یہ بھی درست ہے کہ عموماً چوراہوں پر یہ گداگر بھیک مانگنے کے لئے موجود ہوتے ہیں، جس سے بعض اوقات ٹریفک کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

(ج) محکمہ سماجی بہبود کے پاس اس سلسلہ میں کوئی اطلاع نہ ہے تاہم محکمہ داخلہ سے اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کی جاسکتی ہیں۔

(د) محکمہ سماجی بہبود نے Punjab Vagrancy Act 1958 کے تحت گداگری کے خاتمے کے لئے ایک جامع منصوبہ بنایا اور اس سلسلہ میں محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات کو یہ منصوبہ سال 2009-10 کے دوران اس منصوبہ کے لئے فنڈز جاری نہ کئے گئے جس کی وجہ سے یہ منصوبہ فی الحال شروع نہ ہو سکا ہے۔تاہم امید کی جارہی ہے کہ آئندہ مالی سال کے دوران اس منصوبہ پر عمل درآمد کیا جائے گا۔

راولپنڈی، خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

*7381: صاحبزادی نرگس ظفر: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت راولپنڈی میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے اور کن پراجیکٹ پر کام ہو رہا ہے؟

(ب) بیت المال پنجاب جن ضرورت مند افراد کو مالی امداد فراہم کرتا ہے، ان کا معیار کیا ہے، اس حوالہ سے ممبران صوبائی اسمبلی کا کوئی کوٹا مختص ہے، اگر نہیں تو کیوں؟

(ج) حکومت راولپنڈی میں مزید کتنے دستکاری سکول بنانے اور سلائی مشینیں فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف)

1- ضلع راولپنڈی میں خواتین کے لئے دستکاری و دیگر ہنر سکھانے کے لئے ایک صنعت زار 07 منی صنعت زار اور 47 PWP سنٹر قائم ہیں۔

2- سلائی مرکز، اس میں خواتین کو دستکاری، لیدر ورک، کمپیوٹر ٹریننگ، پینٹنگ، آرٹ ورک، کوکنگ اور بیوٹیشن کی ٹریننگ دی جاتی ہے۔

3- دارالامان، اس میں مستحق، مظلوم و معاشرہ کی ستائی ہوئی خواتین کو رہائش، کھانا و ضروریات زندگی فراہم کیا جاتا ہے۔

4- دارالفلاح: اس میں بیوہ، طلاق یافتہ اور مستحق خواتین کے لئے رہائش، کھانا، ادویات، ضروریات زندگی فراہم کیا جاتا ہے۔

5- ون ونڈو کاؤنٹر برائے خواتین کا قیام عمل میں لایا جارہا ہے جو کہ ایک سنٹر صنعت زار اور ویک ویمن پولیس سٹیشن میں قائم کیا جائے گا جس میں عورتوں کی فلاح و بہبود، ٹریننگ اور قوانین سے آگاہی کے بارے میں ٹریننگ دی جائے گی۔

6- Gender سپورٹ یونٹ بھی خواتین کی بہبود کے لئے کام کر رہا ہے۔

(ب) پنجاب بیت المال ضرورت مند، بے وسیلہ، بیوہ، یتیم، نادار، مریض معذور، بوڑھے، غریب طلباء، غریب بچیوں کی شادی، علاج معالجہ اور غیر سرکاری فلاحی تنظیموں کی امداد کرتا ہے۔ ممبران صوبائی اسمبلی کا کوئی کوٹا مختص نہ ہے۔

(ج) ضلعی حکومت نے خواتین کو دستکاری سکھانے کے لئے 22لاکھ سلائی مشینیں سوشل ویلفیئر کے دستکاری مراکز میں سال07-2006میں تقسیم کی ہیں۔یہ گرانٹ گریپ (Gender Reform Action Plan) کی طرف سے دی گئی تھیں۔مزید فنڈز کی دستیابی پر خواتین کو فلاح و بہبود کے لئے سلائی مشینیں تقسیم کی جائیں گی۔

ضلع لاہور۔شیلٹر ہومز کی تفصیلات

*7401: محترمہ نگہت ناصر شیخ: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع لاہور میں جنوری تا جولائی2010شیلٹر ہومز میں کل کتنی خواتین کو داخل کیا گیا؟

(ب) ضلع لاہور کے شیلٹر ہومز میں کل کتنی خواتین کو سال2009کے دوران ہنر مند بنایا گیا؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع لاہور میں جنوری تا جولائی2010شیلٹر ہومز میں کل519خواتین کو داخل کیا گیا۔

(ب) ضلع لاہور کے شیلٹر ہومز میں سال2009کے دوران کل367خواتین نے مختلف ہنر سیکھے۔

ضلع راولپنڈی، دستکاری سکولز سے متعلقہ تفصیلات

*7440: جناب محمد شفیق خان: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین کے ضلع راولپنڈی میں قائم دستکاری سکولز کی مکمل تفصیل مع ایڈریس بیان کی جائے ان دستکاری سکولز میں خواتین کو کس کس دستکاری اور ہنر مندی کی

تعلیم دی جاتی ہے ان سکولز میں دستیاب سہولیات، سٹاف اور خواتین کی تعداد بیان کی جائے؟

(ب) گھریلو صنعت سازی کے شعبے میں خواتین کے لئے کیا کیا منصوبے ہیں اور ان منصوبہ جات پر عملدرآمد کے لئے حکومت آئندہ کیا نئے اقدامات اٹھانا چاہتی ہے؟

(ج) ضلع ہذا میں خواتین کے دستکاری سکولز کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے اور کون کونسی خواتین آفیسرز کس کس پوسٹ پر کام کر رہی ہیں ان کے نام، ایڈریس اور مکمل کوائف مع تعیناتی کا عرصہ تفصیلاً بیان فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام صرف ایک ادارہ صنعت زار کے نام سے کام کر رہا ہے تاہم NGOs کے اشتراک سے ضلع میں کل 47 دستکاری سکولز کام کر رہے ہیں۔ان دستکاری سکولز میں محکمہ صرف ٹیچر کو ماہانہ -/500 روپے اعزازیہ دیتا ہے جبکہ باقی تمام مالی اور انتظامی امور کی نگرانی متعلقہ NGO کی ہوتی ہے۔ان دستکاری سکولز کی مکمل تفصیل تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔دستکاری سکولوں میں خواتین کو سلائی، کڑھائی کی تربیت دی جاتی ہے۔اس وقت ان سکولز میں تقریباً 2000 خواتین زیر تربیت ہیں اور ہر سکول میں ایک دستکاری ٹیچر موجود ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود صرف خواتین کو مختلف فنون میں تربیت کے مواقع فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر کام کر کے معاشی طور پر خود کفیل ہو سکیں۔اس لئے محکمہ اپنے ضلع پر موجود صنعت زاروں کی نہ صرف استعداد کار بڑھانے کے لئے اقدامات کر رہا ہے بلکہ ان صنعت زاروں کو تحصیل کی سطح پر بڑھانے کا بھی ارادہ رکھتا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ان دستکاری سکولز میں صرف ایک دستکاری ٹیچر تعینات کی جاتی ہے جو کہ اس سکول کو چلانے والی NGO کی ملازم ہوتی ہے۔

پنجاب میں بے گھر خواتین کے لئے دارالامانوں کی تفصیلات

*7451: میاں نصیر احمد: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں بے گھر خواتین کے لئے حکومت کے ماتحت کام کرنے والے کل کتنے دارالامان موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ جو بے گھر خواتین سرکاری دارالامان میں نہیں جا سکتیں وہ پرائیویٹ اداروں کے بنائے ہوئے دارالامانوں میں جانے پر مجبور ہوتی ہیں؟

(ج) کیاان پرائیویٹ اداروں کے دارالامانوں کا ریکارڈ حکومت پنجاب مرتب کرتی ہے؟

(د) پرائیویٹ اداروں کے دارالامان کس criteria کے تحت کام کر رہے ہیں اور وہ کس طرح بے گھر خواتین کے ریکارڈ سے حکومت پنجاب کو رپورٹ کرتے ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام تشدد کا شکار خواتین کو تحفظ فراہم کرنے کے لئے کل 35 دارالامان کام کر رہے ہیں جو کہ تمام ضلعی ہیڈ کوارٹرز پر قائم ہیں جبکہ ضلع ننکانہ صاحب میں ابھی تک دارالامان قائم نہ کیا گیا ہے۔

(ب) صوبہ بھر میں کوئی ضلع ایسا نہ ہے کہ جس میں کوئی خاتون تحفظ کے لئے داخلہ کی درخواست دے اور اس کو داخلہ نہ دیا جائے تاہم ضلع لاہور میں دو دارالامان NGO,s کے تعاون سے کام کر رہے ہیں جن میں خواتین اپنی مرضی سے جاتی ہیں۔

(ج) پرائیویٹ دارالامان مختلف NGO,s نے قائم کئے ہیں تاہم کیونکہ صوبہ میں دارالامان کی رجسٹریشن کے لئے کوئی قانون نہ ہے لہذا ان دارالامانوں کا ریکارڈ حکومت کی جانب سے مرتب نہیں کیا جاتا۔

(د) پرائیویٹ دارالامان صرف خواتین کی فلاح کے لئے کام کر رہے ہیں تاہم یہ دارالامان حکومت کو رپورٹ نہیں کرتے۔

لاہور۔ادارہ جات کی تفصیلات

*7486: ڈاکٹر فائزہ اصغر: کیا وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) لاہور میں خواتین کی بہبود کے لئے محکمہ کے زیر کنٹرول کام کرنے والے ادارہ جات کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) کیا خواتین کی ویلفیئر اور بے روزگاری کو کم کرنے کے لئے کوئی منصوبہ جات زیر غور ہیں، ان کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سماجی بہبود و ترقی خواتین (جناب کامران مائیکل):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام خواتین کی بہبود کے لئے کل پانچ ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

1- صنعت زار:

اس میں خواتین کو مختلف فنون میں تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

2- دارالامان:

تشدد کا شکار خواتین کو عارضی تحفظ فراہم کرنے کا ادارہ۔

3- کاشانہ:

غریب اور نادار بچیوں کو رہائش، کھانا پینا اور تعلیم کی سہولیات کا ادارہ۔

4- قصر بہبود خواتین:

خواتین کو مختلف ہنر سکھانے کے ساتھ ساتھ ورکنگ ویمن کی رہائش اور ان کے بچوں کے لئے Day Care کی سہولیات۔

5- دارالفلاح: بیوہ عورتوں اور ان کے بچوں کی فلاح کا ادارہ

(ب) محکمہ سماجی بہبود صرف خواتین کو مختلف فنون میں تربیت کے مواقع فراہم کرتا ہے تاکہ وہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر کام کر کے معاشی طور پر خود کفیل ہو سکیں۔اس لئے محکمہ اپنے ضلع پر موجود صنعت زاروں کی نہ صرف استعداد کار بڑھانے کے لئے اقدامات کر رہا ہے بلکہ ان صنعت زاروں کو تحصیل کی سطح پر بڑھانے کا بھی ارادہ رکھتا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ آمنہ الفت صاحبہ!

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج سے ایک سال قبل شازیہ نامی بچی کا قتل ہو گیا تھا۔ وہ بچی ایک وکیل کے ہاں کام کر رہی تھی اور وہاں اس کا قتل ہوا تھا۔ اس وقت میڈیا میں بھی بہت شور اٹھا تھا تو خادم اعلیٰ صاحب اور حکومت پنجاب نے وعدہ کیا تھا کہ اس کے لواحقین کو legal aid بھی فراہم کی جائے گی اور مالی امداد بھی کی جائے گی۔

جناب والا!آج ایک سال بعد وہ وکیل جو کہ صاحب حیثیت اور اثر ورسوخ والے بھی ہیں۔ وہ اس وقت کھلے عام پھر رہے ہیں۔ میرا اس موقع پر یہ سوال ہے کہ ایک سال بعد ان کا کیا status ہے؟ وہ جو کھلے عام پھر رہے ہیں، کیا ان کو بری کر دیا گیا ہے یا ضمانت پر رہا ہیں اور ان کے خلاف کیا کارروائی ہوئی ہے؟ اگر آج اس کے خلاف action نہیں لیا گیا تو اس قسم کی دوسری وارداتیں لگاتار ہوتی رہیں گی۔ معصوم بچیاں گھروں میں کام کرتی ہیں ان کے ماں باپ تھوڑے سے پیسوں کی خاطر اپنے بچوں کو دوسروں کے گھروں میں ملازم رکھوا دیتے ہیں۔ اگر آج وہ مجرم کھلے عام پھر رہا ہے تو وہ کیوں پھر رہا ہے؟

جناب سپیکر: کیا آپ کا یہ سوال تحریری ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میرا سوال تحریری نہیں ہے۔ آج اجلاس ختم ہو رہا ہے اس لئے میں نے یہ پوچھا ہے کہ ایک سال بعد ان وکیل صاحب کا کیا status ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! جب آپ تحریری طور پر کچھ لائیں گی تو پھر ہی جواب آئے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترمہ نے جس واقعہ اور جس مقدمہ کی جانب توجہ مبذول کرائی ہے تو اس میں offhand تو میرے علم میں یہی بات ہے کہ وہ وکیل جن کے خلاف یہ الزام تھا وہ اس مقدمے میں چالان ہوئے تھے اور ان کا مقدمہ عدالت میں پیش کر دیا گیا تھا بعد ازاں وہ ہائی کورٹ سے ضمانت پر رہا ہوئے تھے۔ اس وقت وہ مقدمہ عدالت میں pending ہے۔ اس کا وہاں پر جو status ہے وہ معلوم کرنے کے بعد ہی کچھ بتایا جا سکتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ کوئی سوال، توجہ دلاؤ نوٹس یا کوئی تحریک دیں۔ جی، کرنل صاحب!

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے آپ کو مبارکباد دیتا ہوں کہ چند دنوں سے آپ یہ ہاؤس مقررہ وقت پر چلا رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ بڑی خوش آئند بات ہے۔

جناب سپیکر: میں نہیں چلا رہا بلکہ آپ تشریف لا رہے ہیں۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! امید ہے کہ یہ اسی طرح چلتا جائے گا۔ میں چند دنوں سے چاہ رہا تھا کہ اسمبلی کے manners, etiquettes and decorum پر بات کروں۔ یہاں چند دن پہلے گیلری میں students بیٹھے تھے، اس وقت نوانی صاحب نے بھی point out کیا تھا۔ ہماری اسمبلی میں چند دن سے جو کارروائی ہو رہی ہے، شور ہے، rules violate ہو رہے ہیں،

decorum نہیں ہے، etiquettes نہیں ہیں اور manners نہیں ہیں۔آپ کو point کیا جارہا ہے، آپ کو "تم" کہا جارہا ہے جبکہ آپ اس ہاؤس کے Custodian ہیں لیکن آپ سے شور اور زور سے بات کی جارہی ہے۔آپ حکم دیتے ہیں تو کوئی آپ کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا۔اس طرح پوری قوم اور پورے پنجاب میں بڑا negative impression جارہا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں، ایسی بات نہیں ہے۔آپ کی بڑی مہربانی۔

کرنل (ریٹائرڈ) شجاع خانزادہ: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہاں پر اپنے لوگوں کے نمائندے ہیں۔ہم یہاں پر لوگوں کو جو impression دیتے ہیں وہ بڑا positive ہونا چاہئے کہ یہ اسمبلی ان کے interest میں چل رہی ہے۔اگر ہم آپس میں لڑائی کرنا شروع کر دیں اور اسمبلی کے etiquettes کو adhere نہیں کرتے تو پھر ہم نے کدھر جانا ہے۔یہ impression جو students لے کر گئے ہیں وہ بڑا negative impression ہے۔میں کافی students کو مل چکا ہوں وہ مجھے کہہ رہے تھے کہ اگر آپ کی اسمبلی کا یہی حال ہے اور اس طرح وہ چلتی ہے تو پھر پنجاب کا اللہ ہی حافظ ہے۔میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہماری rules کی کتابیں ہیں، آئین کی کتابیں ہیں اور privileges کی کتابیں ہیں اگر ہم کوئی اس قسم کی کتاب frame کر لیں جس میں اس طرح کی proceeding ہونی چاہئے اس کے rules, etiquettes and decorum ہم publish کریں۔اس کے بعد ہر ممبر اس پر عمل کرے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہمارا ہاؤس بڑے اچھے طریقے سے چلے گا۔

جناب سپیکر: آپ نے جو بات کی ہے مجھے بھی افسوس ہوا تھا کہ جب میں نے اس واقعہ کو دیکھا۔یہ صرف ان students ہی نے نہیں بلکہ ساری قوم نے دیکھا ہے، تمام channels آپ کی کارروائی مکمل طور پر دکھاتے ہیں۔آپ جو کرتے ہیں وہ دکھاتے ہیں۔میرے خیال میں آپ سب کو خود ہی اس چیز کا notice لینا چاہئے۔میں تو ہر روز آپ کو یہ بات کہتا ہوں کہ اپنی عزت کرانا آپ خود سیکھیں۔اگر آپ خود ایک دوسرے کی عزت نہیں کریں گے تو پھر آپ کی عزت بھی معاشرے میں کوئی نہیں کرے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت و امور نوجواناں (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!

لاہور ائرپورٹ پر نوجوان رپورٹر پر پولیس کا تشدد

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت وامور نوجواناں (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): شکریہ۔جناب سپیکر! میں دو روز پہلے رونما ہونے والے ایک واقعہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ آج ہماری خوش قسمتی ہے کہ پولیس افسران کی ایک تعداد سرکاری افسران کی گیلری میں موجود ہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ حسین افتخار ایک نوجوان رپورٹر ہے جو باہر سے تعلیم حاصل کر کے آیا ہے جس کو پاکستان کے اندر serve کرنے کا شوق تھا وہ بڑی بڑی پیشکشیں ٹھکرانے کے بعد پاکستان میں میڈیا کی خدمت کا شوق لے کر آیا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پرسوں لاہور ائرپورٹ پر اس نوجوان رپورٹر کو پنجاب پولیس نے بے دردی سے مارا اور اس پر بے تحاشا لاٹھیاں برسائی گئیں۔ میں آپ کو یہ ضرور بتانا چاہوں گی کہ حسین افتخار ایک سینئر صحافی افتخار احمد کے صاحبزادے ہیں۔اس کو اتنی بری طرح سے مارا گیا کہ اس کا کندھا dislocate ہو گیا اور اسے ہسپتال میں treatment بھی دیا گیا۔ میں صرف یہ جاننا چاہتی ہوں کہ جب ہم اپوزیشن کے بنچوں پر بیٹھا کرتے تھے تو رانا ثناء اللہ صاحب ہمارے استاد ہوا کرتے تھے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اب شاید تھوڑا سا priorities میں فرق آ گیا ہے۔اس وقت وہاں بیٹھ کر ہم بھی یہ بات کرتے تھے اور رانا صاحب بھی یہ بات کرتے تھے کہ صرف پولیس کا بجٹ بڑھا دینے سے کیا پولیس کی کارکردگی میں فرق آئے گا؟ مجھے صرف یہ جاننا ہے کہ پنجاب پولیس کی لاٹھیاں طلباء کو بھی پڑتی ہیں، ڈاکٹروں کو بھی پڑتی ہیں، اساتذہ کو بھی پڑتی ہیں، صحافیوں کو بھی پڑتی ہیں اور مجھے تو یہ بھی بعید نہیں ہے کہ شاید وہ دن بھی آ جائے کہ سیاسی کا ممبر بھی ان کی زد سے محفوظ نہ رہ سکیں۔اس پر ہم ایک commitment لے کر آئے تھے اور ایک change کی بات کی گئی تھی۔آپ یہ بتائیں کہ پولیس کا کیا culture change ہوا ہے؟ کیا پولیس ملازمین کی psychology change ہوئی ہے؟ آج بھی پولیس جس کو چاہتی ہے اسے زدوکوب کرتی ہے۔ رانا صاحب جس طرح پچھلے پانچ سال فرمایا کرتے تھے میں آج بھی ان سے جاننا چاہوں گی کہ وہ جو کہتے تھے کیا آج وہ سچ ثابت نہیں ہو رہا؟ میں جب وہاں بیٹھا کرتی تھی تو رانا صاحب کی تقریر سن کر میں سوچتی تھی کہ جب رانا ثناء اللہ صاحب جیسے لوگوں کو اس ملک اور صوبے میں حکمرانی کا موقع ملے گا یا پولیس کے محکمے کو takeover کریں گے تو بڑا dramatic change آئے گا اور پولیس کی کارکردگی بہتر ہو گی۔ رانا صاحب فلاسفی کی بات کیا کرتے تھے لیکن مجھے افسوس ہے کہ آج ہم اسی ٹھپے پر ٹھپا لگا رہے ہیں۔ پولیس کی کارکردگی بالکل zero ہے۔آج میں یہ

کہوں گی کہ گورنر سلمان تاثیر کے قتل کے بعد شاید پولیس والوں کے حوصلے اور بڑھ گئے ہیں اور وہ کسی کو کہیں بھی گولی مار سکتے ہیں۔اس پر action لینے کی ضرورت ہے۔ میری گزارش یہ ہو گی کہ کوئی ایک دن پولیس کی کارکردگی پر بحث کے لئے رکھا جائے تاکہ ہم اس پر کوئی لائحہ عمل تیار کر سکیں صرف بجٹ اور مراعات دینے سے پولیس کی کارکردگی بہتر نہیں ہو گی۔پولیس کی کارکردگی بالکل zero ہے، یہ بالکل نکمے ہیں اور میں سمجھتی ہوں کہ پنجاب حکومت کی پولیس نے معاشرہ کے ہر طبقے کے اوپر لاٹھیاں برسائی ہیں جو ناقابل برداشت ہے۔

جناب سپیکر: آپ نے جو نشاندہی کی ہے۔وہ پوچھتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت و امور نوجواناں (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! پرسوں طلباء پر بھی لاٹھیاں برسائی گئی ہیں اور صحافیوں پر بھی برسائی گئی ہیں۔اس طرح یہ کیا message دینا چاہ رہے ہیں، یہ پنجاب کیسے چلے گا،اس پر مجھے جواب چاہئے کہ پنجاب پولیس کی کارکردگی کیا ہے اور ان کی psychology اور mentality کو change کرنے کے لئے ہم کیا کر رہے ہیں؟

(اس مرحلہ پر تمام صحافی پریس گیلری سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جس واقعہ کی نشاندہی کی ہے۔ حسین افتخار واقعی سینئر صحافی افتخار احمد جو جیو سے منسلک ہیں ان کے بیٹے ہیں۔ وہ اپنی پیشہ ورانہ خدمات کے سلسلے میں ائرپورٹ پر موجود تھے۔ وہاں پر جو پولیس اہلکار ڈیوٹی پر موجود تھے ان کے ساتھ ان کا کوئی جھگڑا ہوا جس پر وہاں موجود کانسٹیبل نے ان کو دھکا دیا تو وہ زمین پر گرے اور ان کا کندھا dislocate ہو گیا۔اس واقعہ کا جب مجھے علم ہوا تو میں نے خود سروسز ہسپتال جا کر چھوٹے بھائی کی خبر گیری کی، اُس کا علاج معالجہ اور وہاں پر جو medical help کی ضرورت تھی وہ بہم پہنچائی۔ CCPO لاہور سے میری بات ہوئی تو انہوں نے SP rank کے آدمی کو اُسی وقت انکوائری کے لئے لگا دیا کیونکہ اُس وقت یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ اُس کانسٹیبل کا نام کیا ہے جس نے اُس کو دھکا دیا ہے۔ یہ ہفتے کی شام کی بات ہے تو اُس وقت CCPO صاحب کا کہنا تھا کہ ہم Monday تک اس انکوائری کو مکمل کر لیں گے اور جو بھی اس کا ذمہ دار ہوا اُس کے خلاف ضابطے کے مطابق کارروائی کریں گے۔

جناب سپیکر! جہاں تک پولیس کی کارکردگی کا معاملہ ہے تو معزز ہاؤس میں متعدد بار پولیس کی کارکردگی پر بحث ہوئی ہے اور تمام تر صورتحال اس معزز ہاؤس کے سامنے رکھی گئی ہے۔اس میں کوئی

شک نہیں کہ پولیس کی کارکردگی میں improvement کی بہت گنجائش ہے جس مقصد کے لئے میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ اُن کے لئے training programmes کا اجراء کیا گیا ہے اور اُن کے حالاتِ کار کو بہتر بنایا گیا ہے۔ اس وقت دہشت گردی کا بہت بڑا آسیب اس ملک کو درپیش ہے اور پولیس کے نوجوانوں نے ہی دہشت گردی کو counter کرتے ہوئے گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں۔ میرے خیال میں تقریباً 265 کے قریب پولیس جوانوں نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا اور شہادت قبول کی ہے۔ اسی طرح محرم کے عشرے میں پولیس فورس نے ہی دس دن تک جس عمدہ طریقے اور dedication کے ساتھ اپنی duty کو نبھایا میں سمجھتا ہوں کہ اس کی سب نے تعریف کی تھی۔ کچھ لوگ ضرور ایسے ہیں جن کی کارکردگی قابل سزا ہے اُن کو سزا ملنی چاہئے لیکن جن لوگوں کی کارکردگی اچھی ہے میں سمجھتا ہوں کہ اُن کو appreciate بھی کرنا چاہئے تاکہ پولیس فورس میں تعدیل کا عمل بھی جاری رہے اور ساتھ ساتھ اُن کی تعریف بھی ہو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس واقعہ میں اکیلا کانسٹیبل ہی ذمہ دار ہے اور اسے قطعی طور پر کوئی ایسی آشیر باد حاصل نہیں تھی۔ میں اس معزز ایوان اور محترمہ کو بھی یقین دلاتا ہوں کہ انکوائری کے بعد اُس کے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت و امورِ نوجواناں (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب سے اس ملک میں ڈیموکریسی آئی ہے کیا اِن تین سالوں میں پنجاب پولیس کی طرف سے یہ پہلا واقعہ ہوا ہے، کیا ڈاکٹروں پر ڈنڈے نہیں برسائے گئے، کیا اساتذہ پر ڈنڈے نہیں برسائے گئے اور کیا پرسوں جب طلباء باہر احتجاج کر رہے تھے اُن پر ڈنڈے نہیں برسائے گئے؟ میں mentality اور اُس پالیسی کی بات کر رہی ہوں کہ پنجاب پولیس کو یہ اختیار کس نے دیا ہے کہ وہ جس پر چاہتی ہے اُس پر ڈنڈے برسانا شروع کر دیتی ہے اس میں ایک پالیسی کی بات کی جانی چاہئے اور میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جو پیشہ ورانہ فرائض سرانجام دیتے ہوئے پُرامن احتجاج کریں کیا اُن پر ڈنڈے برسانا ٹھیک ہے؟

جناب سپیکر: رانا صاحب! آپ ذرا ہدایت فرمائیں کہ اس قسم کے واقعات نہیں ہونے چاہئیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں سب ہی معزز ممبران بیٹھے ہیں۔ میں ایک واقعہ معزز ایوان کے سامنے رکھتا ہوں کہ آج سے کوئی پندرہ بیس دن پہلے students جو ہمارے بیٹے اور بھائی ہیں انہوں نے یہاں پر protest کیا۔ ہم نے محکمہ کو general instructions دی ہوئی ہیں کہ یہ جمہوری دَور ہے اور ہر کسی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اپنے مطالبے کے

لئے پُرامن احتجاج کر سکیں۔ اب اجازت پُرامن احتجاج کی ہے لیکن جب احتجاج پُرامن حدود کو cross کرے گا تو پھر پولیس کو law enforce کرنا پڑے گا۔ اُس دن students کو پُرامن احتجاج کی اجازت تھی لیکن وہ اسمبلی کے بالکل قریب بیرئرز تک پہنچ گئے جہاں ہم گاڑی سے اُتر کر آگے آتے ہیں مگر پولیس نے اُن کو بالکل نہیں روکا۔ یہ بات بھی آپ کے notice میں ہے کہ جب students نے وہاں سے تجاوز کیا تو اُس وقت بھی پولیس نے law enforce نہیں کیا جس کی بنیاد پر وہاں پر تعینات افسران کے خلاف action بھی لیا گیا اور students اسمبلی کی بلڈنگ میں داخل ہو گئے۔ جب وہ اُس مرحلہ سے گزر کر آگے آئے تب law کو enforce کیا گیا بلکہ students نے یہاں آکر ممبران کی گاڑیاں توڑیں اور کافی نقصان بھی کیا۔ اس صورتحال میں اگر کسی student کے خلاف تجاوز ہوا یا law enforcement میں کسی کو کوئی چوٹ آئی تو دونوں طرح سے یہ ایک mix صورتحال ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ دونوں چیزوں کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، بہت مہربانی۔

محترمہ فوزیہ بہرام: پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کیا کرتی ہیں؟ مجھے بات کرنے دیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! کیا میں پوائنٹ آف آرڈر پر بات نہ کروں؟

جناب سپیکر: نہیں، میں آپ کو ایسے پوائنٹ آف آرڈر نہیں دوں گا۔ کیا آپ میری بات بھی نہیں سن رہیں؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آخر وجہ کیا ہے؟

جناب سپیکر: مجھے بات کرنے دیں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ مجھے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: میں دیکھتا ہوں، پہلے آپ میری بات سنیں۔

محترمہ آمنہ الفت: آپ ہمیشہ مجھے پوائنٹ آف آرڈر نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: محترمہ! دیکھیں، آپ تیسری مرتبہ یہ بات کر رہی ہیں۔ یہ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: چلیں، بعد میں مجھے ضرور ٹائم دیجئے گا۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! اس قسم کے واقعات کو دہرایا نہ جائے اور آپ کو اس کا خصوصی notice لینا چاہئے کیونکہ جس طرح آپ اپنی ڈیوٹی کرتے ہیں، پولیس اپنی ڈیوٹی کرتی ہے اسی طرح صحافی حضرات بھی اپنی ڈیوٹی دیتے ہیں۔ ایسے معاملات کی طرف ذرا خصوصی توجہ دی جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے ثقافت و امورِ نوجواناں (محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری): جناب سپیکر! میں یہ نشاندہی کرنا چاہتی ہوں کہ پریس گیلری سے میڈیا والے واک آؤٹ کر گئے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں آپ کی observation کو fully endorse کرتا ہوں اور اپنے صحافی بھائیوں کو جو پریس گیلری کے ممبران ہیں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ اس واقعہ میں جو بھی اہلکار ملوث ہوا اُس کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی اور اس سلسلے میں گورنمنٹ کی بڑی واضح پالیسی ہے۔ اسی وجہ سے اس چیز کو دکھانے یا ثابت کرنے کے لئے جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ جب مجھے معلوم ہوا تو وزیر اعلیٰ صاحب کی ہدایت پر میں اُسی وقت ہسپتال گیا، صحافی کے بیٹے کی خبر گیری کی اور انہیں یقین دہانی کرائی کہ اس معاملے میں جو بھی ذمہ دار ہو گا اُس کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ اس سلسلے میں general instructions پہلے بھی دی گئی ہیں اور آئندہ بھی اس بات کو دہرایا جائے گا کہ ہمارے صحافی بھائی کسی بھی event خواہ ائرپورٹ، جلوس یا کسی بھی جگہ پر جب وہ اپنی پیشہ ورانہ ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہوں تو اُن کو اُن کی پیشہ ورانہ ڈیوٹی سرانجام دینے میں سہولت دینی چاہئے نہ کہ اُن کے لئے کوئی رکاوٹ پیدا ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر خزانہ تنویر اشرف کائرہ صاحب اور ملک ندیم کامران صاحب صحافی بھائیوں کو منا کر لائیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر بہت اہم ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں لاء منسٹر صاحب کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہ کہوں گی کہ تین چار دن سے تحصیل چوآسیدن شاہ ضلع چکوال میں قتل و غارت گری کا بازار گرم ہے۔ دکانیں لوٹی جا رہی ہیں، بہت سے لوگ قتل اور بہت سے لوگ زخمی ہو گئے ہیں۔ متعلقہ SHO کی malafide intention کو جانچتے ہوئے DPO نے اُس کو suspend کر دیا ہے لیکن ہمارے ضلع چکوال میں بہت

سے SHOs ایسے ہیں جو مقامی ہیں اور مقامی لوگ politics اور برادری ازم میں involve ہو جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ اسے in writing لے کر آئیں۔

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میں verbally کہہ رہی ہوں کیونکہ مجھے اس کی ابھی اطلاع ملی ہے اس لئے میں اس موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہنا چاہتی ہوں کہ اس میں سارا قصور ہمارے ضلع کے SHOs کا ہے۔ وہاں چوآ سیدن شاہ میں پٹھان صدیوں سے آباد ہیں جو وہاں کے پیدائشی ہیں اور وہ مقامی پاکستانی پٹھان ہیں۔ اب اِسے پٹھانوں پنجابیوں اور شیعہ سُنی کی لڑائی نہ بنایا جائے بلکہ مہربانی فرما کر ہمارے ضلع سے تعلق رکھنے والے SHOs کو باہر ٹرانسفر کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، رانا صاحب کے notice میں آپ کی بات آ گئی ہے۔ پلیز تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! میری بات کا جواب تو آنے دیں۔

جناب سپیکر: جی، ابھی آتا ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! میں انتہائی ادب اور احترام کے ساتھ کہوں گی کہ آپ Custodian of the House ہیں اگر آپ ڈانٹ بھی لیتے ہیں تو مجھے بُرا نہیں لگتا۔ آپ کا یہ حق ہے کہ مجھے روک سکتے ہیں لیکن جب میں نے کوئی ضروری بات کرنی ہوتی ہے تو آپ ٹائم نہیں دیتے۔

جناب سپیکر: نہیں، میں ڈانٹتا نہیں ہوں بلکہ مجھے ڈانٹنے کی کیا ضرورت ہے؟

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ اُسی وقت یہ بات کرتے ہیں جب میں نے کوئی ضروری بات کرنی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں، یہ عزت اور احترام آپ سب کا ہے میرے اکیلے کا نہیں ہے۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب سپیکر! آپ ہم سب کے سپیکر ہیں اور ہم سب آپ کا بے حد احترام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی مہربانی ہے۔

محترمہ آمنہ الفت:آپ ہاؤس کو بڑا اچھالے کر چل رہے ہیں۔

جناب سپیکر:آپ پوائنٹ آف آرڈر پر اپنی بات کریں۔

محترمہ آمنہ الفت:جناب سپیکر!میری گزارش یہ تھی کہ جن students کا وزیر قانون صاحب نے ذکر کیا ہے وہ پُرامن احتجاج کر رہے تھے۔آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ایسی صورتحال میں جب حکومت معاملات کو خراب کرنا چاہتی ہے تو اشتعال پیدا کرنے کے بھی سو طریقے ہوتے ہیں۔Students میں اشتعال اس طرح پیدا کیا گیا کہ سفید کپڑوں میں ملبوس لوگوں نے اُن پر ڈنڈے برسائے جس کے نتیجے میں انہوں نے اشتعال میں آکر دنگا فساد کیا۔اس قسم کے واقعات سے اس قسم کے واقعات میں بچوں کو مار کر ان کے ساتھ زیادتی کی گئی۔ہم بھی اسمبلی میں بیٹھے ہیں اور ہمارے بارے میں کہا جا رہا ہے کہ ہم نے یہاں پر باتیں کی ہیں جو کہ میڈیا پر آ گئی ہیں۔۔۔

جناب سپیکر:محترمہ!تشریف رکھیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات:پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

محترمہ ثمینہ خاور حیات:جناب سپیکر!آپ نے محترمہ آمنہ الفت کو پوائنٹ آف آرڈر پر floor دیا ہوا ہے لیکن ابھی ان کی بات مکمل نہیں ہوئی اور آپ نے انہیں بیٹھ جانے کا حکم دے دیا ہے۔آپ انہیں بات تو مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر:.How it is possible while one is speaking میں نے آپ کی بات سن لی ہے اس لئے آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ آمنہ الفت:جناب سپیکر!ہم یہاں پر لڑنے نہیں آتے لیکن جب کوئی ہمارے ساتھ زیادتی کرے گا،کوئی غلط الفاظ استعمال کرے گا اور ہماری leadership پر بات کرے گا تو اس پر protest کرنا ہمارا حق ہے۔جب وہاں سے چھیڑ خانی ہو گی تو ہم اشتعال میں آئیں گے۔

جناب سپیکر:آپ کا پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟

محترمہ آمنہ الفت:جناب سپیکر!جو باتیں کی جا رہی ہیں میں انہی کا جواب دے رہی ہوں اور میں کوئی بات اپنے پاس سے نہیں کر رہی۔میڈیا کے لوگوں پر لاٹھی چارج،بچوں پر لاٹھی چارج اور ایوان میں ممبران کے ساتھ بدزبانی کا طریق کار غلط ہے جسے ہم condemn کرتے ہیں اور ہم اسے پسند نہیں

کرتے کیونکہ ہم یہاں پر کام کرنے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ ہم مثبت سیاست کر رہے ہیں اور مثبت کام کرنا چاہتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

شیخ علاؤالدین: شکریہ۔ جناب سپیکر! اسمبلی کے باہر کوٹ لکھپت سبزی و فروٹ منڈی کے کچھ لوگ مظاہرہ کر رہے ہیں۔ میری آپ سے درخواست ہے کہ منسٹر اور اس ایوان کے کچھ لوگوں کو ان کی بات سننے کے لئے بھجوائیں کیونکہ وہ جس قسم کی نعرے بازی کر رہے ہیں وہ اچھی نہیں لگتی۔ میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ انہیں بلا کر ان کی بات سن لی جائے۔

جناب سپیکر: میڈیا کے لوگوں کو منانے کے لئے منسٹر صاحبان گئے ہیں۔ وہ آتے ہیں تو ہم اس مقصد کے لئے کسی منسٹر کی ڈیوٹی لگائیں گے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کامران مائیکل صاحب تشریف فرما ہیں۔

جناب سپیکر: سبزی و فروٹ منڈی کے احتجاج کرنے والے آڑھتیوں کی بات سننے کے لئے وزیر اقلیتی امور جناب کامران مائیکل صاحب، شیخ علاؤالدین اور جناب اعجاز احمد خان صاحب جائیں۔

میاں محمد رفیق: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اسمبلی کے باہر آڑھتی حضرات احتجاج کر رہے ہیں تو میری یہ گزارش ہے کہ ان کی بات سنی جائے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کی بات سن لی ہے اور اس مقصد کے لئے لوگوں کی ڈیوٹی بھی لگا دی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب اعجاز احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب اعجاز احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! Protest کے نام پر مال روڈ پر ٹریفک کی بندش کا مسئلہ گھمبیر ہوتا جا رہا ہے۔ موجودہ حکومت پُرامن احتجاج کو encourage کرتی ہے لیکن مٹھی بھر لوگ آ

کر آئے روز ٹریفک بند کرتے ہیں اور دوپہر کے وقت ٹریفک دو دو گھنٹے بند رہتی ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ اس احتجاج کو discipline میں لانے کی ضرورت ہے اور میں نے ٹریفک بند ہونے کی وجہ سے کئی لوگوں کو خود سڑکوں پر مرتے ہوئے دیکھا ہے۔ سکول کے بچے چھٹی کے بعد اپنے گھروں کو نہیں جا سکتے۔ایک دن احتجاج کے دوران مجھے سول سیکرٹریٹ سے اسمبلی آنے تک اڑھائی گھنٹے لگ گئے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! مجھے بات مکمل کرنے دیں۔

جناب سپیکر: بات ہو تو گئی ہے اور آپ کیا چاہتے ہیں؟

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! پرامن احتجاج ہونا چاہئے لیکن میں اس کے لئے تجویز دینا چاہتا ہوں۔ گزارش یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی کے بالکل سامنے سڑک کے کنارے جگہ کو احتجاج کے لئے declare کیا جائے تاکہ آئے روز ٹریفک کی بندش نہ ہو کیونکہ اس سے تاجروں کو بھی نقصان ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: آپ انتظامیہ کے ساتھ بیٹھ کر اس معاملے کو حل کروائیں۔

جناب اعجاز احمد خان: جناب سپیکر! مال روڈ کے تاجروں نے اس چوک میں آکر احتجاج کیا تھا کہ ہمارا کیا قصور ہے؟ ہم روزگار کے لئے آتے ہیں اور روزانہ ٹریفک بند رہتی ہے۔آپ نے ان کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ ہم اس کے لئے انتظامات کریں گے۔ میری یہ گزارش ہے کہ پولیس کو ہدایات دی جائیں اور آج یہاں آپ کی طرف سے direction دی جائے کہ ٹریفک بند نہیں ہونی چاہئے اور احتجاج پرامن ہونا چاہئے تاکہ ٹریفک رواں دواں رہے۔

محترمہ شمیلہ اسلم: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

(اس مرحلہ پر کوٹ لکھپت سبزی وفروٹ منڈی کے آڑھتیوں کے ساتھ
مذاکرات کے لئے صوبائی وزیر اقلیتی امور جناب کامران مائیکل، شیخ علاؤالدین
اور جناب اعجاز احمد خان ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

محترمہ شمیلہ اسلم: شکریہ۔ جناب سپیکر! Punjab Examination Board کے زیراہتمام یکم فروری 2011 سے 12 فروری 2011 تک پرائمری اور مڈل کے امتحانات منعقد ہو رہے ہیں اور date sheet کے مطابق ایک دن میں دو دو پیپر لئے جا رہے ہیں جو کہ بچوں کے ساتھ سراسر زیادتی

ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر ممکن ہو سکے تو صبح کے وقت پرائمری اور دوسرے time مڈل کا پیپر لے لیا جائے جس سے بچوں کو proper تیاری کا موقع مل جائے گا۔ آپ محکمہ تعلیم اور Punjab Examination Board کو ہدایات جاری کریں کہ وہ فوری طور پر اس date sheet میں تبدیلی کرے۔ شکریہ

توجہ دلاؤنوٹس

جناب سپیکر: وہ بچوں کی date sheet میں ردوبدل چاہتے ہیں? How is it possible

اب ہم توجہ دلاؤنوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤنوٹس نمبر 631 ملک محمد عباس راں صاحب کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

ملتان، ڈکیتی کے دوران شہری کی ہلاکت کی تفصیلات

ملک محمد عباس راں: شکریہ۔ جناب سپیکر! کیا وزیراعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ نذر حسین ولد چراغ رہائشی چاہ جھنڈیراں والہ تھانہ بدھلہ سنت (ملتان) کو دوران ڈکیتی قتل کر دیا گیا اور اس سے موبائل فون اور نقدی چھین لی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کا مقدمہ تھانہ بدھلہ سنت میں ایف آئی آر نمبر 79/10 بجرم 302/397 ت، پ درج ہوا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مدعی کی درخواست پر ایک ملزم گرفتار ہوا ہے اور دوسرا ملزم مدعی کے اصرار کے باوجود پولیس گرفتار نہ کر رہی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مفرور ملزم سے ابھی تک کسی بھی تفتیشی افسر نے قانون/قاعدہ کے تحت انکوائری بھی نہ کی ہے جبکہ یہ سر عام اس علاقہ میں گھوم پھر رہا ہے؟

(ہ) حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ آج جب میں اسمبلی اجلاس میں شرکت کے لئے لاہور آ رہا تھا تو مجھے مدعی کی طرف سے فون پر بتایا گیا کہ ہمارا ایک ملزم گرفتار کر لیا ہے اور باقی کی گرفتاری کے لئے پولیس نے وقت مانگا ہے کہ حقائق پر تفتیش کریں گے اور مقدمے کو یکسو کریں گے۔

جناب سپیکر: لاء منسٹر صاحب! میرا خیال ہے کہ انہوں نے جواب خود ہی دے دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اس توجہ دلاؤنوٹس کے سلسلے میں یہاں آنے والے پولیس آفیسر کی ملک عباس راں صاحب سے بات ہوئی ہے۔ملک صاحب فی الحال اس case کی progress سے مطمئن ہیں اور ان کا اندیشہ یہی ہے کہ اس میں لاپروائی اور slackness نہ ہو۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہ progress اسی طرح سے جاری رہے گی اور میں نے اس سلسلے میں باقاعدہ direction بھی دے دی ہے کہ اس case کو جلد حقائق پر investigate کر کے یکسو کیا جائے اور چالان عدالت میں پیش کیا جائے۔اگر محرک کسی بھی مرحلے پر اس میں کوئی کمی محسوس کریں تو یہ میرے notice میں دوبارہ لائیں تو اسے اچھے طریقے سے expedite کرا دیا جائے گا۔

ملک محمد عباس راں: جناب سپیکر!میں وزیر قانون کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔اگر کسی مرحلے پر کوئی کمی محسوس ہوئی تو میں ان سے رابطہ کر لوں گا۔

جناب سپیکر: اگلا توجہ دلاؤنوٹس 634 محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ کا ہے۔جی، محترمہ!

لاہور، اچھرہ سنٹر میں جیولرز کی دکان سے ڈیڑھ کروڑ روپے مالیت سونے کی چوری کی تفصیلات

محترمہ خدیجہ عمر: شکریہ۔جناب سپیکر!کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ایک مؤقر اخبار کی خبر مورخہ 11-01-18 کے مطابق لاہور اچھرہ سنٹر میں نامعلوم افراد حمزہ جیولرز کی دکان سے ڈیڑھ کروڑ مالیت کا سونا و دیگر سامان چوری کر کے لے گئے؟

(ب) کیا متعلقہ پولیس نے مذکورہ واقعہ کی ایف آئی آر کا اندراج کر لیا ہے؟

(ج) مذکورہ case میں آج تک جو پیش رفت ہوئی ہے اس کی مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!جواب اس طرح سے ہے کہ

(الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ اچھرہ سنٹر لاہور میں حمزہ جیولرز کی دکان سے نقد زنی کی واردات ہوئی ہے جس کی مالیت تقریباً 73 لاکھ روپے ہے۔

(ب) یہ درست ہے۔متعلقہ پولیس نے اس وقوعہ کے متعلق مقدمہ نمبر 26 مورخہ 17-1-2011 بجرم 457/380 ت پ تھانہ اچھرہ درج رجسٹرڈ کر دیا ہے۔

(ج) مقدمہ کی تفتیش بذریعہ شہباز احمد سب انسپکٹر انوسٹی گیشن تھانہ اچھرہ عمل میں لائی جا رہی ہے۔دوران تفتیش ملاحظہ موقع کے دوران یہ بات سامنے آئی ہے کہ یہ واردات شٹر دکان کے تالے کو چابی سے کھول کر کی گئی ہے۔ دکان کے اندر سیف الماریوں میں جہاں زیورات رکھے ہوئے تھے ان تالوں کو بھی چابی سے کھولا گیا ہے۔واردات کے بعد اسی طرح شٹر کو باہر سے چابی کے ساتھ بند کر دیا گیا۔مدعی مقدمہ جب دکان بند کر کے گیا تو دکان میں لگے ہوئے ویڈیو کیمرے بند کر کے گیا۔ بازار کے بند ہوتے ہی چوکیدار اپنی ڈیوٹی پر آ جاتا ہے جو صبح بازار کھلنے تک اپنی ڈیوٹی پر موجود رہتا ہے۔ بروز وقوعہ ڈیوٹی پر معمور چوکیدار نے بتایا کہ اس کی ڈیوٹی کے دوران کسی نے دکان کے تالے نہ کھولے ہیں۔

جناب سپیکر!اس میں progress ہوئی ہے لیکن سر دست اس کو پبلک کرنا مناسب نہیں ہے کیونکہ اس مقدمہ کے حالات doubtful ہیں۔ جونہی پولیس کسی نتیجہ پر پہنچتی ہے تو ان ملزمان کو گرفتار کر کے چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ملک ندیم کامران صاحب!

وزیر زکوٰۃ و عشر (ملک ندیم کامران): جناب سپیکر!آپ کے حکم پر میں اور تنویر اشرف کائرہ صاحب گئے تھے۔ پریس کے تمام معزز ممبران نے کہا ہے کہ یہ روزانہ کے واقعات ہو رہے ہیں اس کے سد باب کے لئے وہ surety مانگنا چاہتے ہیں جو ہم نے اُن کو آپ کے توسط سے دے دی ہے اور وہ ابھی انشاء اللہ تعالیٰ اپنا بائیکاٹ بھی ختم کر دیں گے۔ رانا صاحب سے وہ surety مانگ رہے ہیں کہ وہ اس سلسلہ میں ایک کمیٹی بنا دیں۔ان کے president اور سیکرٹری آ رہے ہیں۔ کمیٹی ان کے ساتھ بیٹھ کر کل کے issue پر بھی اور اس سے پیشتر جو واقعات ہوئے ہیں ان کو بھی دیکھ لے۔ وہ آئندہ کے سد باب کے لئے بھی چاہتے ہیں کہ کوئی ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے کہ بار بار ایسی چیزیں نہ ہوں تاکہ ماحول خراب نہ ہو۔ میری رانا صاحب سے بھی گزارش ہے کہ اپنے business کے بعد یہ فوری طور پر ان کو ٹائم دیں۔ان کے president آ رہے ہیں ان کے ساتھ بیٹھ کر تین رکنی کمیٹی بات کرے گی اور لائحہ عمل تیار کر لے گی۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔اگر وہ اندر آ جائیں تو بہتر ہے اور ہم ان کا استقبال کریں گے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! ہماری ایک کمیٹی already موجود ہے جو ہاؤس اور گیلری کے معزز عہدیداران پر مشتمل ہے۔ اگر وہ مناسب سمجھیں تو اسی کمیٹی میں بھی ان معاملات کو لے آئیں اور اگر وہ علیحدہ چاہتے ہیں تو آپ کمیٹی بنا دیں اس میں کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، وہ کمیٹی موجود ہے۔ محترمہ نے ابھی چکوال کے بارے میں بات کی ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ فوزیہ بہرام: جناب سپیکر! چکوال میں قتل و غارت گری ہو رہی ہے، وہاں اس قدر problems ہیں، دکانیں لوٹی جا رہی ہیں، پانچ لوگ قتل ہو گئے اور سینکڑوں زخمی ہو گئے۔ ڈی پی او آر کی وجہ سے ایس ایچ او suspend ہو گیا۔ یہ سارے چکوال میں ہی لگے ہوئے ہیں، آپ مقامی ایس ایچ اوز کو کیوں تبدیل نہیں کرتے؟

(اس مرحلہ پر تمام صحافی واک آؤٹ ختم کر کے پریس گیلری میں واپس تشریف لے آئے)

جناب سپیکر: ہم اپنے صحافی بھائیوں کو واپس آنے پر خوش آمدید کہتے ہیں۔ جی، لاء منسٹر

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے محترمہ کی بات سن لی ہے لیکن یہ معاملہ میرے نوٹس میں نہیں ہے۔ ابھی میں یہاں سے فارغ ہو کر معلوم کر لیتا ہوں اور بے شک یہ محترمہ بھی میرے آفس میں تشریف لے آئیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ اب تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسئ صدارت پر متمکن ہوئے)

محترمہ نگہت ناصر شیخ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ نگہت ناصر شیخ: شکریہ۔ جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں آپ کو یہاں بیٹھنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں ایک اہم مسئلہ کی طرف توجہ دلانا چاہتی ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ یہ مسئلہ اتنا اہم ہے کہ اگر اس پر ابھی کچھ نہ کیا گیا تو آگے چل کر یہ ہمارے لئے بہت بڑے مسائل پیدا کر دے گا۔ روزنامہ "نوائے وقت" کی خبر کے مطابق کچھ روز پہلے جی سی یونیورسٹی میں fund raising کا ایک پروگرام منعقد کیا گیا۔ جس میں فلمسٹار دیدار کو بلایا گیا۔ اس پروگرام میں نہ صرف سٹوڈنٹس بلکہ پروفیسر صاحبان

بھی ساری رات ڈانس کرتے رہے ہیں۔ جی سی یونیورسٹی کا ایک نام ہے اور ہمارے تعلیمی اداروں میں یہ سب کچھ زیب نہیں دیتا۔ جی سی یونیورسٹی کا نام صرف لاہور، پنجاب اور پاکستان میں ہی نہیں بلکہ اس کا نام پورے ایشیاء میں ہے۔ اس کے علاوہ بھی ہمیں اس چیز پر پوری توجہ دینی چاہئے اور اس چیز کو روکنا چاہئے۔ کیونکہ ہمارے تعلیمی اداروں میں اس طرح کی سرگرمیاں ایک معمول بن چکی ہیں کہ fund raising کے نام پر انڈین گانوں پر ڈانس وغیرہ ہوتا ہے۔ بہت سی طالبات نے اس پر اعتراض کیا اور اس خبر کے مطابق طلباء نے فلمسٹار دیدار کو بلانے پر بھی اعتراض کیا تھا جن کی بات انتظامیہ نے نہیں سنی۔ اس کے خلاف آپ کارروائی کا حکم دیں تاکہ دوسرے تعلیمی اداروں کو بھی اس سے سابق حاصل ہو۔ شکریہ

ڈاکٹر سامیہ امجد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد: شکریہ۔ جناب سپیکر! اس لاہور میں ہمارے نوجوانوں کو جو one wheeling کی ایک لت پڑی ہے اس کے بارے میں ایک افسوسناک خبر یہ ہے کہ ابھی تھوڑی دیر پہلے فیصل ٹاؤن میں ایک بچہ one wheeling کرتا ہوا گاڑی سے ٹکرا گیا اور اس کی جان چلی گئی۔ وہ شخص جس کی گاڑی تھی وہ تو بھاگ گیا لیکن اس کی گاڑی کو آگ لگا دی گئی اور وہاں ایک protest کا سلسلہ چل پڑا۔ اپیل یہ کرنی ہے کہ ویڈیو اور انٹرنیٹ کے ذریعے بچے daring قسم کی سپورٹس میں جانا چاہتے ہیں تو میری suggestion یہ ہے کہ ان کے لئے ایک جگہ specify کر دی جائے۔ تاکہ عام سڑکیں جو ان حادثات سے متاثر ہو رہی ہیں وہ محفوظ رہیں گی۔ ان بچوں کو ویسے تو arrest کرنے کا کوئی انتظام نہیں کیا گیا یا کسی لاء کے under نہیں لیا گیا لیکن ان کے لئے ایک safe environment اپنی sports activates کے لئے اس بجٹ میں ہی شامل کر لیں۔ چونکہ لاء موجود نہیں ہے اور آپ یقین کریں کہ گاڑی چلانا میرے جیسے اور بزدل قسم کے ڈرائیوروں کے لئے بھی بڑا مشکل ہو گیا ہے۔ آپ دیکھیں کہ اس طرح کے واقعات ہر روز رونما ہو رہے ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، حمیرا اویس شاہد!

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کی توجہ اس مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ پرسوں گوالمنڈی میں ایک واقعہ ہوا ہے۔ ایک شازیہ نام کی لڑکی پر بہن کا رشتہ نہ دینے اور

میکے سے پیسے نہ لانے پر جس قسم کا تشدد کیا گیا کہ اس کے ہونٹ کاٹ دیئے گئے اور اس کی ہڈیاں توڑ دی گئیں۔ جب میں نے عورتوں کے تشدد کے خلاف Resolution پیش کی تھی تو تب میرے بہت سارے بھائی یہاں ایوان میں کھڑے ہو گئے تھے اور کہا تھا کہ تشویشناک نہیں ہے۔ میں پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس سے زیادہ اور کیا تشویش ناک ہو گا؟ میں لاء منسٹر صاحب سے بھی پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس بچی کے ساتھ زیادتی اور ظلم ہوا ہے اس پر حکومت نے کیا کیا ہے؟

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب اکٹھا ہی respond کر دیں گے اور میں کارروائی کو بھی آگے بڑھا لوں۔ اب تحریک استحقاق نمبر 5 میاں شفیع محمد کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اور ان کی کوئی application بھی نہیں آئی لہذا یہ dispose of کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تحاریک التوائے کار لی جاتی ہیں۔ سب سے پہلی تحریک التوائے کار نمبر 915/2010 محترمہ ثمینہ خاور حیات کی ہے۔ یہ آج تک کے لئے pending کی گئی تھی۔ جی، لاء منسٹر!

پنجاب پولیس کے تعمیر و مرمت کے منصوبوں میں کروڑوں روپے خُورد بُرد ہونے کا انکشاف

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب اس معاملہ کی نشاندہی میڈیا میں ہوئی تو اس کے بعد اس کی انکوائری (D.G (Anti corruption کو mark کی گئی، D.G (Anti corruption) اس سلسلے میں انکوائری کر رہے ہیں، ابھی یہ معاملہ conclude نہیں ہوا اور in progress ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ ثمینہ خاور حیات!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! مجھے بہت خوشی ہوئی ہے کہ جس مسئلہ کو میں نے اسمبلی floor پر لا کر اجاگر کیا، فوراً اس پر Anti corruption نے initiative لیا ہے۔ چونکہ "دنیا نیوز" کی رپورٹ پر

میں یہ دیکھ چکی ہوں تو انشاء اللہ تعالیٰ اس پر جو فیصلہ آئے گا اچھا ہو گا اور جو انہوں نے جواب دیا ہے میں اس سے agree کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ یہ dispose of کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 981/10 محترمہ سیمل کامران، سیدہ ماجدہ زیدی، محترمہ قمر عامر چودھری کی طرف سے ہے۔ یہ بھی آج تک کے لئے pending کی گئی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا جواب میرے پاس موجود نہیں ہے۔ اس کو آپ next session تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ بھی اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 2/2011 میاں طارق محمود صاحب کی ہے۔ یہ بھی آج کے لئے pending کی گئی تھی۔

حلقہ پی پی۔113 ڈنگہ (گجرات) میں محکمہ کی ملی بھگت سے اراضی کا جعلی انتقال

(۔۔۔جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کا کافی لمبا جواب ہے اس میں کچھ چیزیں ایسی ہیں جو انکوائری طلب ہیں۔ تو میں یہ چاہوں گا کہ اگر mover اس کو دیکھ لے اور اس کے بعد پھر وہ جیسا کہیں گے کریں گے کہ اگر اس کو pending کروانا ہے تو pending کروائیں ورنہ اس کو پھر dispose of کروادیں۔ اسی دوران mover اس کے جواب کو دیکھ لے تو پھر ان کی guidance کے مطابق اسے آگے بڑھائیں گے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! کیونکہ بڑا ضروری issue ہے تو ٹھیک ہے میں اس کو دیکھ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اس جواب کو پڑھ لیں اور پھر پڑھ کر بتایئے گا تو اب اس کو next session تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے نمبر 04/11 محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ یہ بھی next session تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 05/11 بھی محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی ہے تو یہ بھی next session تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 23/11 سیدہ بشریٰ نواز گردیزی، سیدہ ماجدہ زیدی صاحبہ نے پیش کی تھی۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ یہ بھی اگلے session تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ ثمینہ خاور حیات،

سیدہ ماجدہ زیدی، سیمل کامران، حمیرا اویس شاہد کی تحریک التوائے کار نمبر 45/11 یہ بھی pending کی گئی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بھی اگلے session تک کے لئے pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ بھی اگلے session تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 46/11 چودھری ظہیر الدین خان، چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ ثمینہ خاور حیات اور محترمہ سیمل کامران کی طرف پیش کی گئی تھی اور یہ بھی آج تک کے لئے pending تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو بھی اگلے session کے لئے pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ بھی اگلے session تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 51/11 محترمہ حمیرا اویس شاہد اور جناب محمد محسن خان لغاری کی طرف پیش کی گئی ہے۔

محکمہ پی ڈبلیو ڈی ساہیوال کے ملازمین تنخواہیں نہ ملنے کی وجہ سے شدید مالی مشکلات کا شکار

(۔۔۔جاری)

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! میری پہلے بھی درخواست یہی تھی اور اب بھی یہی ہے کہ مہربانی کر کے اس کو کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے۔ ہم صرف آپ کو یہ policy develop کر کے دینا چاہتے ہیں اور ہم enforce نہیں کر رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ذرا اس پر رانا صاحب کی بات سن لیں تو اس کے بعد پھر۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس میں محترمہ حمیرا اویس شاہد صاحبہ اور جناب محمد محسن خان لغاری صاحب کی دونوں سیکرٹری صاحبان یعنی سیکرٹری فنانس اور سیکرٹری ایگریکلچر سے میرے آفس میں میٹنگ ہوئی تھی اور انہوں نے اس پر ایک دوسرے کو اپنے views دیئے تو اس discussion کے نتیجے میں ڈیپارٹمنٹ نے ایک جواب دیا ہے تو میری یہ گزارش ہو گی کہ یہ دونوں

صاحبان اس جواب کو دیکھ لیں،اس کے بعد اس کو discuss کر لیں پھر اس کے مطابق طریق کار اختیار کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مناسب بات یہ ہے کہ آپ اس کو پڑھ لیں اور اس کو next session تک کے لئے pending کر لیتے ہیں تو پھر آپ اس کو پڑھ کر respond کر دیں۔

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ تحریک التوائے کار نمبر 52/11 محترمہ آمنہ الفت، سیدہ ماجدہ زیدی، سیدہ بشریٰ نواز گردیزی کی ہے۔ جی، رانا صاحب یہ بھی آج تک کے لئے pending کی گئی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو بھی pending فرما دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ بھی اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 63/11 محترمہ زوبیہ رباب ملک صاحبہ کی ہے۔ موجود نہیں ہیں؟ یہ dispose of کی جاتی ہے۔ تحریک التوائے کار نمبر 66/11 ڈاکٹر فائزہ اصغر، ڈاکٹر سامیہ امجد، محترمہ ثمینہ خاور حیات، محترمہ سیمل کامران۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیمل صاحبہ! آپ کی دو تحاریک پیش ہو چکی ہیں تو کوئی اور پیش کر دے۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! کون سی دو پیش ہو چکی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ابھی دو تحاریک پیچھے آئی ہیں۔

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! وہ تو پہلے پیش ہو کر pending ہوئی تھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

ستوکتلہ لاہور میں ڈکیتیوں میں اضافے سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپرس" مورخہ 13۔جنوری 2011 کی خبر کے مطابق لاہور کے علاقہ ستوکتلہ میں روزانہ کی بنیاد پر ڈکیتیاں ہو رہی ہیں۔ ڈکیتیوں کی خبر میں کوئی دن ایسا نہیں ہوتا کہ وہاں ڈکیتی کی واردات نہ

ہوئی اور اس علاقے میں ہاؤسنگ سوسائٹیوں سے دن کے وقت بھی گھروں سے نکلنا دشوار ہو گیا ہے، اس صورتحال سے شہری بلبلا اٹھے ہیں۔ گزشتہ روز بھی ایک شخص اقبال پر ڈاکوؤں نے سر عام تشدد کیا اور اسلحہ کے زور پر نقدی اور موبائل فون چھین لیا۔ پولیس کو بروقت اطلاع بھی دی گئی لیکن حسب دستور پولیس دیر سے پہنچی۔ علاقہ کے مکینوں نے اس پر شدید احتجاج کیا ہے اور وہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ ڈکیتی میں ملوث ملزمان کی گرفتاری کی جائے اور ڈکیت گینگ جو وہاں سرگرم ہے اس کو ختم کرنے کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں۔ اس خبر سے عوام میں اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو بھی next session تک pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو بھی اگلے اجلاس تک pending کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد تحریک التوائے کار نمبر 67/11 ہے یہ تحریک محترمہ خدیجہ عمر، آمنہ الفت، محترمہ ثمینہ خاور حیات اور ڈاکٹر سامیہ امجد کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔

شرقپور (شیخوپورہ) میں سیوریج اور واٹر سپلائی کا پانی مکس ہونے سے شہری پیٹ کی بیماریوں میں مبتلا

محترمہ آمنہ الفت: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جناح" مورخہ 13۔جنوری 2011 کی خبر کے مطابق شرقپور میں سیوریج اور واٹر سپلائی سسٹم اچانک ناکارہ ہو گیا اور لوگ دھڑا دھڑ بیماریوں کا شکار ہو گئے ہیں۔ پینے کے پانی میں گٹروں کا پانی شامل ہو رہا ہے اور علاقے کے مکین پیچش، ہیپاٹائٹس اور پیٹ کی دوسری خطرناک امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں۔ شہریوں نے متعلقہ حکام سے اپیل کی ہے کہ واٹر سپلائی اور سیوریج کے نظام کو فوری طور پر ٹھیک کروایا جائے اور عوام کو بے موت مرنے سے بچایا جائے۔ عوام میں لامحالہ اس صورتحال سے شدید غم اور غصہ پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس کو بھی اگلے اجلاس تک pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ بھی اگلے اجلاس تک pending کی جاتی ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 68/11 ہے۔ یہ تحریک محترمہ قمر عامر چودھری، محترمہ زوبیہ رباب ملک، محترمہ حمیرا اویس شاہد اور سیدہ ماجدہ زیدی کی طرف سے پیش کی گئی۔

پی سی ایس آئی آر سوسائٹی کی انتظامیہ کی کرپشن کا انکشاف

محترمہ حمیرا اویس شاہد: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "اساس" مورخہ 13۔جنوری 2011 کی خبر کے مطابق (PCSIR) فیز ٹو میں انتظامیہ کی کرپشن عروج پر پہنچ گئی ہے۔ حال ہی میں انتظامیہ نے کمرشل پلاٹوں کو رہائشی قرار دے کر اُونے پُونے داموں پر فروخت کر دیا۔ اس کے علاوہ بجلی، گیس، سیوریج اور پانی کی سکیموں میں بھی لوٹ کھسوٹ کی گئی ہے۔ انتظامیہ کی بدعنوانیوں کا منظر عام پر آنے پر سوسائٹی کے رہائشیوں نے کوآپریٹو سوسائٹی کے افسران سے مطالبہ بھی کیا لیکن ایسا لگتا ہے کہ وہ بھی اس غیر قانونی کام میں کسی نہ کسی طرح شامل ہیں۔ سوسائٹی کے ممبران اور مکینوں نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت (PCSIR) سوسائٹی کی انتظامیہ کی بدعنوانیوں کا نوٹس لے اور فوری کارروائی کرے۔ اس سے عوام میں شدید ردعمل پایا جاتا ہے چونکہ معاملہ فوری عوامی اہمیت کا حامل ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ اس میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک کو بھی اگلے اجلاس تک pending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک التوائے کار بھی اگلے اجلاس تک pending کی جاتی ہے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 69/11 ہے۔ جی، محترمہ سیمل کامران!

نیشنل پروگرام برائے فیملی پلاننگ اینڈ پرائمری ہیلتھ کیئر کی ایل ایچ ویز کو تنخواہ کی عدم ادائیگی

محترمہ سیمل کامران: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 13۔جنوری 2011 کی خبر کے مطابق نیشنل پروگرام برائے فیملی پلاننگ اینڈ پرائمری ہیلتھ کیئر کی ناقص حکمت عملی نے پنجاب بھر کی 49ہزار 7سو لیڈی ہیلتھ ورکرز کو گزشتہ تین ماہ سے ماہانہ تنخواہوں سے محروم کر دیا گیا جس کے باعث لیڈی ہیلتھ ورکرز فاقہ کشی پر مجبور ہیں۔ متاثرین نے الزام عائد کیا ہے کہ متعلقہ افسران تنخواہوں کو اپنے اکاؤنٹ میں کئی ماہ جمع رکھ کر ان کا منافع کھا رہے ہیں اور ورکرز کو تین سے پانچ ماہ تک ماہانہ تنخواہوں کی ادائیگی نہیں کی جاتی۔ معلوم ہوا ہے کہ اب جو تنخواہ آئے گی وہ ایک ماہ کی ہو گی۔ جس اکاؤنٹ میں ورکرز کی تنخواہ آتی ہے وہ کسی کا ذاتی نہیں بلکہ سرکاری اکاؤنٹ ہونا چاہئے۔ اس خبر سے صوبہ بھر کی عوام اور متاثرین 49ہزار لیڈی ہیلتھ ورکرز میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک کو بھی اگلے اجلاس تک pendingفرمادیں

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار بھی next sessionتک pendingکی جاتی ہے۔ اب تحریک التوائے کار نمبر 11/76 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔

وزیر اعلیٰ کے صوابدیدی اختیارات کے تحت محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی میں سکیل 16، 17 کی اسامیوں پر ریٹائرڈ ملازمین کی بھرتی

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 13۔جنوری 2011 کی خبر کے مطابق پنجاب کے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی نے 193 اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کو کنٹریکٹ پر

بھرتی کرنے کے لئے وزیراعلیٰ پنجاب کو ایک سمری بھجوائی ہے۔ان اسامیوں میں گریڈ16اور گریڈ17 کے افسران شامل ہیں۔قواعد کے مطابق ان اسامیوں کو پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی پُر کیا جا سکتا ہے۔یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس حکومت نے برسراقتدار آتے ہی سابقا حکومت کے دور میں اہلیت کی بنیاد پر رکھے جانے والے اسسٹنٹ پراسیکیوٹرز کو یہ کہہ کر نکال دیا تھا کہ یہ تقرریاں قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کی گئیں اور یہ شفاف تقرریاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی ممکن ہیں۔اب انrules کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور وزیراعلیٰ کے صوابدیدی اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے گریڈ16اور گریڈ17 کی اسامیوں پر ریٹائرڈ سرکاری ملازمین کی بھرتی کا عمل شروع کیا جانے والا ہے۔اس خبر سے صوبہ کی عوام بالعموم اور پڑھے لکھے بے روزگار نوجوانوں میں شدید ہیجانی صورت پیدا ہو گئی ہے اور اس طرح ان پر میرٹ کے ذریعے نوکری حاصل کرنے کے دروازے بند کئے جا رہے ہیں۔ان کا مطالبہ ہے کہ مذکورہ اسامیاں پبلک سروس کمیشن کے ذریعے ہی پُر ہونی چاہیئں چونکہ معاملہ فوری عوامی اہمیت کا حامل ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!اس تحریک کو بھی اگلےsession تک کے لئےpending فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،یہ تحریک التوائے کار بھیnext session تک کے لئےpending کی جاتی ہے۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سردار خالد سلیم بھٹی: جناب سپیکر!میری تحریک التوائے کار نمبر 48/11بھیpending کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی،ٹھیک ہے وہpending کر دی جاتی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!میری تحاریک التوائے کار بھیpending کر دی جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب کی تحاریک التوائے کار بھیpending کر دی جاتی ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر!وہ تو آپ کی مہربانی ہے کہ آپ نے کر دی ہیں۔میری یہ چار تحاریک التوائے کار بہت مشکل سے آئی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ میں نے کہہ دیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! جو میرے لئے censor formula ہے خیر اب میں اس کی بات تو نہیں کرتا لیکن میں ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ، ابھی آپ تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: میری عرض سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، پہلے میری عرض سُن لیں۔ آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو ابھی floor دیتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے آپ کو ایک بات یاد کرانی ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ میں آپ کو ابھی floor دیتا ہوں۔ اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں آج کے ایجنڈے پر حسبِ ذیل کارروائی ہے۔

Conclusion of pre budget general discussion seeking proposals of the members for the budget 2011-12.

جس طرح آپ سب کو پتا ہے کہ وزیر خزانہ صاحب نے winding up speech کرنی ہے وہ اس پر ایک قرارداد پیش کرنا چاہتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر اگلا آئٹم قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب کے قاعدہ 133(a) کے تحت قرارداد ہے۔ وزیر خزانہ قرارداد پیش کریں۔

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں floor دے چکا ہوں، اس کے بعد میں آپ کو موقع دیتا ہوں۔ آپ ماشاءاللہ اتنے سینئر ہیں۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! منسٹر کی speech پر بھی پوائنٹ آف آرڈر ہو سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں۔ جی، شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: Sir! was under the impression کہ ابھی pre budget speeches ہوں لیکن آپ نے فرمادیا ہے کہ یہ wind up کر رہے ہیں۔ میں صرف ایک دو لفظ کہنا

چاہتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کو تعلیم، صحت ہر چیز میں نظر انداز کیا گیا ہے۔ پچھلے سال جو بجٹ allocate ہوا ہے وہ بھی آج تک release نہیں ہوا۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر خزانہ کی خدمت بھی یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پورے جنوبی پنجاب میں انگلش میڈیم سکول تو ہیں مگر انگلش میڈیم کالج نہیں ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جب students لاہور آتے ہیں تو یہ overcrowded ہو جاتا ہے اس طرح ہمیں تعلیم کے زیور سے بھی محروم رکھا جا رہا ہے۔ آپ کے سامنے ہے کہ کارڈیالوجی ہسپتال بھی ابھی کھلا ہے۔ میں یہ عرض کروں گا کہ جنوبی پنجاب کو نظر انداز نہ کیا جائے ورنہ محرومیاں ہی ہمیشہ نفرتوں کو جنم دیتی ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ جی، فنانس منسٹر صاحب!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آج آپ نے بجٹ پر بحث کے لئے دِن رکھا ہوا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سب کو پتا ہے کہ جس دِن winding up speech ہوتی ہے اس دِن صرف فنانس منسٹر کی speech ہوتی ہے۔ باقی ہم نے اس پر چار دِن مستقل بحث کرائی ہے اور even پانچ، چھ بجے تک بھی ہاؤس کو چلایا ہے تاکہ تمام ممبران کی بات ہو جائے۔ بجٹ میں بھی اور ہر جگہ یہ بات understood ہوتی ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ ایجنڈے کے مطابق فنانس منسٹر اپنی Resolution پیش کر لیں اس کے بعد اگر کوئی ممبر بات کرنا چاہیں تو آپ ان کو floor دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کے بعد اگر کوئی بات کرنا چاہے گا تو میں floor دے دوں گا۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! آپ درست فرما رہے ہیں مگر میری اس دِن Leader of the Opposition سے بات ہوئی تھی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ثمینہ صاحبہ! تشریف رکھیں۔ جی، فنانس منسٹر صاحب!

قرارداد

بجٹ2010-11 پر معزز ممبران کی تجاویز کو مدنظر رکھتے ہوئے ترقیاتی فنڈز کی منصفانہ تقسیم، مؤثر وشفاف استعمال اور غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی کا مطالبہ

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ بجٹ تجاویز برائے مالی سال 12-2011 مرتب کرتے وقت مندرجہ ذیل سفارشات مرتب کرتے وقت مندرجہ ذیل سفارشات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ تعلیم و صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی اور موجود نظام میں بہتری کی اصلاحات، زراعت کی ترقی و ترویج، ترقیاتی فنڈز کی منصفانہ تقسیم، توانائی کی کمی کو دور کرنے کے لئے منصوبوں کا قیام، خواتین کی بہبود کے لئے خصوصی پروگراموں کا اجراء، پسماندہ علاقوں کے لئے ترقیاتی فنڈز میں اضافہ، ترقیاتی منصوبوں کے لئے مختص رقوم کا مؤثر اور شفاف استعمال، regional disparity میں کمی کے لئے ترقیاتی فنڈز کی فراہمی، پولیس کی کارکردگی میں بہتری، عدالتی نظام میں اصلاحات، معزز ممبران کا ترقیاتی منصوبہ جات کی identification اور عملدرآمد میں مؤثر کردار، تعلیم وصحت میں مکمل شدہ منصوبوں کے لئے SNE کی منظوری اور مطلوبہ سٹاف کی فراہمی، سیلاب میں تباہ شدہ اضلاع میں infrastructure کی بحالی، سڑکوں اور نہری نظام میں بہتری اور تعمیر ومرمت کے لئے زیادہ فنڈز کی فراہمی، farm to market roads کے لئے رقوم کی فراہمی، پانچ بڑے شہروں میں پبلک ٹرانسپورٹ کی بہتری کے منصوبے، غریب کسانوں کے لئے کھاد اور بیج کی ارزاں نرخوں میں فراہمی، فنی شعبے میں نوجوانوں کے لئے تعلیم اور روزگار کے مواقع کی فراہمی، ترقیاتی سکیموں پر بروقت عملدرآمد کے لئے مؤثر نظام کا قیام، ٹیکسوں کی وصولی کے نظام میں اصلاحات، دانش سکولوں کی تعمیر کے ساتھ موجودہ تعلیمی نظام میں بہتری، مہنگائی اور افراطِ زر میں کمی، غربت میں کمی کے لئے مؤثر حکمت عملی، غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ بجٹ تجاویز برائے مالی سال 12-2011مرتب کرتے وقت مندرجہ ذیل سفارشات مرتب کرتے وقت مندرجہ ذیل سفارشات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے ۔ تعلیم و صحت کی بنیادی سہولیات کی فراہمی اور موجود نظام میں بہتری کی اصلاحات، زراعت کی ترقی و ترویج، ترقیاتی فنڈز کی منصفانہ تقسیم،توانائی کی کمی کو دور کرنے کے لئے منصوبوں کا قیام،خواتین کی بہبود کے لئے خصوصی پروگراموں کا اجراء،پسماندہ علاقوں کے لئے ترقیاتی فنڈز میں اضافہ،ترقیاتی منصوبوں کے لئے مختص رقوم کا مؤثر اور شفاف استعمال،regional disparity میں کمی کے لئے ترقیاتی فنڈز کی فراہمی،پولیس کی کارکردگی میں بہتری،عدالتی نظام میں اصلاحات،معزز ممبران کا ترقیاتی منصوبہ جات کی identification اور عملدرآمد میں مؤثر کردار، تعلیم وصحت میں مکمل شدہ منصوبوں کے لئے SNE کی منظوری اور مطلوبہ سٹاف کی فراہمی، سیلاب میں تباہ شدہ اضلاع میں infrastructure کی بحالی، سڑکوں اور نہری نظام میں بہتری اور تعمیر و مرمت کے لئے زیادہ فنڈز کی فراہمی، farm to market roads کے لئے رقوم کی فراہمی، پانچ بڑے شہروں میں پبلک ٹرانسپورٹ کی بہتری کے منصوبے، غریب کسانوں کے لئے کھاد اور بیج کی ارزاں نرخوں میں فراہمی،فنی شعبے میں نوجوانوں کے لئے تعلیم اور روزگار کے مواقع کی فراہمی، ترقیاتی سکیموں پر بروقت عملدرآمد کے لئے مؤثر نظام کا قیام،ٹیکسوں کی وصولی کے نظام میں اصلاحات، دانش سکولوں کی تعمیر کے ساتھ موجودہ تعلیمی نظام میں بہتری، مہنگائی اور افراطِ زر میں کمی، غربت میں کمی کے لئے مؤثر حکمت عملی، غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی۔"

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے،اب سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ بجٹ تجاویز برائے مالی سال 12-2011مرتب کرتے وقت مندرجہ ذیل سفارشات مرتب کرتے وقت مندرجہ ذیل سفارشات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے ۔ تعلیم و صحت کی بنیادی

سہولیات کی فراہمی اور موجود نظام میں بہتری کی اصلاحات، زراعت کی ترقی و ترویج، ترقیاتی فنڈز کی منصفانہ تقسیم،توانائی کی کمی کو دور کرنے کے لئے منصوبوں کا قیام، خواتین کی بہبود کے لئے خصوصی پروگراموں کا اجراء، پسماندہ علاقوں کے لئے ترقیاتی فنڈز میں اضافہ، ترقیاتی منصوبوں کے لئے مختص رقوم کا مؤثر اور شفاف استعمال، regional disparity میں کمی کے لئے ترقیاتی فنڈز کی فراہمی، پولیس کی کارکردگی میں بہتری، عدالتی نظام میں اصلاحات، معزز ممبران کا ترقیاتی منصوبہ جات کی identification اور عملدرآمد میں مؤثر کردار، تعلیم وصحت میں مکمل شدہ منصوبوں کے لئے SNE کی منظوری اور مطلوبہ سٹاف کی فراہمی، سیلاب میں تباہ شدہ اضلاع میں infrastructure کی بحالی، سڑکوں اور نہری نظام میں بہتری اور تعمیر ومرمت کے لئے زیادہ فنڈز کی فراہمی، farm to market roads کے لئے رقوم کی فراہمی، پانچ بڑے شہروں میں پبلک ٹرانسپورٹ کی بہتری کے منصوبے، غریب کسانوں کے لئے کھاد اور بیج کی ارزاں نرخوں میں فراہمی، فنی شعبے میں نوجوانوں کے لئے تعلیم اور روزگار کے مواقع کی فراہمی، ترقیاتی سکیموں پر بروقت عملدرآمد کے لئے مؤثر نظام کا قیام، ٹیکسوں کی وصولی کے نظام میں اصلاحات، دانش سکولوں کی تعمیر کے ساتھ موجودہ تعلیمی نظام میں بہتری، مہنگائی اور افراطِ زر میں کمی، غربت میں کمی کے لئے مؤثر حکمت عملی، غیر ترقیاتی اخراجات میں کمی۔"

(قرارداد منظور ہوئی)

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! ہمیں تو بات ہی کرنے نہیں دی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اب بول لیں۔ قرارداد کے اندر یہ بات بڑی clear ہے کہ اس کی مخالفت نہیں ہو سکتی، میں نے نام note کر لئے ہیں۔ پہلے لغاری صاحب بات کریں گے پھر ثمینہ صاحبہ، اس کے بعد شیخ علاؤالدین۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! اس پر میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! میری گزارش یہ تھی کہ اس میں بہت high ideals کی بات کی گئی ہے۔ میں تو بڑا کم عقل سا آدمی ہوں لیکن ہمارے ساتھ راناثناءاللہ خان صاحب نے ایک commitment کی تھی جن کو میں حکومت پنجاب کا spokesman سمجھتا ہوں۔ انہوں نے کہا تھا کہ کم از کم 35 فیصد development funds, Southern Punjab کے لئے رکھے جائیں گے۔ اگر ہم اس کو numeric میں کر دیتے، بڑے high ideals ہیں. I agree with him sir. These are the ideals and we should strive for. یہ تو بہت اونچی اونچی باتیں کی گئی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! ویسے میں ایک بات بتاؤں کہ آپ ہمیشہ بڑی اچھی بات کرتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب والا! اس میں محترم لغاری صاحب نے جو بات کی ہے بالکل درست ہے۔ میں ان کی خدمت میں یہ عرض کروں گا کہ اس سال یعنی 2007 تک جنوبی پنجاب کو total development budget 14 percent تک ملتا رہا ہے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! اب تو 2011 ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سن تو لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): آپ میری بات تو سن لیں۔ 11-2010 کا بجٹ 30۔ جون کو ختم ہو گا۔ اس کے متعلق لغاری صاحب figures note فرمالیں میں اس کی کاپی بھی آپ کو دے دوں گا۔ حکومت پنجاب نے اس مالی سال کے دوران وطن کارڈ کی مد میں 6 ہزار 92 ملین روپے یعنی 6۔ارب 92 کروڑ روپے جنوبی پنجاب میں خرچ کئے اور اس میں اس حصے کو شامل نہیں کیا جو کہ اسی قدر، یعنی 6۔ارب روپے وفاقی حکومت کی طرف سے تھا اور 12۔ارب روپے وہاں پر لوگوں کو دیا گیا۔ Agriculture package for flood affectees جو ہے وہ 971 ملین کا ہے جو relief package for flood affectees ہے وہ 921 ملین کا ہے۔ Funds provided for repair of damaged irrigation infrastructure یہ ایک ہزار 400 ملین روپے کا ہے یعنی ایک ارب 40 کروڑ روپے کا اور Funds provided for damaged roads infrastructure یہ پورے ایک ہزار ملین روپے یعنی ایک ارب روپے کا ہے۔ دانش سکول سسٹم رحیم یار خان، حاصل پور اور چشتیاں میں قائم کیا گیا ہے اس پر ایک ہزار 9 سو 20 ملین روپے خرچ کیا گیا

ہے اور اس کے علاوہ others جو ہیں وہ 324 ملین روپے ہے۔ اس کے علاوہ جو special development package تھا اس میں ongoing schemes پر 807 ملین روپے، new schemes پر 5 ہزار ملین یعنی 5۔ارب روپے۔large city package جو ہے وہ 440 ملین رحیم یار خان کے لئے اور intermediate city package تین ملین روپے کا ہے اور MNAs, MPAs package جو ہے وہ 2 ہزار 546 ملین روپے کا ہے اور اس کے علاوہ other A.D.P schemes جو ہیں وہ 13 ہزار 4 سو 56 یعنی 13۔ارب 45 کروڑ 60 لاکھ روپے کی سکیمیں ہیں اور جو total allocation ہوئی تھی وہ 52 ملین روپے کی ہے۔52۔ارب روپے کی total allocation ہوئی تھی جو total A.D.P کا 29 فیصد ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے بعض دوست، بھائی verify کئے بغیر ہی بات کر دیتے ہیں verified figures یہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ رکھا گیا، خرچ نہیں کیا گیا out of fifty two billion یعنی 52۔ارب میں سے پہلے چھ ماہ جو 31۔دسمبر تک کی figures ہیں ۔ 35 بلین روپے کا بجٹ تو release ہو چکا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

آپ اس کو verify کر سکتے ہیں اور اگر 6 ماہ میں thirty five billion rupees release ہوا ہے تو آپ خود اندازہ کر سکتے ہیں اور میں یہ figures on the floor of the House پیش کر رہا ہوں، آپ اس کو verify کر سکتے ہیں، یہ صورتحال ہے۔ اس سال وزیر اعلیٰ پنجاب میاں محمد شہباز شریف کا یہ ارادہ ہے اور وزیر خزانہ صاحب کے بھی علم میں ہے کہ جنوبی پنجاب کی آبادی کی 31 فیصد ratio ہے۔31 فیصد سے اس کو اوپر لے کر جانا ہے اور کسی قیمت پر بھی یہ 31 فیصد سے نیچے نہیں ہو گا۔ یہ بھی درست ہے، میں نے کہا تھا کہ اس کو 35 فیصد تک لے کر جائیں گے ۔ بہر حال اس سلسلے میں محکمہ خزانہ اور چیئرمین پی اینڈ ڈی بھی کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ 35 فیصد تک جائے گا لیکن یہ میں آپ کو on the floor of the House ensure کراتا ہوں کہ جنوبی پنجاب کی 31 فیصد آبادی کی ratio ہے ان کا حصہ اگلے مالی سال میں کسی طور پر بھی بجٹ میں 31 فیصد سے کم نہیں ہو گا۔(نعرہ ہائے تحسین)

شیخ علاؤالدین: جناب والا! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں آپ کا بھی نام لکھ لیتا ہوں۔

محترمہ آمنہ الفت: جناب والا! میرا نام بھی لکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا نام لکھا ہوا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری بات سنیں، آپ سے بہت پہلے مجھے لغاری صاحب نے چٹ بھیجی ہوئی تھی، آپ بے فکر رہیں میں آپ کو پورا ٹائم دوں گا۔ جی، محسن لغاری صاحب!

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میں اس ایوان میں ایک انتہائی اہم issue کو discuss کرنا چاہتا ہوں اس کے لئے میں تحریک التوائے کار تو نہیں لا سکتا، اس میں بڑا وقت لگتا ہے لیکن آپ سے ایک گزارش ہے کہ میں کچھ اعداد و شمار دیکھ رہا تھا، ہماری جو ابھی ربیع کی فصل آئے گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! میں آپ کی بات کو interrupt کروں گا۔ مجھے ایک چیز کی خوشی ہے اور میں وہ House سے share کرنا چاہتا ہوں۔ اس میں، میں پاکستان مسلم لیگ (ن)، پاکستان مسلم لیگ (ق) اور نہ ہی پیپلز پارٹی بلکہ as Chair بات کر رہا ہوں کہ جب ہم اس House میں بیٹھتے تھے اور یہ بات کرتے تھے کہ pre budget speeches ہونی چاہئیں تو آج ہم نے ایک قدم آگے اٹھایا ہے جن ممبران نے پچھلے سال یہاں پر باتیں کی تھیں وہ note ہو گئیں، پتا نہیں کیا ہوا اور کیا نہیں ہوا۔ تمام ممبران جنہوں نے یہاں پر بات کی ان کا مقصد یہی تھا کہ ہم نے جو بات کی اس پر کچھ عمل ہوا یا نہیں ہوا؟ میں اس پر وزیر خزانہ کو اور حکومت کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ وہ تمام ممبران کی باتوں کو ایک قرارداد کی شکل میں لے کر آئے اور انہوں نے اس کو House کے سامنے پیش کیا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اب آئندہ آنے والے بجٹ میں House کی بات کو سامنے رکھ کر بجٹ بنے گا تو اس میں زیادہ خوشی مجھے اس بات پر ہے کہ ہم جو House کی supremacy کی بات کرتے ہیں آج ہمیں اس کا عملی ثبوت مل گیا ہے۔ یہ ایک اچھا قدم ہے اور میں اس کو appreciate کرتا ہوں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب والا! میری بھی گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کلو صاحب! آپ کا نام بھی لکھ لیتا ہوں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب والا! ایک انتہائی اہم issue جو ہمارے سامنے ہے۔ ابھی پچھلے چند دنوں کی بات ہے اور پچھلے چند دنوں کے اندر ہی ہماری wheat کی crop کے لئے یوریا کی قیمت

-/850روپے سے بڑھ کر-/12000روپے ہو گئی۔ ہم لوگ اس وقت تقریباً120ملین یوریا کے بیگ استعمال کرتے ہیں اس سے 48۔ارب روپے کا مزید بوجھ کسانوں پر پڑے گا اور صرف اپنی inputsدینے کے لئے یہ بوجھ برداشت کرنا پڑے گا۔DAP کی قیمت-/1750روپے سے-/3300 سے-/3500روپے ہو گئی ہے۔DAP کی تقریباً40ملین۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر خزانہ صاحب یہ بڑی اہم بات ہے اس کو سن لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: DAPکے ہم تقریباً40ملین بیگ استعمال کرتے ہیں۔اس سے مزید 48۔ارب روپے کا بوجھ پڑے گا۔ اس کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ پچھلے ایک سال کے اندر بجلی کی قیمت تقریباً سو فیصد بڑھ چکی ہے اور ہمارے تقریباً2لاکھ ٹیوب ویلوں کے بجلی کا بِل30سے50۔ارب روپے بڑھ جائے گا۔ ڈیزل -/70روپے سے -/82روپے ہو گیا ہے اور ہم تقریباً ساڑھے تین بلین لٹر ڈیزلagriculture sectorمیں اپنے ٹیوب ویلوں میں اور ٹریکٹروں میں استعمال کرتے ہیں اس سے 42بلین روپے کا additional impact ہماری wheatکی crop پر پڑے گا اور یہ تقریباً 200۔ارب روپے کا additionalبوجھwheatکی پیداوار پر پڑنے والا ہے۔اس کے بعد ہم پر یہ ظلم بھی ہوا ہے کہ پچھلے سال31دسمبر کو فیڈرل گورنمنٹ نےagriculture commodities پر tradingکاایک اور ٹیکس لگا دیا ہے۔ میری محدود عقل اور اس آئین کو سمجھنے کی طاقت مجھے بتاتی ہے کہ federating listکے اندرagricultural income نہیں ہے۔حکومت جوtaxesلگا سکتی ہے اس میں لکھا ہے کہtaxes or income other than agricultural incomeمیں نے بہت جگہ بحث کرنے کی کوشش کی ہے اور لاء منسٹر صاحب کی مہربانی کہ انہوں نےsenior officialsکے ساتھ بھی یہ بات کرنے کے لئے مجھے بلایا۔اس ٹیکس میں کسان کیnetنہیں بلکہgrossپر ساڑھے تین فیصد ایک ٹیکس لگایا جارہا ہے۔میری عقل کے مطابقwith holding taxوہ ہوتا ہے جو ہمadvance میں لے لیتے ہیں اور سال کے آخر میں جبbooks reconcileکی جاتی ہیں تو جس نے زیادہ ٹیکس جمع کرایا ہوتا ہے اسے refund مل جاتا ہے اور جس نے اور جمع کرانا ہوتا ہے وہ کرا دیتا ہے اگر میرے-/100روپے ٹیکس بنتا ہے اور-/70روپےwithholdingمیں cut گیا ہے تو میں-/30 روپے اور جمع کرادوں گا اگر میرا ٹیکس-/50روپے بنتا ہو گا تو مجھے-/20روپے کاrefundمل جائے گا۔ ہم اس لئے کہہ رہے ہیں کہ انکم ٹیکسreturn fileکرنے کے لئے چھوٹے چھوٹے کسانوں کو۔۔۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! محسن لغاری صاحب انتہائیlearnedآدمی ہیں میں آپ کے توسط سے ان کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح لغاری صاحب withholding tax کا مسئلہ بیان کر رہے ہیں اگر میں ثابت نہ کر سکوں کہ یہ غلط کہہ رہے ہیں تو میں resign کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! ایک منٹ۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اسے اس طرح نہ اچھالا جائے یہ ٹیکس grower پر نہیں ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ grower پر ٹیکس ہے۔ شیخ صاحب غلط کہہ رہے ہیں، یہ غلط statement دے رہے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: یہ grower پر ٹیکس نہیں ہے۔ میں چیلنج کرتا ہوں، نہیں تو یہ resign کریں گے۔ یہ زیادتی ہے۔ یہ withholding tax کی بات کرتے ہیں۔۔۔

ملک محمد وارث کلو: یہ میرے ساتھ بات کر لیں۔ یہ غلط بات کرتے ہیں کسی کو challenge کرنے کا حق نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کلو صاحب! ذرا ایک منٹ۔

ملک محمد وارث کلو: پہلے ان کو بٹھائیں پھر میں بیٹھوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ یہ کیا بات کر رہے ہیں؟ آپ تشریف رکھئے۔ شیخ صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! یہ زیادتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ اگر یہ زیادتی ہے بھی تو ایک ممبر کا on the floor of the House بات کرنے کا حق ہے اور جب آپ کی باری آئے گی تو آپ اس پر respond کر دیں۔ قائد حزب اختلاف کھڑے ہیں میں پہلے ان کی بات سن لوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ فیصلہ کر دیں کہ میں گھر نہیں جاؤں گا اگر میں یہ ثابت نہ کر سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز! تشریف رکھیں۔ Order in the House, order in the House جی، چودھری صاحب!

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): جناب سپیکر! یہ کیا بات ہوئی کہ گھر نہیں جاؤں گا یا اسمبلی میں نہیں آؤں گا۔ میں معزز ممبران کی توجہ چاہوں گا، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ ہم یہاں پر ضدوں کے لئے نہیں آئے کہ کچھ ثابت نہ کر سکا تو یہ نہیں کروں گا وہ نہیں کروں گا یہاں سارے معزز ممبران ہیں اور جس بھائی نے بات کی ہے میرے لئے وہ بھی معزز ہے۔ ہم یہاں اپنا نقطہ نظر پیش کرنے کے لئے آتے ہیں اس میں غلط بھی ہو سکتے ہیں اور اس میں ٹھیک بھی ہو سکتے ہیں لیکن تصحیح کرنے کا انداز بہتر کیا جائے۔ یہ میرا استحقاق ہے اور آپ نے اجازت بھی فرمائی ہے اس حوالے سے میں دو منٹ لوں گا میں اس بارے میں عرض کروں گا کہ 31۔دسمبر کو ایک نوٹیفکیشن ہوا ہے جس میں 3.50 فیصد withholding tax آڑھتیوں پر لگا ہے وہ آگے سے وصول کریں گے، وہ آگئے کس سے وصول کریں گے، آڑھتیوں کے پاس کون آتا ہے؟ میرے بھائی کلو صاحب بجا فرما رہے تھے۔ اگر یہ growers پر نہیں لگتا تو سکھر سے لے کر رحیم یار خان تک ریلیاں پہنچ گئی ہیں اور اب رحیم یار خان سے آگے آ رہی ہیں اور اب growers کی ریلی لاہور میں بھی آنے والی ہے۔ جن پر ٹیکس لگا ہے درد ان کو محسوس ہوتی ہے ۔میں ایک مثال دیتے ہوئے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ کسی شخص کی ٹانگ کٹ گئی ہر کوئی اس کے پاس آتا اور اسے کہتا کہ بڑا افسوس ہوا اور وہ خاموشی سے سنتا تھا ایک کٹی ہوئی ٹانگ والا اس کے پاس آیا۔

(اذانِ عشاء)

میں گزارش کر رہا تھا کہ اسی تکلیف کے شخص نے اس کے پاس آ کر اظہار افسوس کیا تو اس نے کہا کہ آپ میرے پاس بیٹھ جائیں آپ کو اس دکھ کا احساس ہے چونکہ آپ کی بھی ٹانگ کٹی ہوئی ہے اور میری بھی کٹی ہوئی ہے۔ یہ ٹیکس growers پر لگا ہے تو growers باہر آئے ہوئے ہیں growers کہہ رہے ہیں کہ ہم پر یہ ٹیکس لگا ہے اور ہم پر ہی لاگو ہو گا۔ ایک معزز ممبر اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے آپ اسے reject فرما دیں، آپ ہاؤس کی sense لے لیں لیکن یہ کیا طریق کار ہے؟ ہم تین سال سے اسی پریشانی میں مبتلا ہیں کہ ایک شخص اٹھ کر کھڑا ہوتا ہے اور yelling upon a member وہ کہتا ہے کہ اگر یہ نہ ہوا تو میں یہ کر دوں گا۔ ہم ان کا بہت احترام کرتے ہیں میں آپ سے مخاطب ہوتے ہوئے یہ گزارش کرتا ہوں کہ انہوں نے آج بھی کہا ہے کہ اگر یہ ٹیکس لگ گیا تو میں استعفیٰ دے دوں گا ہاؤس چھوڑ دوں گا۔ ہم اس کو لگنے ہی نہیں دیں گئے تاکہ ان کو استعفیٰ نہ دینا پڑے۔ یہ ہمیں بہت عزیز ہیں، بہت معزز ہیں اس لئے ہم یہ ٹیکس نہیں لگنے دیں گے۔ اب ہمیں اس ٹیکس کے خلاف اتنا لڑنا پڑے گا کہ اگر یہ لگ گیا تو خدا نخواستہ ہم شیخ علاؤالدین صاحب کو ضائع نہ کر بیٹھیں۔

شیخ علاؤالدین: یہ ٹیکس growers پر نہیں ہے۔

قائد حزب اختلاف (چودھری ظہیر الدین خان): یہ ٹیکس growers پر ہی ہے۔ مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔ کلو صاحب نے جو بات کی ہے اور لغاری صاحب جو بات کر رہے تھے ہم اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں کہ آڑھتی نے کبھی بھی اپنے پاس سے نہیں دیا وہ پہلے لے گا تب ہی آگے جمع کرائے گا۔ اس کا mechanism نہیں ہے اس میں بہت سی خرابیاں ہیں، ہم حکومت پنجاب، حکومتی benches اور معزز چیف ایگزیکٹو سے یہ استدعا کرنا چاہتے ہیں کہ یہاں اس پر debate کروائی جائے۔ ہم نے اس پر قرارداد دی ہوئی ہے اسے لیا جائے اگر ہماری بات غلط ہو گی تو ہم اس میں کوئی شرمندگی محسوس نہیں کرتے کہ ہمیں غلط فہمی تھی لیکن اگر ہم ٹھیک ہیں تو پاکستان کی 80 فیصد زراعت پنجاب میں ہوتی ہے اس لئے اسے ایک عام کاغذ کی طرح اٹھا کر نہ پھینک دیا جائے۔ یہ بہت اہم ہے ہمیں اس پر بات کرنے دی جائے اور اپنی اپنی بات کی جائے challenges کا وقت نہیں رہا، وقت بہت تھوڑا ہے اور یہ کام کرنے کا وقت ہے۔ بہت بہت شکریہ

جناب سعید اکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ میری بات سنیں۔ ذرا دونوں صاحبان تشریف رکھیں۔ کلو صاحب! اس طرح نہیں، دیکھیں جن ممبران نے ٹائم مانگا ہوا ہے میں نے ان کا نام لکھا ہوا ہے اور میں ان کو floor دوں گا۔ دوسری بات یہ ہے کہ on the floor of the House سب کو بولنے کا حق ہے اگر وہ غلط ہے تو ہو جائے گا لیکن آپ لوگ اپنی باری کا انتظار کر لیں۔ لغاری صاحب wind up کر لیں ان کے بعد شیخ صاحب ہیں پھر مجھے لسٹ چلانے دیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! اس معاملے پر بات کرنے کے لئے میرا نام بھی لکھ لیا جائے۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! شیخ صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے یہ ہمیشہ سمجھتے ہیں کہ اونچا بول کر یہ bully کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ personal نہیں۔ آپ اپنی بات کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! ان کی خدمت میں گزارش ہے کہ مجھے اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ وہ ہر وقت بولتے ہیں ہم تو کچھ نہیں کہتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بس وہ بات ہو گئی اب آپ مہربانی کر کے wind up کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ ہم آرٹیکل 34 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر قواعد کو معطل کر کے ایک قرار داد دیں کہ اس پر وفاقی حکومت نظر ثانی کرے۔ ہم کسی کو condemn کریں، کسی کو بُرا کہیں اور نہ ہی کسی پر زور ڈالیں بلکہ ہم یہ کہیں کہ اس پر نظر ثانی کرے اور اس کا سارا mechanism بیچ میں لائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اگر راجن پور کے کسی چھوٹے سے دیہات کے اندر جس وقت ایک آڑھتی ساڑھے تین فیصد کی کٹوتی کر رہا ہے کیا وہ سرکاری خزانے میں بھی جمع ہو گا یا نہیں؟ ہم دیکھتے ہیں کہ لاہور جو ہمارا capital ہے اس میں ہوٹلوں اور ریستورانوں میں پندرہ فیصد ایکسائز ڈیوٹی ہے وہ ساری کی ساری حکومت کے خزانے میں نہیں آتی چونکہ ہماری leakages ہیں۔اس سے وہ ٹیکس بھی cut جائے گا اور خزانے میں بھی نہیں آئے گا اور یہ inflationary pressures کو اور بڑھائے گا۔ جن لوگوں کا زراعت سے تعلق نہیں ہے وہ جس وقت بازار میں جا کر آلو، ٹماٹر اور مرچیں خریدیں گے تو اس ساڑھے تین فیصد سے متاثر ہوں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لغاری صاحب! wind up کر لیں۔

جناب محمد محسن خان لغاری: جناب سپیکر! میں چُپ ہو جاتا ہوں، بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کی مہربانی ہے۔آپ کا valid point ہے اور وزیر خزانہ صاحب اس کی وضاحت کریں گے۔ میں چاہوں گا کہ آپ اس پر کوئی Resolution لے کر آئیں۔ جی، وزیر خزانہ صاحب!

وزیر خزانہ (جناب تنویر اشرف کائرہ): جناب سپیکر! یہ جو withholding tax کی بات ہو رہی ہے میں اس حوالے سے تھوڑی سی clarification دینا چاہتا ہوں کہ یہ ٹیکس farmers پر نہیں لگایا گیا۔ میں مثال دیتا ہوں کہ اگر middleman کوئی بھی commodity ساڑھے آٹھ سو روپے فی من کے حساب سے خریدتا ہے اور آگے آڑھتی کو وہ -/950 روپے فی من میں فروخت کرتا ہے تو اس میں -/100 روپے کا جو difference ہے اس پر 3.5 فیصد یعنی 3.5 روپے آڑھتی کو withholding tax دینا پڑے گا۔ Farmers سے کوئی ٹیکس directly وصول نہیں کیا جا رہا۔ اس ٹیکس کی رُوح یہ ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ اہم issue ہے لہذا مجھے اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وارث کلو صاحب! سب کے issues اہم ہیں۔ دیکھیں! ابھی تھوڑی دیر بعد میں آپ کو floor دیتا ہوں۔ اس وقت تشریف رکھیں۔ نوانی صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ بہت اہم issue ہے، یہ پوری قوم کی بات ہے اور آپ میری بات سُن ہی نہیں رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کلو صاحب! یہ طریق کار نہ اپنائیں۔ میں نے نوانی صاحب سے request کی ہے تو وہ بیٹھ گئے ہیں۔ آپ بھی تشریف رکھیں۔ جی، شیخ علاؤالدین صاحب!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں اپنے بھائی محسن لغاری صاحب کا بہت احترام کرتا ہوں۔ وہ واقعی ایک learned شخصیت ہیں۔ اس معزز ایوان کا ایک ممبر ہونے کی حیثیت سے میرا یہ فرض بنتا ہے کہ میں facts ضرور بتاؤں۔ میں یہ مانتا ہوں کہ میں کوئی عقل کل نہیں ہوں لیکن جب کوئی غلط بات یا غلط فہمی کی بنیاد پر کوئی بات کی جائے تو ایوان کے ہر ممبر کا فرض ہے کہ وہ اس بارے میں صحیح بات کو point out کر دے تاکہ میڈیا تک اصل حقائق پہنچ سکیں اور ہمارا مذاق نہ اُڑایا جا سکے۔ آج کل بہت سمجھ دار ہے۔

جناب سپیکر! ابھی وزیر خزانہ صاحب نے جو بات کہی ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ دوسرا میں کسی کو امتحان میں نہیں ڈالنا چاہتا، اگر میں غلط کہہ رہا ہوں تو وزیر خزانہ صاحب میری تصحیح فرما دیں کہ پانچ کروڑ روپے کی turnover سے اوپر والا withholding tax کاٹے گا۔ میں اپنی بات کو repeat کرتا ہوں کہ پانچ کروڑ روپے کی turnover سے اوپر والا withholding tax کاٹے گا۔ میں ایک بڑی مزے کی بات کرنے لگا ہوں کہ final settlement of account ہو جائے گا۔ فرض کیجئے کہ اگر کسی نے ساڑھے تین فیصد کے حساب سے 50 ہزار روپے ٹیکس جمع کرا دیا تو اس کی انکم ٹیکس سے بھی جان چھوٹ جائے گی اور وہ ساڑھے تین فیصد کے حساب سے فارغ ہو جائے گا۔ اب یہ ٹیکس لگا کیوں؟ جیسا کہ وزیر خزانہ صاحب نے کہا ہے کہ یہ صرف middleman کو tax net میں لانے کے لئے لگایا گیا ہے جو کہ کسانوں سے چیزیں خریدتے ہیں اور آگے ٹیکسٹائل ملوں، جننگ فیکٹریوں اور فیڈ ملوں کو دیتے ہیں۔ میں یہ بات باقاعدہ discuss کرنے کے بعد کہہ رہا ہوں کیونکہ مجھے بنیادی طور پر اس بات کا علم تھا۔ الحمدللہ میں یہ بات فخر سے کہتا ہوں کہ میں خود پچھلے 15 سالوں سے withholding tax دے رہا ہوں۔ جب میرا سیاست میں نام و نشان نہیں تھا تو میں اس وقت بھی withholding tax دے رہا تھا اور میں اس کو باقاعدہ declare کر رہا تھا کہ میں نے اتنا withholding tax دیا ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس معزز ایوان کا ہر ممبر facts پر بات کر لے اور اگر facts غلط ہوں گے تو میڈیا ہمیں

نہیں بخشے گا۔ میں آج دوبارہ یہ بات کرتا ہوں کہ میرے جس بھائی کو اس پر اعتراض ہے تو وہ تشریف لائے، میں کل حاضر ہوں۔ پنجاب میں taxation کا جو مرکزی آدمی ہے میں صبح دس بجے اس کے پاس جاؤں گا اور اس کے سامنے ساری بات رکھوں گا کہ یہ میرا دعویٰ ہے اور یہ ان صاحب کا دعویٰ ہے۔ وہاں پر تو وہ by book چلے گا کہ یہ کتاب ہے اور فلاں law ہے۔ وہ جس کو غلط ثابت کر دے گا تو پھر اس کو بات ماننا پڑے گی۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ہمیں وزیر قانون کی بات پر اعتماد کرنا چاہئے۔ انہوں نے مختصراً بات کی ہے اور بالکل صحیح کہا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک دوسری اہم بات بھی عرض کرنا چاہوں گا جو کہ میں نے اس ایوان میں بہت دفعہ پہلے بھی point out کی ہے۔ میرے میڈیا کے بھائی، درد دل رکھنے والے Journalists بھی ذرا سُن لیں اگر میڈیا نے اپنے فائدے کے لئے غلط قسم کے advertisements بند نہ کئے تو پھر قوم ایک تباہی کا شکار ہو جائے گی۔ چار دن پہلے وحدت کالج یا سکول کی لڑکیاں غائب ہوئیں اور ان کے ساتھ جو ظلم و زیادتی ہوئی میں اس کو repeat نہیں کرنا چاہتا لیکن میں آج اس بات کو اس معزز ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ اگر میڈیا پر mobile phones کے advertisements بند نہ ہوئے تو پھر ہمارے معاشرے میں ایک بہت بڑی تباہی آ جائے گی۔ آپ اندازہ لگائیں کہ electronic media پر energy drink کا ایک اشتہار آتا ہے جس کو پینے کے بعد ایک لڑکا 24 وولٹ کی گاڑی start کر دیتا ہے۔ آپ سوچیں کہ اس سے message کیا جا رہا ہے؟ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہم اس ایوان کی طرف سے بھرپور طریقے سے اس کی مذمت کریں۔ اس معزز ایوان کا ہر ممبر جانتا ہے کہ جب ہم میں سے کوئی آدمی اس چیز کو point out کرتا ہے تو وہ بات میڈیا میں نہیں آتی۔ مجھے معلوم ہے کہ cell phone کی ایک ایک کمپنی کا بجٹ billions میں ہے جو کہ televisions کو دیا جا رہا ہے اور اس سے ہماری نوجوان نسل تباہ ہو رہی ہے۔ میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ اگر آپ لوگوں نے کرکٹ میچوں کے اوپر جوئے کی پابندی نہ لگائی تو یہ قوم تباہ ہو جائے گی بلکہ کسی حد تک قوم تباہ ہو چکی ہے۔ یہ جسٹس جاوید اقبال صاحب کے جو والدین قتل ہوئے ہیں اس کے background پر بھی ایسے ہی عوامل کارفرما ہیں۔ اس جُواء مافیا اور message مافیا نے قوم کو تباہ کر دیا ہے۔ ہم سب کا یہ فرض ہے کہ اس کے تدارک کے لئے کچھ کریں۔ اگر ہم نے اللہ کے آگے سُرخرو ہونا ہے تو اس کا کوئی بندوبست کر لیں۔ ہم ویسے تو کہتے ہیں کہ افیون مت کھاؤ، شراب نہ پی جائے۔ ہمیں revenue تو ان چیزوں سے بھی مل سکتا ہے۔ ان cell phones کمپنیوں سے کوئی باز پُرس نہیں ہو

رہی اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ یہاں سے revenue generate ہو رہا ہے۔اس طرح revenue generate کرنے سے تو ہماری قوم تباہ ہو جائے گی۔ میرا فرض تھا کہ میں اس معاملے کو point out کروں so میں نے کر دیا ہے۔ میرے پاس باقاعدہ اس کا data ہے۔اس جوئے کی وجہ سے خاندان تباہ ہو رہے ہیں۔ یقین کیجئے کہ بڑے اعلیٰ خاندان اس جوئے کی وجہ سے تباہ ہو گئے ہیں اور ہمارا میڈیا اس کو صرف اس لئے highlight نہیں کر رہا کیونکہ ان کو وہاں سے revenue مل رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخری بات یہ عرض کروں گا کہ آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ مال روڈ پر نکلنے والوں جلوسوں کا کوئی نہ کوئی حل نکالا جائے گا۔آج غالباً اجلاس ختم ہو رہا ہے۔خدا کے لئے اس حوالے سے کوئی کمیٹی بنا دیں۔ ہم میں سے بہت سے ممبران ایسے ہیں کہ جن کے پاس اس مسئلے کے حل کے لئے تجاویز ہیں۔یہاں مال روڈ پر ہر روز کوئی نہ کوئی جلوس آ جاتا ہے اور ٹریفک بند کر دی جاتی ہے۔ ٹریفک بند ہونے کی وجہ سے Ambulances رُک جاتی ہیں،لوگوں کی flights miss ہو جاتی ہیں اور اس کی وجہ سے لوگ ہمیں بُرا بھلا کہتے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ ثمینہ خاور حیات صاحبہ!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میرا نام بھول نہ جانا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کا نام لکھا ہوا ہے۔آپ تشریف رکھیں۔جی، محترمہ!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! بجٹ کے حوالے سے میں نے کچھ points دینے کے لئے کہا تھا اگر آپ کی اجازت ہو تو میں اپنے وہ points پیش کر دوں۔pre-budget speeches کے بعد ابھی جو Resolution پاس ہوئی ہے اس کے بعد آپ نے فرمایا تھا کہ میں اپنے points لکھوا دوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تو آپ وہ points لکھوا دیں۔آپ in writing اپنے points دے دیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں on the floor of the House اپنے points دینا چاہتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ اس حوالے سے اگر کوئی بات کرنا چاہتی ہیں تو مختصراً کر لیں۔

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میرے بڑے مختصر سے points ہیں کوئی بڑی تقریر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ ثمینہ خاور حیات: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے اپنا یہ point دینا چاہتی ہوں اور قصور کے حوالے سے assurance لینا چاہتی ہوں کہ پچھلے بجٹ میں اور اس بجٹ میں بھی کہا گیا تھا۔۔۔

ملک محمد وارث کلو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میری ایک تجویز ہے۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ پہلے میں نوانی صاحب اور کلو صاحب کی دو منٹ بات سن لوں۔ اگر ممبران اس طرح شروع کریں تو Chair کے لئے بڑا مسئلہ ہو جاتا ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! آپ کو شیخ صاحب کی بات سننی ہی نہیں چاہئے تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیوں نہیں سننی چاہئے تھی۔ وہ point of order پر تھے۔ یہاں ہر ممبر کو بات کرنے کا حق ہے۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

میرا خیال ہے کہ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ لہذا اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP-Legis-1(90)/2010/322. Dated 25th January 2011. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:-

> "In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Sardar Latif Khan Khosa**, Governor of the Punjab hereby prorogue the Provincial Assembly of the Punjab w.e.f. January 24, 2011 (Monday) on the conclusion of sitting on that day.

Dated Lahore, the 24th January, 2011

SARDAR LATIF KHAN KHOSA
Governor of the Punjab"